

ایلن جی وائٹ

یسوع المسیح کی کہانی



ایلن جی وائٹ اسٹیٹ

یسوع المسیح کی کہانی

ایلن جی وائٹ

یسوع المسیح کی کہانی (1896, 1900)

[ای جی ڈبلیو کے اقتباسات سے ماخوذ شدہ]

ایلن جی وائٹ

1900

ELLEN G. WHITE

THE STORY OF JESUS

- URDU -

Project Manager: Sunil Joseph
Translation: Tanveer Sadiq
Proofread: Sunil Joseph

Publisher: ADVEDIA VISION e.V.
Finkenstraße 13
84367 Tann
Germany
advedia-vision.org (German)
god-is-life.org (English, Urdu)

Pictures by: unsplash.com

Scripture taken from the Holy Bible in Urdu Revised Version.
Copyright © 2011, by The Pakistan Bible Society.
Used by permission of the Pakistan Bible Society.
All rights reserved.

Copyright © 2020 by ADVEDIA VISION e.V. - All rights reserved

کتاب کا نام

یسوع المسیح کی کہانی

مُصنّف

ایلن جی وائٹ

پروجیکٹ مینیجر

سُنیل جوزف

مترجم

تنویر صدیق

نظرِ ثانی

سُنیل جوزف

لے آؤٹ کمپوزنگ

تنویر صدیق

پیش لفظ

ہمارے نجات دہندہ یسوع مسیح کی زمینی زندگی نے فطرت کی ہر چیز، ہر طرح کے انسانی تجربے، زندگی کے ہر طبقہ فکر کو متاثر کیا۔ یسوع ناصری کی زندگی کے تاثر کی گہرائی، چوڑائی کو ہم کبھی بھی سمجھ نہیں سکتے۔ ہر قسم کی برکت ہمیں آسمان اور زمین کے باہمی رابطہ کی بدولت ہی ملتی ہے جس کی حمایت اُس وقت ہوئی جب جلالی خدا گناہ میں گری ہوئی اس دُنیا کی خاطر یہاں آیا۔

اس کہانی کی حقیقت کو بڑی سمجھداری اور فصیح زبان سے متحرک ہو کر لکھا گیا ہے۔ لیکن اسے بچوں جیسی آسان زبان میں بہترین طور پر بتایا جاسکتا ہے۔ اس کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے انسانی رنگ و روغن کی بالکل ضرورت نہیں پڑتی۔ اس کی عظمت انسانی ہنر کو تقویت بخشتی ہے۔ یہ بذاتِ خود روز روشن کی مانند واضح ہے۔

ان صفحات میں اس پر کسی قسم کی بناوٹی ترین و آرائش کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ بقول کسی ایسے شخص کے جس نے اس موضوع سے ابدی برکات حاصل کی ہیں کہ یہ سادہ کہانی آسان زبان میں تحریر کی گئی ہے۔ آسان زبان کی وجہ سے یہ نہ صرف بچوں کے دلوں کو چھوتی ہے بلکہ یہ ہر کسی کی ضرورت پر پورا اُترتی ہے جیسے کہ ایک مشہور گیت ہے کہ:

مجھے چھوٹے بچے کی مانند آسان زبان میں کہانی سناؤ“

کاش کہ اس سے آپ کو بھی وہی آسانی اور ایمان کی پاکیزگی حاصل ہو!

جارج سی ٹینی

فہرست مضامین

5	پیش لفظ
8	باب نمبر 1۔ ولادتِ مسیح
11	باب نمبر 2۔ ہیكل میں
15	باب نمبر 3۔ مجوسیوں کی آمد
18	باب نمبر 4۔ مصر کو بھاگ جانا
20	باب نمبر 5۔ یسوع مسیح کا بچپن
27	باب نمبر 6۔ کشمکش کے ایام
31	باب نمبر 7۔ پتہ سمہ
33	باب نمبر 8۔ آزمائش
38	باب نمبر 9۔ ابتدائی خدمت
44	باب نمبر 10۔ ارشاداتِ مسیح
50	باب نمبر 11۔ سبت کو پاک ماننا
57	باب نمبر 12۔ اچھا چرواہا
62	باب نمبر 13۔ یروشلیم میں شاہانہ داخلہ
66	باب نمبر 14۔ ”ان کو یہاں سے لے جاؤ“
69	باب نمبر 15۔ عیدِ فصح کی ضیافت
75	باب نمبر 16۔ گنہگاروں میں

80	باب نمبر 17- یسوع سے بے وفائی اور گرفتاری
83	باب نمبر 18- حنا، کائفا اور سنہیڈرن کے سامنے
88	باب نمبر 19- یہوداہ
91	باب نمبر 20- پیلاطس کے سامنے
95	باب نمبر 21- ہیرودیس کے سامنے
98	باب نمبر 22- پیلاطس نے مجرم ٹھہرایا
104	باب نمبر 23- کلوری
108	باب نمبر 24- یسوع مسیح کی موت
111	باب نمبر 25- یوسف کی قبر میں
114	باب نمبر 26- وہ جی اُٹھا ہے
116	باب نمبر 27- جا کر میرے شاگردوں کو بتاؤ
119	باب نمبر 28- گواہ
123	باب نمبر 29- آسمان پر صعود فرمانا
128	باب نمبر 30- دوبارہ آمد
132	باب نمبر 31- روزِ عدالت
136	باب نمبر 32- نجات یافتہ لوگوں کا گھر

ولادتِ مسیح

ناصرت کے چھوٹے سے قصبہ میں جو گلیل کے پہاڑوں میں ایک نشیمن تھا۔ یوسف اور مریم کا گھر تھا جو بعد میں یسوع مسیح کے جسمانی والدین کے طور پر پہچانے جانے لگے۔

اب یوسف داؤد کے گھرانے اور اولاد سے تھا۔ اس لئے جب اسم نویسی کے لئے حکم صادر ہوا تو اُسے بیت لحم کو جانا پڑا۔ تاکہ داؤد کے شہر میں نام لکھوائے۔

یہ بڑا مشکل سفر تھا کیونکہ اُس زمانہ میں لوگ پیدل ہی سفر کیا کرتے تھے۔ مریم اپنے خاوند کے ساتھ گئی۔ جب وہ اُس پہاڑ پر چڑھی۔ جس پر بیت لحم آباد تھا۔ تو بہت تھک گئی۔

اُسے آرام پانے کی جگہ کی بڑی آرزو تھی۔ مگر شہر کی تمام سرائیں بالکل پُر ہو چکی تھیں۔ امیر اور بڑے بڑے لوگوں نے اچھی اچھی جگہیں حاصل کر لی تھیں۔ لیکن ان نچلے درجہ کے مسافروں کو ایسی جگہ میں ڈیرے لگانے پڑے جہاں مویشی رکھے جاتے تھے۔

یوسف اور مریم کے پاس دُنیا کی دولت بہت کم تھی مگر خُدا کی محبت اُن کے لئے کافی تھی اور اسی وجہ سے وہ قناعت اور چین میں دولت مند تھے۔ وہ آسمانی بادشاہ کے فرزند تھے جو انہیں بڑی عزت بخشنے کو تھا۔

جب وہ سفر کر رہے تھے تو فرشتے اُن کی حفاظت کر رہے تھے اور جب رات کو وہ آرام کرتے تھے تو انہیں اکیلا نہیں چھوڑا جاتا تھا۔ فرشتے اُن کی حفاظت کرتے تھے۔

اسی معمولی سرائے میں یسوع نجات دہندہ پیدا ہوا اور اُسے چرنی میں رکھا گیا۔ اُس سخت جھوٹے میں بزرگ ترین خُدا کا بیٹا لیٹا ہوا تھا۔

اس دُنیا میں تشریف لانے سے پہلے یسوع فرشتوں کے لشکر کا سردار تھا۔ صُبح کے سب سے

روشن اور بزرگ ترین بیٹوں نے تخلیق کے وقت اُس کے جلال کی منادی کی تھی۔ جب وہ اپنے تخت پر بیٹھا تھا تو وہ اُس کے سامنے اپنے چہروں کو چھپاتے تھے۔

لیکن اس جلالی شخصیت نے بے چارے گناہگاروں کو پیار کیا اور ایک خادم کی صورت اختیار کی تاکہ وہ ہماری جگہ دکھ اٹھائے اور مرے۔

یسوع مسیح اپنے آسمانی باپ کے پاس ہی رہتا اور شاہی تاج اور شاہی لباس پہنے رکھتا لیکن ہماری خاطر اُس نے آسمانی شان و شوکت کے بجائے زمین کی غربت کو پسند کرنا اختیار کیا۔ اُس نے اپنے اعلیٰ درجہ کو اور اُن فرشتوں کو جو اُسے پیار کرتے تھے۔ چھوڑنا پسند کیا، آسمانی گروہ کی حمد و تعریف کو چھوڑ کر اُس نے شریر آدمیوں کی طرف سے ٹھٹھوں اور مذاق اور ذلت کو اختیار کیا۔ ہماری محبت کی خاطر اُس نے دکھوں والی زندگی اور ذلت کی موت کو پسند کیا۔

مسیح یسوع نے یہ سب کچھ ظاہر کرنے کے لئے کیا کہ خدا ہم کو کتنا پیار کرتا ہے۔ اُس نے اس دُنیا میں یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ ہم خُدا کی فرمانبرداری کر کے کس طرح اُس کی عزت کر سکتے ہیں۔ یہ سب کچھ کیا اُس نے ایسا اس لئے کیا کہ ہم اُس کی تقلید کر کے آخر کار اُس کے ساتھ اُس کے آسمانی مقاموں میں رہ سکیں۔

یہودیوں کے کاہن اور سردار یسوع کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ وہ جانتے تھے کہ نجات دہندہ دُنیا میں آنے کو ہے۔ مگر وہ متوقع تھے کہ وہ ایک زبردست بادشاہ کی صورت میں پیدا ہوگا جو انہیں دولت مند بنائے گا اور بڑے بڑے درجے عطا کرے گا۔ وہ اتنے مغرور تھے کہ وہ یہ سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ مسیح یسوع ایک بے بس بچہ کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

پس جب مسیح پیدا ہوا تو خدا نے اُن پر اُسے ظاہر نہ کیا۔ اُس نے اُن گڈریوں کو یہ خوشخبری دی جو بیت لحم کے قریب پہاڑوں پر اپنے گلوں کی رکھوالی کر رہے تھے۔ یہ ایسے لوگ تھے جو رات کے وقت

اپنی بھیڑوں کی رکھوالی کرتے ہوئے آنے والے مسیح کی بابت آپس میں بات چیت کر رہے تھے اور اُس کی آمد کے لئے بڑی سرگرمی سے دُعا کرتے تھے کہ خُدا نے خُدا اپنے روشن تحت سے اُنہیں تعلیم دینے کے لئے مُبشر بھیجا۔

”اور خُداوند کا فرشتہ اُن کے پاس آکھڑا ہوا اور خُداوند کا جلال اُن کے چوگرد چمکا اور وہ نہایت ڈر گئے۔

”مگر فرشتہ نے اُن سے کہا ڈرو مت کیونکہ دیکھو میں تمہیں بڑی خوشی کی بشارت دیتا ہوں جو ساری اُمت کے واسطے ہوگی۔

”کہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک مٹی پیدا ہوا ہے یعنی مسیح خُداوند۔

”اور اس کا تمہارے لئے یہ نشان ہے کہ تم ایک بچہ کو کپڑے میں لپٹا اور چرنی پڑاؤ پاؤ گے۔

”اور یکا یک اُس فرشتہ کے ساتھ آسمانی لشکر کی ایک گروہ خُدا کی حمد کرتی اور یہ کہتی ظاہر ہوئی کہ۔

”عالم بالا پر خدا کی تعجید ہو

اور زمین پر اُن آدمیوں میں جن سے وہ راضی ہے صلح۔

”جب فرشتے اُن کے پاس سے آسمان پر چلے گئے تو ایسا ہوا کہ چرواہوں نے آپس میں کہا کہ آؤ بیت

الحم تک چلیں اور یہ بات جو ہوئی ہے اور جس کی خُداوند نے ہم کو خبر دی ہے دیکھیں۔

”پس اُنہوں نے جلدی سے جا کر مریم اور یوسف کو دیکھا اور اُس بچہ کو چرنی میں پڑا پایا۔

”اور اُنہیں دیکھ کر وہ بات جو اُس لڑکے کے حق میں اُن سے کہی گئی تھی مشہور کی۔

”اور سب سننے والوں نے ان باتوں پر جو چرواہوں نے اُن سے کہیں تعجب کیا۔

”مگر مریم ان سب باتوں کو اپنے دل میں رکھ کر غور کرتی رہی۔“ لوقا 9:19-9



ہیکل میں

یوسف اور مریم یہودی تھے اور اپنی قوم کی رسموں پر چلتے تھے۔ جب یسوع چھ ہفتے کا ہو گیا تو وہ اُسے خُداوند کے پاس یروشلم کی ہیکل میں لائے۔ یہ خُدا کی شریعت کے جو اُس نے بنی اسرائیل کو دی تھی مطابق تھا اور یسوع کو تمام باتوں میں تابع دار ہونا تھا۔ پس خُدا کا بیٹا، آسمان کا شہزادہ اپنے نمونہ سے ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم تابع دار ہوں۔

ہر خاندان کے صرف پہلوٹھے کو اسی طرح ہیکل میں پیش کیا جاتا تھا۔ یہ رسم اُس واقعہ کو جو صدیوں پہلے ہوا تھا یاد دلاتی تھی۔

جب بنی اسرائیل مصر میں غلام تھے تو خُدا نے اُنہیں آزادی دلانے کے لئے موسیٰ کو حکم دیا کہ مصر کے بادشاہ فرعون سے جا کر کہنا:

”خداوند یوں فرماتا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میں پہلوٹھا ہے اور میں تجھے کہہ چکا ہوں کہ میرے بیٹے کو جانے دے تا کہ وہ میری عبادت کرے اور تُو نے اب تک اُسے جانے دینے سے انکار کیا ہے۔ سو دیکھ میں تیرے بیٹے کو بلکہ تیرے پہلوٹھے کو مار ڈالوں گا۔“ خرّ و ج 22:4

موسیٰ نے یہ پیغام بادشاہ کو پہنچایا مگر فرعون نے جواب دیا، ”خداوند کون ہے کہ میں اُس کی بات کو مان کر بنی اسرائیل کو جانے دوں؟ میں خداوند کو نہیں جانتا اور میں بنی اسرائیل کو جانے بھی نہیں دوں گا۔“ خرّ و ج 5:2

پھر خُداوند نے مصریوں پر بڑی سخت آفتیں نازل کیں۔ ان میں سے آخری آفت یہ تھی کہ ہر خاندان میں چھوٹے سے لے کر بادشاہ تک کا پہلوٹھا مارا گیا۔

خُداوند نے موسیٰ سے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ہر خاندان کو ایک بڑھ ذبح کر کے اُس کا تھوڑا

ساخون لے کر دونوں دروازوں اور اُوپر کی چوکھٹ پر لگا دیں۔

یہ اس بات کا نشان تھا کہ موت کا فرشتہ بنی اسرائیل کے تمام گھروں پر سے سلامتی سے گزر جائے اور صرف ظالم اور مغرور مصریوں ہی کو مارے۔

”فسح“، کا یہ خُون یہودیوں کے سامنے یسوع مسیح کے خُون کی علامت تھا۔ کیونکہ وقت مقررہ پر خُدا اپنے پیارے بیٹے کو ایک برہ کے طور پر جو ذبح کیا گیا تھا ذبح ہونے کے لئے بھیجے گا تاکہ وہ سب جو اُس پر ایمان لائیں ابدی موت سے بچائے جائیں۔ مسیح ہمارا فسح کہلاتا ہے۔ (1 کرنتھیوں 7:5) ہم کو اُس میں اُس کے خُون کے وسیلہ سے ایمان کی بدولت مخلصی حاصل ہے۔ افسیوں 7:1

پس جب اسرائیل کا ہر خاندان اپنے پہلوٹھے کو ہیکل میں لا کر اس بات کو یاد کرتا تھا کہ کسی طرح بچے آفت سے بچائے گئے تھے اور کس طرح سب گناہ اور ابدی موت سے بچائے جاسکتے ہیں۔ جس بچے کو ہیکل میں پیش کیا جاتا تھا اُسے کا ہن اپنی گود میں اٹھا کر مذبح کے سامنے پیش کرتا تھا اور یوں اُسے بڑی سنجیدگی سے خُدا کے سامنے مخصوص کیا جاتا تھا۔ اور جب اُسے واپس اُس کی ماں کو دے دیا جاتا تھا تو اُس کا نام کتاب میں لکھا جاتا تھا۔ جس میں اسرائیل کے پہلوٹھوں کے نام درج ہوتے تھے۔ پس اُن سب کے نام جو یسوع مسیح کے خُون کے وسیلہ سے بچائے جائیں گے۔ اُن کے نام کتاب حیات میں درج ہونگے۔

یوسف اور مریم شریعت کے مطابق یسوع کو کاہن کے پاس لائے۔ چونکہ روازنہ کی بنیاد پر والدین اپنے بچوں کو لاتے تھے اس لیے یوسف اور مریم کے معاملے میں کاہن کو کچھ انوکھا دکھائی نہ دیا۔ وہ تو معمولی سے لوگ تھے۔

کاہن نے بچے یسوع پر نظر کی۔ کاہن نے اُس کے بارے میں زیادہ نہ سوچا کہ اُس کے بازوؤں میں دُنیا کا نجات دہندہ ہے، جو کہ آسمانی ہیکل کا سردار کاہن ہے۔ لیکن اُسے اتنا تو علم ہوا ہوگا

کہ اگر یہ خدا کے کلام سے اتنا وفادار ہے تو یہ باتیں اُسے خداوند نے سکھائی ہوں گی۔

اُس وقت ہیکل مقدس میں خدا کے دو حقیقی وفادار خادم شمعون اور حنا موجود تھے۔ وہ دونوں خدا کی خدمت کرتے ہوئے بوڑھے ہو چکے تھے اور خدا نے اُن پر ایسی باتیں ظاہر کر دیں جو کسی مغرور اور خود غرض کا ہن پر ظاہر نہ ہوئیں۔

شمعون کے ساتھ یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ جب تک وہ نجات دہندہ کو دیکھ نہ لے وہ نہیں مرے گا۔ جو نبی اُس نے ہیکل میں یسوع کو دیکھا تو وہ جان گیا کہ یہی وہ موعودہ ہستی ہے۔

یسوع کے چہرے سے معصومیت اور آسمانی نور جھلک رہا تھا اور شمعون نے بچے کو اپنی گود میں لیے ہوئے خدا کی تعظیم کی اور یوں کہا:

”اے مالک اب تو اپنے خادم کو اپنے قول کے موافق سلامتی سے رخصت کرتا ہے۔ کیونکہ میری آنکھوں نے تیری نجات دیکھ لی ہے جو تُو نے سب اُمّتوں کے روبرو تیار کی ہے تاکہ غیر قوموں کو روشنی دینے والا تُو راور تیری اُمّت اسرائیل کا جلال بنے۔“ لوقا 29:32

ایک نبیاء حنا ”اُسی گھڑی وہاں آ کر خدا کا شکر کرنے لگی اور اُن سب سے جو یروشلیم کے چھڑکارے کے مُنظر تھے اُسکی بابت باتیں کرنے لگی“ لوقا 2:38۔

لہذا یوں خدا عاجز لوگوں کو اپنی گواہی کے لیے استعمال کرتا ہے۔ اکثر جنہیں دُنیا عظیم پکارتی ہے وہ گزر جاتے ہیں۔ اُن میں سے بہت سے لوگ یہودی کاہنوں اور حاکموں کی مانند ہیں۔

بہت سے لوگ خدمت کرنے والا جذبہ رکھتے ہیں اور اپنی بڑائی کرتے ہیں مگر وہ خدا کی خدمت کرنے اور اُس کے نام کو جلال دینے کے بارے میں بہت کم سوچتے ہیں۔ اس لیے خدا اُنہیں اپنی محبت اور رحم کے بارے میں دوسروں کو بتانے کے لیے نہیں چُن سکتا۔

یسوع کی ماں مریم شمعون کی طرف سے بیان کردہ قدیم نبوت کے بارے میں سوچ رہی

تھی۔ جب اُس نے اپنی گود میں اِس بچے پر نظر کی تو اُسے یروشلیم کے چرواہوں کی باتیں یاد آئیں، وہ خوشی اور اُمید سے معمور ہو گئی۔

شمعون کی باتیں سُن کر اُسے یسعیاہ نبی کی پیشگوئی یاد آئی۔ وہ جانتی تھی کہ یسوع نے یہ شاندار باتیں کہیں تھیں:

”جو لوگ تاریکی میں چلتے ہیں اُنہوں نے بڑی روشنی دیکھی۔ جو موت کے سایہ کے مُلک میں رہتے تھے اُن پر نور چکا۔

”اِس لئے ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اُس کے کندھے پر ہوگی اور اُس کا نام عجیب مشیرِ خدایِ قادرِ ابدیت کا باب اور سلامتی کا شہزادہ ہوگا۔“

یسعیاہ 9:2،6



مجوسیوں کی آمد

خدا چاہتا تھا کہ لوگ یسوع مسیح کی اس دُنیا میں آمد کے متعلق جانیں۔ کاهنوں کو چاہیے تھا کہ وہ لوگوں کو سکھائیں کہ وہ نجات دہندہ کی آمد کی راہ دیکھیں۔ لیکن وہ خود بھی مسیح کی آمد سے ناواقف تھے۔ پس خدا نے فرشتوں کو بھیجا کہ وہ گڈریوں کو بتائیں کہ یسوع مسیح دُنیا میں پیدا ہوا ہے اور کہ وہ اُسے کہاں پائیں۔

جب یسوع کو ہیکل میں لایا گیا تو وہاں وہ لوگ موجود تھے جنہوں نے اُسے نجات دہندہ کے طور پر قبول کیا۔ خدا نے حنا اور شمعون کی زندگیاں بچائیں اور اُن کو یہ پُرسرت موقع ملا کہ وہ یہ گواہی دیں کہ یسوع ہی ماعودہ مسیح ہے۔

خُدا کی مرضی تھی کہ یہودی اور غیر یہودی دونوں جانیں کہ یسوع مسیح اِس دنیا میں آگیا ہے۔ مشرقی مُلک میں وہ مجوسی تھے جنہوں نے مسیح کی بابت پیشینگوئیوں کا مطالعہ کیا تھا اور اُن کا ایمان تھا کہ اُس کی آمد قریب ہے۔

یہودی اُن آدمیوں کو بے دین کہتے تھے، لیکن وہ لوگ بُت پرست نہ تھے۔ وہ ایسے ایمان دار لوگ تھے جو کہ سچائی کو جاننا اور خُدا کی مرضی کے مطابق کام کرنا چاہتے تھے۔

خدا دِلوں کو جانچتا ہے اور وہ یہ جانتا تھا کہ یہ آدمی قابلِ اعتبار ہو سکتے ہیں۔ کاهنوں کی نسبت جو کہ خود غرضی اور تکبر سے بھرے ہوئے تھے یہ آدمی آسمانی روشنی کو بہتر طور پر حاصل کرنے کے لائق تھے۔ یہ مجوسی فلسفی تھے۔ اُنہوں نے فطرت میں خدا کے تخلیقی کام کا مطالعہ کیا تھا اور اُسی کی بدولت خدا سے محبت کرنا سیکھ لیا تھا۔ اُنہوں نے ستاروں کے بارے میں مطالعہ کیا اور وہ ستاروں کی گردش سے بھی واقف تھے۔

وہ رات میں اجرام فلکی کی نقل و حرکت کے مشاہدہ کو بہت پسند کرتے تھے۔ اگر کوئی نیا ستارہ نظر آتا تو وہ اُس کے ظہور کو کسی اہم واقعہ کی علامت سمجھ کر اُس کا خیر مقدم کیا کرتے تھے۔

اُس رات جب فرشتے گڈریوں کے پاس بیت لحم میں آئے تو ان مجوسیوں نے آسمان پر ایک عجیب روشنی دیکھی۔ فرشتے اس جلال سے محصور تھے۔

اس روشنی کے مدہم ہونے کے بعد انہوں نے آسمان پر دیکھا کہ ایک نیا ستارہ نکلا ہے اس سے انہیں فوراً وہ پیش گوئی یاد آگئی جس میں مرقوم ہے ”یعقوب میں سے ایک ستارہ نکلے گا اور اسرائیل میں سے ایک عصا اُٹھے گا“، گنتی 17:24۔ کیا یہ وہ نشان تھا کہ مسیح آگیا ہے؟ انہوں نے اُس کے پیچھے پیچھے جانے کا ارادہ کر لیا تا کہ دیکھیں کہ وہ کہاں جاتا ہے۔ وہ ستارہ انہیں یہودیہ کے ملک میں لے گیا مگر یروشلم شہر کے قریب پہنچ کر ستارہ اتنا مدہم ہو گیا کہ اُس کے پیچھے نہ جاسکے۔

یہ خیال کر کے کہ یہودی نجات دہندہ تک ہماری فوراً رہنمائی کر سکتے ہیں۔ ان مجوسیوں نے یروشلم میں آکر پوچھا ”یہودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہوا ہے وہ کہاں ہے؟ کیونکہ پورب میں اُس کا ستارہ دیکھ کر ہم اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں۔ یہ سُن کر ہیرودیس بادشاہ اور اُس کے ساتھ یروشلم کے سب لوگ گھبرا گئے۔ اور اُس نے قوم کے سب سردار کاہنوں اور فقیہوں کو جمع کر کے اُن سے پوچھا کہ مسیح کی پیدائش کہاں ہونی چاہیے؟ انہوں نے اُس سے کہا یہودیہ کے بیت لحم میں کیونکہ نبی کی معرفت یوں لکھا گیا ہے کہ“ متی 2:5۔

ہیرودیس کسی اور بادشاہ کی بابت سُننا پسند نہیں کرتا تھا جو کسی دن اُس سے تخت چھین لے۔ پس اُس نے مجوسیوں کو چپکے سے بلا کر اُن سے تحقیق کی کہ وہ ستارہ کس وقت دکھائی دیا تھا۔ ”اور یہ کہہ کر بیت لحم کو بھیجا کہ جا کر اُس بچے کی بابت ٹھیک ٹھیک دریافت کرو اور جب وہ ملے تو مجھے خبر دوتا کہ میں بھی آکر اُسے سجدہ کروں۔“

جب ان مجوسیوں نے یہ بات سنی تو وہ دوبارہ اپنے سفر پر چل پڑے۔ ”اور دیکھو جو ستارہ اُنہوں نے پورب میں دیکھا تھا وہ اُن کے آگے آگے چلا۔ یہاں تک کہ اُس جگہ کے اوپر جا کر ٹھہر گیا جہاں وہ بچہ تھا۔“

”اور اُس گھر میں پہنچ کر بچے کو اُس کی ماں مریم کے پاس دیکھا اور اُس کے آگے گر کر سجدہ کیا اور اپنے ڈبے کھول کر سونا اور لبان اور مر اُس کو نذر کیا“ متی 6:2-11۔

مجوسی اپنی سب سے قیمتی چیزیں نجات دہندہ کے پاس لائے۔ اس طرح اُنہوں نے ہمیں نمونہ دیا۔ بہترے لوگ اپنے دوستوں کو تحفے دیتے ہیں مگر آسمانی دوست کے لئے اُن کے پاس کوئی تحفہ نہیں ہوتا جو کہ اُنہیں ہر قسم کی برکت عطا فرماتا ہے۔ ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں اپنی تمام چیزوں میں سے بہترین چیز یعنی اپنے وقت، اپنے مال و دولت اور اپنی محبت کا بہترین حصہ اُسے دینا چاہیے۔ ہم غریبوں کی مدد کرنے اور لوگوں کو نجات دہندہ کی بابت تعلیم دینے کے لئے ہدیہ دے کر اپنے نجات دہندہ ہی کو دیتے ہیں۔ پس ہم اُنہیں پہچاننے کے لئے جن کے لئے مسیح موا، مدد کر سکتے ہیں۔ مسیح ایسے تحفوں کو برکت بخشتا ہے۔



مصر کو بھاگ جانا

ہیرو دلیس اپنے اس قول میں کہ میں جا کر یسوع کو سجدہ کروں گا سچا نہ تھا۔ وہ گھبرا گیا کہ نجات دہندہ بڑا ہو کر بادشاہ بنے گا اور مجھ سے بادشاہی چھین لے گا۔ وہ بچہ کو مروا ڈالنے کے لیے اُس کی تلاش کرتا تھا۔

مجوسیوں نے ہیرو دلیس کو بتانے کے لئے واپس آنے کی تیاری کی مگر خداوند کے فرشتے نے انہیں خواب میں ہدایت دے کر دوسری راہ سے اپنے ملک کو واپس بھیج دیا۔
 ”جب وہ روانہ ہو گئے تو دیکھو خداوند کے فرشتے نے یوسف کو خواب میں دکھائی دے کر کہا اُٹھ۔ بچے اور اُس کی ماں کو ساتھ لے کر مصر کو بھاگ جا اور جب تک کہ میں تجھ سے نہ کہوں وہیں رہنا کیونکہ ہیرو دلیس اس بچے کو تلاش کرنے کو ہے تاکہ اُسے ہلاک کرے“ متی 2:13۔
 یوسف نے صبح تک انتظار نہ کیا، وہ فوراً اُٹھا اور رات کے وقت بچے اور اُس کی ماں کو ساتھ لے کر لمبے سفر پر روانہ ہو گیا۔

مجوسیوں نے یسوع مسیح کے سامنے بڑے قیمتی نذرانے پیش کئے تھے۔ خدا نے اس طرح اُن کے سفر اور مصر میں قیام اور جب تک اپنے ملک کو واپس پہنچ گئے اُن کے اخراجات کا انتظام کیا۔
 جب ہیرو دلیس نے دیکھا کہ مجوسی دوسرے راستہ کو اپنے گھروں کو لوٹ گئے ہیں تو وہ بہت ناراض ہوا۔ وہ جانتا تھا کہ خدا نے مسیح کی آمد سے متعلق اپنے نبیوں کی معرفت کیا کہا ہے۔

اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ خدا نے مجوسیوں کی رہبری کے لیے ستارہ کو کس طرح بھیجا تھا تو بھی اُس نے یسوع کو ہلاک کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اُس نے بڑے غصے سے ”آدمی بھیج کر بیت لحم اور اُس کی سرحدوں کے اندر کے اُن لڑکوں کو قتل کروادیا جو دو دوبرس کے یا اس سے چھوٹے تھے۔“ متی 2:16۔

یہ کتنی عجیب بات ہے کہ انسان خدا سے جنگ کرے! ان معصوم بچوں کا قتل کیا جانا کتنا بھیاںک منظر ہوگا! ہیرودیس نے اس سے پہلے بڑے بڑے ہولناک کام کئے تھے مگر اُس کی بدکار زندگی جلد ختم ہونے والی تھی اور وہ ایک بُری موت مر گیا۔

یوسف اور مریم ہیرودیس کی موت تک مصر میں ٹھہرے رہے۔ اُس وقت خداوند کے فرشتہ نے یوسف کو خواب میں دکھائی دے کر کہا ”اُٹھ اس بچے اور اس کی ماں کو لے کر اسرائیل کے ملک میں چلا جا کیونکہ جو بچے کی جان کے خواہاں تھے وہ مر گئے“ متی 2:20۔

یوسف بیت لحم میں جہاں یسوع مسیح پیدا ہوا تھا اپنا گھر بنانا چاہتا تھا مگر جب وہ یہودیہ کے ملک سے واپس آیا تو اُسے معلوم ہوا کہ ہیرودیس کا ایک بیٹا اپنے باپ کی جگہ یہودیہ میں بادشاہی کرتا ہے تو وہ وہاں جانے سے ڈرا۔ مگر نہ جانتا تھا کہ کیا کرے۔ خدا نے اُسے ہدایت دینے کے لئے ایک فرشتہ کو بھیجا۔ پس یوسف اس کی ہدایت کے مطابق ناصرة میں اپنے پرانے گھر کو لوٹ گیا۔



یسوع مسیح کا بچپن

یسوع مسیح اپنے بچپن میں ایک چھوٹے سے پہاڑی گاؤں میں رہتا تھا اور اس دُنیا میں کسی جگہ بھی اپنا گھر بنا سکتا تھا۔ اُس کی خُوری سے ہر جگہ کو شرف حاصل ہوتا مگر وہ دولت مندوں کے گھروں یا بادشاہوں کے محلوں میں نہیں گیا۔ اُس نے ناصرة کے غریبوں میں رہنا پسند کیا۔

یسوع مسیح چاہتا ہے کہ غریب لوگ جانیں کہ میں اُن کی مشکلات سے واقف ہوں۔ اُس نے وہ سب مشکلات جو اُن کو برداشت کرنا پڑتی ہیں خود برداشت کی ہیں۔ وہ اُن سے ہمدردی کر کے اُن کی مدد کر سکتا ہے۔

بائبل مُقدس میں یسوع مسیح کے بچپن کی بابت مرقوم ہے ”اور وہ لڑکا بڑھتا اور قُوت پاتا گیا اور حکمت سے معمور ہوتا گیا اور خُدا کا فضل اُس پر تھا۔“ ”اور یسوع حکمت اور قد و قامت میں اور خُدا کی اور انسان کی مقبُولیت میں ترقی کرتا گیا۔“ (لوقا 2:40، 52)

اُس کا ذہن تیز اور باعمل تھا۔ وہ تیز فہم تھا اور اپنی عُمر کی نسبت سے زیادہ سمجھ اور حکمت کا مالک تھا تو بھی وہ بہت سادہ تھا اور بچپن کے سے طور طریقے تھے۔ وہ دُوسرے بچوں کی طرح ذہن و دماغ اور بدن میں ترقی کرتا گیا۔

لیکن یسوع مسیح سب باتوں میں دُوسرے بچوں کی طرح نہ تھا۔ اُس سے ہر وقت شیریں اور بے لوث رُوح کا مظاہرہ ہوتا تھا۔ اُس کے رضا کار ہاتھ ہر وقت دُوسروں کی خدمت کے لئے تیار رہتے تھے۔ وہ صابر اور امین تھا۔

مضبوط چٹان کی طرح سچائی پر ثابت قدم رہتا تھا۔ وہ ہر وقت دُوسروں کے ساتھ شرافت جلیبی اور بُردباری کرتا رہا۔ گھر اور باہر ہر جگہ وہ ایک خوشی اور درخشاں کرن کی مانند تھا۔

وہ عمر رسیدہ اور غریبوں پر بڑا مہربان اور شفیق رہا۔ اُس نے بے زبان حیوانات پر بھی بڑی مہربانی ظاہر کی۔ وہ ایک چھوٹی سی چڑیا کی بھی بڑی مہربانی اور محبت سے حفاظت کرتا تھا اور ہر جاندار اُسکی حضوری سے خنداں اور خوش ہوتا تھا۔

یسوع مسیح کے زمانہ میں یہودی اپنے بچوں کی تعلیم کا بہت خیال رکھا کرتے تھے۔ اُن کے مدرسے عبادت گاہوں سے ملحق ہوا کرتے تھے۔ معلمین کو ربی کہا جاتا تھا، یہ لوگ عالم خیال کیے جاتے تھے۔

مگر یسوع ان مدرسوں میں تعلیم پانے نہیں گیا کیونکہ یہ اُستاد بہت غلط باتیں بھی سکھاتے تھے۔ خدا کے کلام کی بجائے آدمیوں کی باتوں کا مطالعہ کیا کرتے تھے اور بسا اوقات خدا کی ہدایت کے جو اُس نے اپنے نبیوں کو دی تھی ان کی باتیں بالکل برعکس ہوا کرتی تھیں۔

خدا نے خود اپنے پاک رُوح کے وسیلہ سے مقدسہ مریم کو ہدایت دی کہ وہ اپنے بچے کی کیسے پرورش کرے۔ مقدسہ مریم نے یسوع مسیح کو پاک کلام سے تعلیم و تربیت دی اور اُس نے خود پڑھنا اور مطالعہ کرنا سیکھا۔

یسوع مسیح اُن عجیب چیزوں کے مطالعہ کو بھی جو خدا نے زمین و آسمان میں پیدا کی ہیں بہت پسند کرتا تھا۔ فطرت کی اس کتاب میں اُس نے درختوں، پودوں اور جانوروں اور سورج اور ستاروں کو دیکھا۔

وہ روز بروز اُن پر غور کیا کرتا تھا اور اُن سے سبق سیکھنے اور اُن چیزوں کے اسباب کو سمجھنے کی کوشش کیا کرتا تھا۔

پاک فرشتے اُس کے ساتھ رہتے اور خدا کی بابت ان چیزوں سے اسباق سیکھنے میں اُس کی مدد کیا کرتے تھے۔ وہ قد و قامت اور قوت میں ترقی پانے کے ساتھ ساتھ علم اور حکمت میں ترقی کرتا گیا۔

ہر بچہ یسوع مسیح کی طرح علم حاصل کر سکتا ہے۔ ہمیں صرف سچی باتوں کے سیکھنے ہی میں وقت صرف کرنا چاہیے۔ جھوٹی اور بناوٹی قصے کہانیوں سے ہمیں فائدہ نہ ہوگا۔

صرف سچائی ہی قیمتی ہوتی ہے اور یہ ہم صرف خدا کے کلام اور اُس کے کاموں ہی سے سیکھ سکتے ہیں۔ ان باتوں کے مطالعہ اور سمجھ میں فرشتے ہماری مدد کریں گے۔

ہم اپنے آسمانی باپ کی حکمت اور بھلائی کو دیکھیں گے۔ ہمارا ذہن مضبوط ہوگا۔ ہمارا دل پاک ہوگا اور ہم اپنے نجات دہندہ کی مانند ہوتے جائیں گے۔

یوسف اور مریم ہر سال یروشلیم میں عید فصح میں جایا کرتے تھے۔ جب یسوع بارہ برس کا ہوا تو اُس کے والدین اُسے اپنے ساتھ یروشلیم کو لے گئے۔

یہ بڑا اچھا سفر تھا۔ لوگ پیدل یا بیلوں اور گدھوں پر سوار ہو کر جایا کرتے تھے اور اس طرح کئی دن لگ جاتے تھے۔ مُلک کے ہر حصہ سے بلکہ دوسرے ملکوں سے بھی لوگ اس عید میں جایا کرتے تھے اور ایک ہی جگہ سے جانے والے عموماً بڑی بڑی جماعتوں میں ہو کر اکٹھے سفر کیا کرتے تھے۔

یہ عید مارچ کے آخر میں یا اپریل کے شروع میں ہوا کرتی تھی۔ فلسطین میں یہ موسم بہار ہوتا تھا اور سارا مُلک پھولوں سے سجا ہوا ہوتا تھا اور پرندوں کے شیریں گیتوں سے چاروں طرف شادمانی اور خوشی کا دور دورا ہوا کرتا تھا۔ والدین سفر کے دوران اپنے بچوں کو خدا کے عجیب کاموں کی بابت جو اُس نے پہلے زمانہ میں بنی اسرائیل کیلئے کئے کہانیاں بتاتے جاتے تھے اور وہ باہم مل کر اکثر داؤد بادشاہ کے اچھے اچھے مزامیر گایا کرتے تھے۔

مسیح یسوع کے ایام میں لوگ خدا کی عبادت سے غافل اور ٹھنڈے پڑ گئے تھے۔ وہ خدا کی مہربانی اور بھلائی کی بہ نسبت اپنی خوشیوں کا زیادہ خیال کیا کرتے تھے۔ مگر یسوع کا یہ حال نہ تھا۔ وہ خدا کی بابت سوچنے اور غور و خوض کو بہت پسند کرتا تھا۔ یسوع نے ہیکل میں آکر کاہنوں کو اپنے کام کرتے

دیکھا۔ اُس نے عبادت میں سجدہ کرنے والوں کے ساتھ سجدہ کیا۔ حمد و ستائش کے گیت گانے والوں کے ساتھ گیت گائے۔

ہر صبح و شام مذبح پر ایک برہ چڑھایا جاتا تھا۔ یہ نجات دہندہ کی موت کی علامت تھا۔ جب بچے یسوع نے معصوم و مظلوم برہ کو دیکھا تو پاک رُوح نے اُس کے معنی اُس پر ظاہر کیے۔ وہ جانتا تھا کہ مجھے خدا کے برہ کے طور پر آدمیوں کے گناہوں کے لئے مرنا ضرور ہے۔ ان خیالات کے سبب یسوع اکیلا رہنا چاہتا تھا۔ اس لئے وہ ہیکل میں اپنے والدین کے ساتھ نہ رہا اور جب وہ واپس گھر کی طرف روانہ ہوئے تو وہ اُن کے ساتھ نہ تھا۔

ہیکل کے ایک کمرے میں ربی سکول کو پڑھایا کرتے تھے اور کچھ دیر کے بعد بچے یسوع اس جگہ آیا۔ وہاں وہ دوسرے بچوں کے ساتھ بڑے اُستادوں کے قدموں میں بیٹھ گیا اور اُن کی باتوں کو سننے لگا۔

مسیح کی بابت یہودیوں میں کئی غلط خیال پائے جاتے تھے۔ یسوع ان باتوں کو جانتا تھا مگر اُس نے ان باتوں کی تردید نہ کی۔ اُس نے سننے کی غرض سے سوال پوچھے کہ نبیوں نے کیا لکھا ہے۔ یسعیاہ نبی کی کتاب کے تریں باب میں نجات دہندہ کی موت کا ذکر ہے اور یسوع نے اس باب کو پڑھ کر اس کا مطلب اُن سے دریافت کیا۔

ربی اس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔ وہ یسوع سے دریافت کرنے لگے اور یہ جان کر کہ یسوع کو پاک کلام کا کتنا علم ہے، بڑے حیران ہو گئے، وہ جان گئے کہ یسوع مسیح ہم میں سے زیادہ بہتر طور پر پاک نوشتوں سے واقف ہے اور یہ بھی سمجھ گئے کہ ہماری تعلیم غلط ہے مگر وہ اپنی تعلیم کے برعکس کسی بات کو ماننے کو تیار نہ تھے۔

تو بھی یسوع اتنا شائستہ اور شریف تھا کہ وہ اُس سے ناراض نہ ہوئے۔ وہ یسوع کو اپنا طالب

علم رکھنا چاہتے تھے اور اُسے بائبل کی اپنی طرح تشریح کرنا سکھانا چاہتے تھے۔

جب یوسف اور مریم اپنے گھر کی طرف لوٹے تو انہیں معلوم نہ ہوا کہ یسوع پیچھے رہ گیا ہے بلکہ اُن کا خیال تھا کہ یسوع قافلہ میں اپنے دوستوں کے ساتھ ہے مگر جب رات کے وقت ٹھہرنے کے لیے قافلے رک گئے تو اُس کے مددگار ہاتھوں سے محروم رہے۔ انہوں نے سارے قافلے میں اُس کی تلاش کی مگر وہ نہ ملا۔

یوسف اور مریم بہت پریشان ہو گئے۔ انہیں یاد آیا کہ ہیرودیس بادشاہ نے کیسے یسوع کو بچپن میں ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔ وہ گھبرا گئے کہ کہیں اُس پر کوئی مصیبت نہ آگئی ہو۔ وہ بڑے غمگین ہو کر یروشلم کی طرف واپس لوٹے اور تین دن کے بعد یسوع انہیں ملا۔

یسوع کو دیکھ کر وہ بہت خوش ہو گئے۔ مگر مریم نے اُسے ملامت کرنے کا خیال کیا کہ اُس نے کیوں ہمیں چھوڑا۔ مقدسہ مریم نے کہا: ”بیٹا! تُو نے کیوں ہم سے ایسا کیا؟ دیکھ تیرا باپ اور میں گڑھتے ہوئے تجھے ڈھونڈتے تھے۔“ اُس نے اُن سے کہا ”مجھے کیوں ڈھونڈتے تھے؟ کیا تُم کو معلوم نہ تھا کہ مجھے اپنے باپ کے ہاں ہونا ضرور ہے؟“ لوقا 2: 48، 49

یہ باتیں کرتے ہوئے یسوع نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ اُس کے چہرہ پر نور چمکتا تھا۔ جسے دیکھ کر وہ حیران رہ گئے۔ یسوع جانتا تھا کہ میں ابنِ خدا ہوں اور میں خدا کا کام کر رہا ہوں۔ جس کے لئے مجھے آسمانی باپ نے اس دُنیا میں بھیجا ہے۔

مقدسہ مریم ان باتوں کو بالکل نہ بھولی۔ اس کے بعد کے آنے والے برسوں میں مقدسہ مریم ان باتوں کے مطلب کو اچھی طرح سمجھ گئی۔

یوسف اور مریم یسوع مسیح کو پیار کرتے تھے مگر پھر بھی غفلت کر کے انہوں نے یسوع کو کھودیا تھا۔ وہ اُس کام کو جو خدا نے انہیں کرنے کو دیا تھا بھول گئے تھے۔ ایک دن کی غفلت سے انہوں نے

یسوع کو کھود دیا تھا۔

اسی طرح آج بھی بہتیرے لوگ نجات دہندہ کو اپنے درمیان ہی سے کھود دیتے ہیں۔ جب ہم اُس کی بابت خیال کرنے یا اُس سے دُعا کرنا پسند نہیں کرتے، جب ہم بیکار، سخت سست یا بُرے الفاظ منہ سے نکالتے ہیں تو ہم یسوع کو اپنے سے جُدا کر لیتے ہیں۔ اُس کے بغیر ہم تنہا اور افسردہ ہیں۔

لیکن اگر ہم فی الحقیقت اُس کی رفاقت کو پسند کرتے ہیں تو وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ ہوگا۔ نجات دہندہ کی حضوری کی جستجو کرنے والے لوگوں کے ساتھ خداوند رہنا پسند کرتا ہے۔ وہ غریب ترین خاندان کو درخشاں اور سب سے فروتن و ادنیٰ دل کو شادمان کرے گا۔

اگرچہ یسوع مسیح جانتا تھا کہ میں ابنِ خدا ہوں تو بھی وہ یوسف اور مریم کے ساتھ ناصرِ تین میں اپنے گھر آیا اور تیس برس تک ”اُن کے تابع رہا“ لوقا 2:51۔

جو آسمان میں سپہ سالار تھا وہ اس زمین پر شفیق اور فرمانبردار رہا۔ ہیکل میں خدمات کے ذریعہ جو بڑی بڑی باتیں اُس کے دل میں ڈالی گئیں تھیں۔ وہ اُس کے دل میں چھپی رہیں اور وہ خدا کے مقرر کردہ وقت تک منتظر رہا اور جب وہ وقت آ گیا تو اُس نے اپنی خدمت شروع کر دی۔

یسوع ایک دیہاتی، غریب شخص کے گھر میں رہا۔ اُس نے اپنے خاندان کی پرورش کے لئے بڑی وفاداری اور خوشی سے کام کرنے میں مدد کی۔ اُس نے بڑے ہو کر ایک ہنر سیکھا اور یوسف کے ساتھ بڑھئی کی دُکان میں کام کیا۔

عام مزدور کی مانند وہ اس چھوٹے قصبے کی راہوں سے گزرتا ہوا اپنے کام پر جاتا اور واپس آتا تھا۔ اُس نے اپنی آسائش کے لئے خدا کی قدرت کو استعمال نہ کیا۔ جب یسوع بچپن اور بلوغت میں کام کرتا رہا تو وہ بدن اور عقل میں نشوونما پاتا گیا۔ اُس نے اپنی ساری قوت کو ایسے استعمال کرنے کی کوشش کی کہ وہ صحت مند رہے تاکہ ہر طریقے سے بہترین کام کر سکے۔

اُس نے جو کچھ کیا وہ اچھا کیا۔ وہ اوزاروں کو استعمال کرنے میں بھی ماہر بننا چاہتا تھا۔ اُس نے ہمیں نمونہ دیا ہے کہ ہم بھی ہنرمند بنیں اور اپنا کام بڑی احتیاط اور اچھی طرح سے کریں تاکہ ایسا قابلِ تعظیم ہو۔ سب کو کچھ نہ کچھ کام کرنا چاہیے تاکہ اپنا اور دوسروں کا فائدہ ہو۔

خدا نے ہمیں کام برکت کے طور پر دیا ہے۔ وہ ایسے بچوں سے خوش ہوتا ہے جو خوشی کے ساتھ اپنے گھریلو کام کاج میں اپنے والدین کی مدد کرتے ہیں۔ ایسے انچے اپنے خاندان سے باہر جا کر دوسروں کے لیے بھی باعثِ برکت بنتے ہیں۔

جونو جوان اپنے سارے کام کاج میں خدا کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ٹھیک کام کرتے ہیں۔ وہ اس دُنیا میں بڑے مفید ہوں گے۔ ایک معمولی کام پر وفادار رہنے کے سبب سے وہ اپنے کو اعلیٰ مقام کے قابل بنا لیتے ہیں۔



کشمکش کے ایام

یہودی اُستادوں نے لوگوں کے لیے بہت سے قانون بنائے ہوئے تھے۔ اور اُن سے بہت سے ایسے کاموں کا مطالبہ کرتے تھے جن کا خدا نے حکم نہ دیا تھا۔ بلکہ بچوں کو بھی ان قوانین کو سیکھنا اور ان پر عمل کرنا ضرور تھا مگر یسوع نے ان باتوں کو جو یہودی ربی سکھاتے تھے سیکھنے کی کوشش نہ کی۔ وہ ان اُستادوں کی شان کے خلاف کوئی بات کہنے میں بڑا محتاط تھا لیکن اُس نے پاک کلام کا مطالعہ کیا تھا اور خدا کے حکموں کو مانا تھا۔

اُسے اکثر اُن کاموں کے لئے جو دوسرے کرتے تھے نہ کرنے پر ڈانٹا جاتا تھا۔ پھر اُس نے بائبل میں سے ثابت کیا کہ صحیح راستہ کون سا ہے۔

یسوع مسیح دوسروں کو ہمیشہ خوش رکھنے کی کوشش کیا کرتا تھا۔ چونکہ وہ اتنا مہربان اور شفیق تھا اس لئے یہودی ربیوں کو اُمید تھی کہ وہ ایسے کام کرا سکیں گے جو وہ کرتے تھے مگر وہ ایسا نہ کر سکے۔ جب انہوں نے مسیح کو اپنے قوانین پر عمل کرنے کے لئے مجبور کیا تو وہ کہتا تھا بائبل میں کیا لکھا ہے جو کچھ بائبل کہے میں کروں گا۔

اس سے یہودی ربی ناراض ہو گئے۔ وہ جانتے تھے کہ ہمارے قوانین بائبل کے خلاف ہیں۔ پھر وہ یسوع سے ناراض ہو گئے کیونکہ اُس نے اُن کے قوانین کو ماننے سے انکار کر دیا۔

انہوں نے مسیح کے والدین سے اُس کی شکایت کی۔ یوسف اور مریم یہودی ربیوں کو اچھا سمجھتے تھے اور یسوع نے ایسی ملامت اُٹھائی جس کو برداشت کرنا مشکل تھا۔ یسوع مسیح کے بھائیوں نے یہودی ربیوں کا ساتھ دیا۔ انہوں نے کہا کہ ربیوں کی باتوں کو خدا کی باتوں کی مانند ماننا چاہیے۔ انہوں نے مسیح کو ملامت کی کہ وہ اپنے آپ کو یہودی ربیوں سے بڑا بناتا ہے۔

یہودی ربی خود کو دوسروں سے بہتر سمجھتے تھے اور عام آدمیوں کے ساتھ میل جول نہیں رکھتے تھے۔ وہ غریبوں اور بے علم لوگوں کی تحقیر کرتے تھے بلکہ بیمار اور مصیبت زدہ کو بھی نا اُمیدی اور بے بسی کی حالت میں چھوڑ دیتے تھے۔

یسوع مسیح نے سب آدمیوں سے محبت رکھی اور اُن میں دلچسپی لی۔ ہر مصیبت کی اُس نے مدد کرنے کی کوشش کی۔ کیونکہ اُس کے پاس دوسروں کو دینے کے لئے روپیہ پیسہ نہ تھا مگر دوسروں کی مدد کے لئے اُس نے اکثر اپنے کھانے کو بھی چھوڑ دیا۔

جب اُس کے بھائی غریبوں اور مصیبت زدہ سے بدسلوکی کرتے تو وہ اُن کے پاس جا کر اُن سے مہربانی اور دلجوئی کی باتیں کرتا تھا۔ وہ بھوکوں اور پیاسوں کو ٹھنڈے پانی کا پیالہ دیتا اور بسا اوقات اپنا کھانا بھی اُنہیں دے دیتا تھا۔

ان تمام باتوں سے اُس کے بھائی ناراض ہو گئے۔ اُنہوں نے اُسے دھمکی دی اور اُسے ڈرانے کی کوشش کی مگر وہ برابر وہی کام کرتا رہا جو خدا کی مرضی کے مطابق تھا۔ یسوع مسیح کو بڑی آزمائشوں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ شیطان نے ہمیشہ اُس پر غلبہ پانے کی کوشش کی۔

اگر یسوع مسیح کو کسی غلط کام یا کسی غصے والی بات پر مائل کر لیا جاتا تو وہ ہمارا نجات دہندہ نہ ہوتا اور ساری دُنیا ہلاک ہو جاتی۔ شیطان اس بات کو جانتا تھا اور اسی لئے اُس نے یسوع کو گناہ کی طرف مائل کرنے کی بہت کوشش کی۔

پاک فرشتے ہمیشہ نجات دہندہ کی نگہبانی کرتے تھے تو بھی مسیح کی زندگی تاریکی کی قوتوں کے خلاف ایک طویل جدوجہد کی زندگی تھی۔ ہم میں سے کسی کو بھی اتنی سخت آزمائشوں کا مقابلہ کرنا نہیں پڑا جتنا کہ اُسے کرنا پڑا۔

مگر ہر آزمائش کے لئے اُس کے پاس ایک جواب تھا۔ ”یوں لکھا ہے“۔ اُس نے اپنے

بھائیوں کے غلط کاموں پر انہیں ملامت کرنے کی بجائے بتایا کہ خدا نے کیا فرمایا ہے۔

ناصرت ایک شریقصبہ تھا اور بچوں اور جوانوں نے یسوع کو اپنے غلط کاموں کی تقلید کرنے پر مائل کرنے کی کوشش کی۔ وہ ہشاش بشاش اور خوبو تھا اور وہ اُس کی صحبت کو پسند کرتے تھے۔

مگر اُس کے دیندار اُصولوں کے سبب سے وہ ناراض ہو گئے۔ اُن کے غلط کاموں میں شریک نہ ہونے کے سبب سے اُسے اکثر بُزدل کہا گیا۔ اُس کا مذاق اڑایا گیا کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بہت محتاط ہے۔ ان سب باتوں کے لئے اُس کا جواب یہ تھا ”یوں لکھا ہے“ کہ ”دیکھ خداوند کا خوف ہی حکمت ہے اور بدی سے دُور رہنا خرد ہے“ (ایوب 28:28)۔ بدی سے محبت کرنے کا مطلب ہے موت سے پیار کرنا ”کیونکہ گناہ کی مزدوری موت ہے“ رومیوں 6:23۔

یسوع مسیح نے اپنے حقوق کے لئے مقابلہ بازی نہ کی۔ جب ناروا سلوک کیا گیا تو اُس نے بڑے تحمل سے برداشت کیا۔ چونکہ وہ قناعت پسند تھا اور حرفِ شکایت زبان پر نہ لاتا تھا۔ اس لئے اُس کا کام اکثر بلاوجہ مشکل بنا دیا جاتا تھا لیکن وہ مایوس نہ ہوا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ خدا میرے ساتھ ہے۔

فطرت اور خدا کے ساتھ تنہائی ہی اُس کا سب سے خوشی کا سبب ہوا کرتا تھا۔ اپنے کام کو ختم کرنے کے بعد وہ باہر کھیتوں میں جانا پسند کرتا تھا تاکہ وہ سرسبز وادیوں میں بیٹھ کر غور و خوض کرے اور پہاڑوں کے دامن میں یا جنگل کے درختوں کے درمیان دُعا کرے۔

وہ پرندوں کے سہانے گیت سُنتا تھا جو وہ اپنے خدا کی حمد و تعریف میں گاتے تھے۔ اُس کی اپنی آواز بھی حمد و شکر گزاری کے گیتوں کے ساتھ مل جایا کرتی تھی۔

وہ حمد و ستائش کے گیتوں کے ساتھ صبح کا خیر مقدم کرتا تھا۔ طلوعِ صبح کے وقت وہ اکثر کسی تنہا جگہ پر ہوتا تھا۔ جہاں وہ خدا کی بابت غور و خوض کرتا ہو، بائبل کا مطالعہ کرتا یا دُعا کرتا تھا۔ اپنے فرائض کو پورا کرنے اور محنت و مشقت کا نمونہ پیش کرنے کے لئے وہ ان پُر امن لمحات کے بعد اپنے گھر واپس آتا

تھا۔ جہاں کہیں وہ ہوتا تھا ایسا لگتا تھا کہ اُس کی حضوری فرشتوں کو قریب لاتی ہے۔ اُس کی پاکیزہ اور مقدس زندگی کے اثر سے ہر درجے کے لوگ متاثر ہوتے تھے۔ وہ بے ضرر اور بے داغ ہوتے ہوئے غافل، گستاخ اور بد اخلاق لوگوں کے درمیان اور بے انصاف محصول لینے والوں، غافل مسرف، گنہگار سامریوں، غیر قوم کے سپاہیوں، اور تند خو کسانوں کے درمیان چلتا پھرتا تھا۔

جب اُس نے آدمیوں کو تھکے ماندے دیکھا کہ وہ بھاری بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔ جسے اُنہیں مجبوراً اٹھانا تھا تو اُس کے اُن سے ہمدردی اور رحم کے الفاظ کہے۔ وہ اُن کے بوجھ میں شریک ہوا اور اُن کے سامنے خدا کی محبت، مہربانی اور بھلائی کے اسباق جو اُس نے خود دیکھے پیش کئے۔

مسیح نے اُنہیں بتایا کہ وہ اپنے اوصاف کو خدا کے قیمتی توڑے سمجھیں اور اگر اُنہیں صحیح طریقہ سے استعمال کیا جائے تو وہ اُن کے لئے ابدی دولت کا حصول ثابت ہوں گے۔ اپنے ہی نمونہ سے مسیح نے اُنہیں بتایا کہ وقت کا ہر لمحہ قیمتی ہے اور اُسے کسی اچھے کام کے لئے استعمال کرنا چاہیے۔

مسیح نے کسی انسان کو فضول اور نکما نہیں سمجھا۔ بلکہ سب سے کاہل اور سب سے نکلے انسان کو بھی حوصلہ دلانے کی کوشش کی۔ اُس نے اُنہیں بتایا کہ خدا تمہیں اپنے بچوں کی طرح پیار کرتا ہے اور وہ سیرت میں خدا کی مانند بن سکتے ہو۔

پس یسوع مسیح نے ایک خاموش طریقہ سے اپنے بچپن ہی سے دوسروں کے لئے کام کیا نہ یہودی علماء اور نہ ہی اُس کے بھائی اُسے ایسا کرنے سے روک سکے۔ اُس نے سرگرمی سے اپنی زندگی کے مقاصد کی تکمیل کی کیونکہ وہ دُنیا کا نُوں تھا۔



پہلے

جب یسوع مسیح کی عوام میں خدمت کا وقت آپہنچا تو اُس نے سب سے پہلے یہ کام کیا کہ دریائے یردن پر جا کر یوحنا بپتسمہ دینے والے سے بپتسمہ لیا۔

یوحنا کو نجات دہندہ کی راہ تیار کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ اُس نے یہ کہہ کر بیابان میں منادی کی تھی: ”خدا کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے۔ توبہ کرو اور خوشخبری پر ایمان لاؤ۔“ (مرقس 1:15) لوگوں کے ہجوم نے اُس کے پاس جا کر کلام سنا اور بہتیروں نے اپنے گناہوں سے قائل ہو کر اُس سے دریائے یردن میں بپتسمہ لیا۔

خدا نے یوحنا پر ظاہر کیا تھا کہ کسی دن مسیح اُس کے پاس آکر بپتسمہ پانے کے لئے کہے گا اور اُس نے یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ یوحنا کو ایک نشان دیا جائے گا۔ جس سے معلوم ہوگا کہ وہ کون ہے۔ جب یسوع آیا تو یوحنا نے اُس کے چہرہ پر ایسی پاکیزگی کے نشان دیکھ کر انکار کیا: ”کہ میں آپ تجھ سے بپتسمہ لینے کا محتاج ہوں اور تو میرے پاس آیا ہے؟“

”یسوع نے جواب میں اُس سے کہا اب تو ہونے ہی دے کیونکہ ہمیں اسی طرح ساری راستبازی پوری کرنا مناسب ہے۔“ (متی 3:14, 15) جب مسیح نے یہ کہا تو اُس کے چہرہ پر وہی نور چمکا جیسا شمعون نے کہا تھا۔ پس یوحنا نجات دہندہ کو خوبصورت دریائے یردن کے پانی میں لے گیا اور وہاں سب لوگوں کے سامنے اُسے بپتسمہ دیا۔

یسوع کو گناہوں سے توبہ کرنے کے لئے بپتسمہ نہ دیا گیا۔ اُس نے کبھی کوئی گناہ نہ کیا تھا۔ وہ بالکل بے گناہ تھا مگر اُس نے ہمیں نمونہ دینے کے لئے بپتسمہ لیا۔

پانی میں سے باہر آ کر اُس نے دریا کے کنارے گھٹنے ٹیک کر دعا کی۔ پھر آسمان کھل گیا اور

آسمانی نُور کی کرنیں اُس پر چمکنے لگیں۔ ”اور اُس نے خُدا کے رُوح کو کبوتر کی مانند اُترتے اور اپنے اُوپر آتے دیکھا۔“ (متی 3:16)

اُس کا چہرہ بلکہ سارا بدن خُدا کے جلال سے چمک گیا اور آسمان سے خُدا کی یہ آواز آتی سُنی ”یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں۔“ (متی 16:17)

جو جلال یسوع پر آکر ٹھہر گیا وہ ہمارے لئے خُدا کی محبت کا ایک عہد تھا۔ نجات دہندہ ہمیں نمونہ دینے کے لئے آیا اور جیسے خُدا نے یقینی طور سے اُس کی دُعائی وہ ہماری دُعا کو بھی سُنے گا۔

بہت ضرورت مند، بہت گنہگار، بہت حقیر اور شکستہ انسان بھی خُدا تک رسائی پاسکتا ہے۔ جب ہم یسوع کے نام میں خُدا کے پاس آتے ہیں۔ جس آواز نے یسوع سے کلام کیا۔ وہی آواز ہم سے بھی کلام کرے گی: ”یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں۔“



آزمائش

ہیتمہ پانے کے بعد رُوح یسوع کو جنگل میں لے گیا تاکہ ابلیس سے آزمایا جائے۔ خُدا کا پاک رُوح یسوع کو جنگل میں لے گیا تھا۔ اُس نے آزمائش کو دعوت نہیں دی۔ وہ اپنے مشن اور کام پر غور و خوض کرنے کے لئے تنہائی چاہتا تھا۔

اُسے دُعا اور روزہ سے اپنے آپ کو اُس خُون آلودہ راستہ پر چلنے کے لئے تیار کرنا تھا۔ لیکن شیطان کو معلوم تھا کہ نجات دہندہ کہاں گیا ہے۔ اس لئے وہ اُسے آزمانے کے لئے وہاں چلا گیا۔ جب مسیح دریائے یردن سے روانہ ہوا تھا تو اُس کا چہرہ خُدا کے جلال سے چمک رہا تھا مگر بیابان میں داخل ہونے کے بعد یہ جلال جاتا رہا تھا۔

دُنیا کے گناہ اُس پر تھے اور اُس کے چہرہ پر ایسا رنج و غم اور پریشانی ظاہر ہو رہی تھی۔ جیسے کبھی کسی انسان نے محسوس نہیں کی۔ وہ گنہگاروں کے لئے دُکھاٹھا رہا تھا۔

باغِ عدن میں آدم اور حوا نے مُموعہ پھل کھانے سے خُدا کی نافرمانی کی تھی۔ اُن کی نافرمانی کے سبب سے دُنیا میں گناہ، رنج و غم اور موت آئی۔

یسوع مسیح فرمانبرداری کا نمونہ پیش کرنے کے لئے دُنیا میں آیا۔ چالیس دن کے روزہ کے بعد بیابان میں بھی وہ کھانے سے متعلق اپنے آسمانی باپ کی مرضی کے خلاف نہیں کرنا چاہتا تھا۔

آزمائشوں میں سے ایک جس میں ہمارے پہلے والدین مغلوب ہو گئے تھے۔ وہ کھانے کی اشتہا تھی۔ اُس لمبے روزہ سے مسیح کو یہ ظاہر کرنا تھا کہ بھوک پر غلبہ پایا جاسکتا ہے۔

شیطان آدمیوں کی آزمائش کرتا ہے کہ وہ کھانے پینے میں ملوث ہوں۔ کیونکہ اس سے اُن کا بدن کمزور اور دماغ تاریک ہو جاتا ہے۔ پھر وہ جانتا ہے کہ میں اب آسانی سے اُن کو دھوکہ دے کر برباد

کر سکتا ہوں۔

مگر مسیح کے نمونہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر غلط خواہش پر غلبہ پانا چاہیے۔ ہماری بھوک اور پیاس کو ہم پر حکمرانی کرنے کی بجائے ہماری غلام ہونا چاہیے۔ جب شیطان پہلی بار مسیح پر ظاہر ہوا تو وہ نورانی فرشتہ کی صورت میں تھا۔ اُس نے دعویٰ کیا کہ میں آسمان سے پیغام لے کر آیا ہوں۔

اُس نے مسیح سے کہا کہ یہ تمہارے آسمانی باپ کی مرضی نہیں کہ تم دکھ اٹھاؤ بلکہ دکھ اٹھانے کے لئے صرف رضامندی ظاہر کرنا ہے۔ جب مسیح شدید بھوک کی کوفت کا احساس کر رہا تھا تو شیطان نے اُس کے پاس آکر کہا ”اگر تو خُدا کا بیٹا ہے تو فرما کہ یہ پتھر روٹیاں بن جائیں۔“

لیکن یسوع مسیح ہمارے نمونہ کے لئے زندگی گزارنے آیا تھا۔ اُسے اُسی طرح دکھ اٹھانا ضرور تھا جیسے کہ ہم اُٹھاتے ہیں۔ اُسے اپنی آسودگی کے لئے معجزہ نہیں کرنا تھا۔ اُس کے تمام معجزے دُوروں کی بھلائی کے لئے ہی تھے۔ شیطان کے مطالبہ کا اُس نے جواب دیا ”لکھا ہے کہ آدمی صرف روٹی ہی سے جیتا نہ رہے گا بلکہ ہر بات سے جو خُدا کے مُنہ سے نکلتی ہے۔“

اس طرح مسیح نے ظاہر کیا کہ ہمیں اپنے لئے کھانا مہیا کرنے کی بہ نسبت خُدا کے کلام پر عمل کرنا ضروری ہے۔ خُدا کے کلام کو ماننے والوں سے وعدہ ہے کہ اُنہیں موجودہ دُنیا کی سب ضروری چیزیں مل جائیں گی نیز اُن سے آئندہ زندگی کے لئے بھی وعدہ ہے۔

شیطان اپنی پہلی بڑی آزمائش میں یسوع کو مغلوب کرنے میں ناکام ہو کر اُسے یروشلیم کی ہیکل کے کنگرے پر لے گیا اور کہا: ”اگر تو خُدا کا بیٹا ہے تو اپنے تئیں نیچے گرا دے کیونکہ لکھا ہے کہ وہ تیری بابت اپنے فرشتوں کو حکم دے گا اور وہ تجھے ہاتھوں پر اُٹھالیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ تیرے پاؤں کو پتھر سے ٹھیس لگے۔“

یہاں شیطان نے یسوع کے نمونہ پر چل کر پاک کلام کا حوالہ دیا۔ مگر یہ وعدہ ایسے لوگوں کے

لئے نہیں جو جان بوجھ کر خطرہ مول لیتے ہیں۔ خدا نے یسوع سے یہ نہیں کہا تھا کہ اپنے تئیں ہیکل پر سے نیچے گرا دے نہ یسوع نے شیطان کو خوش کرنے کے لئے ایسا کیا بلکہ فرمایا ”یہ بھی لکھا ہے کہ تُو خداوند اپنے خدا کی آزمائش نہ کر۔“

ہمیں اپنے آسمانی باپ کی حفاظت پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ مگر ہمیں ایسی جگہ نہیں جانا چاہیے۔ جہاں وہ ہمیں نہیں بھیجتا۔ جس کام سے وہ منع کرتا ہے ہمیں وہ نہیں کرنا چاہیے۔

چونکہ خدا رحیم ہے اور معاف کرنے کو تیار ہے۔ اس لئے ایسے کئی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ خدا کی نافرمانی کرنے میں کوئی خطرہ نہیں مگر یہ خام خیالی والی بات ہے۔ جو گناہ سے توبہ کرتے اور معافی چاہتے ہیں خدا انہیں معاف کرے گا۔ مگر جو اُس کی نافرمانی کرنے کا انتخاب کرتے ہیں۔ وہ انہیں برکت نہیں دے سکتا۔

شیطان اب اپنی اصلی حالت میں یعنی تاریکی کا شہزادہ بن کر ظاہر ہوا۔ وہ یسوع کو ایک اونچے پہاڑ پر لے گیا اور اُسے دنیا کی سب سلطنتیں اور اُن کی شان و شوکت دکھائی۔

سُورج کی خوبصورت کرنیں خوبصورت شہروں پر، سنگ مرمر کے محلات، پر پھلدار کھیتوں اور تاکستانوں پر پڑ رہی تھیں۔ شیطان نے کہا: ”اگر تُو جھک کر مجھے سجدہ کرے تو یہ سب کچھ تجھے دے دوں گا۔“

تھوڑی دیر تک یسوع اس منظر کو دیکھتا رہا۔ پھر وہ اس سے پیچھے ہٹ گیا۔ شیطان نے اُس کے سامنے اس دنیا کو بڑی دلکش حالت میں پیش کیا تھا مگر نجات دہندہ نے اس ظاہری خوبصورتی کی تہہ میں نظر کی۔

اُس نے اس دنیا کو خدا سے دُور بدبختی اور گناہ کی حالت میں دیکھا۔ اس سب دکھ و تکلیف کا سبب یہ تھا کہ آدمی نے خدا سے پھر کر شیطان کی پرستش کی۔

مسیح کا دل اس خواہش سے کہ جو کھو گیا ہے اُسے بچائے، بھرا ہوا تھا۔ اُس نے دُنیا کو باغِ عدن کی خوبصورتی سے بھی زیادہ خوبصورتی میں بحال کرنے کی خواہش کی۔ وہ چاہتا تھا کہ آدمیوں کو خُدا کے ساتھ سُو دمند حالت میں لائے۔

اُنہیں کے لئے وہ آزمائش کو برداشت کر رہا تھا کہ اُسے غالب آنے والا ہونا تھا تا کہ آدمی بھی غالب آئیں وہ فرشتوں کے برابر ہوں اور اس لائق ہوں کہ خُدا کے بیٹے کہلائیں۔

عبادت کرنے کے لئے شیطان کے مطالبہ کا جواب یسوع مسیح نے یہ دیا ”اے شیطان دُور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تُو خُداوند اپنے خُدا کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی عبادت کر۔“ (متی 4:3-10)

دُنیا کی محبت، طاقت کے لئے تمنا، زندگی کی شغلی۔ یہ چیز جو انسان کو خُدا کی عبادت سے دُور لے جاتی ہے۔ مسیح یسوع کی اس آخری آزمائش میں لپٹی ہوئی تھی۔

اگر یسوع مسیح بدی کے اصولوں کی پرستش کرتا تو شیطان یہ دیتا اور اُس ساری دولت کو اُس کو پیش کر دیتا۔ اسی طرح شیطان ہمارے سامنے وہ فوائد پیش کرتا ہے جو بُرے کاموں سے حاصل ہوتے ہیں۔

وہ آکر ہمارے کان میں کہتا ہے ”دُنیا میں کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ تم میری پیروی کرو۔ راستی اور ایمانداری کی زیادہ پرواہ نہ کرو۔ میرے مشورہ پر عمل کرو۔ تم کو مال و دولت، عزت و ناموس بخشوں گا۔“

اس مشورہ پر عمل کرنے سے ہم خُدا کے بجائے شیطان کی عبادت کرتے ہیں۔ اس سے ہمیں صرف تباہی و بربادی ہی حاصل ہوگی۔ مسیح نے ہمیں دکھایا ہے کہ جب ہم پر آزمائش آئے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے۔

جب اُس نے شیطان سے کہا ”اے شیطان دُور ہو۔“ تو آزمائش کرنے والا اس حکم کا سامنا

نہ کر سکا۔ وہ جانے پر مجبور ہو گیا۔

شکست خوردہ، باغی سردار، نفرت اور غصہ میں بے تاب ہو کر دُنیا کے نجات دہندہ کے حضور سے چلا گیا۔ یہ کشمکش وقتی طور پر ختم ہو گئی۔ مسیح یسوع کی فتح اتنی ہی کامل تھی جتنی کہ آدم کی شکست تھی۔ پس ہم بھی شیطان کا مقابلہ کر کے اُس پر غالب آ سکتے ہیں۔ خُداوند فرماتا ہے ”ابلیس کا مقابلہ کرو تو وہ تم سے بھاگ جائے گا۔ خُدا کے نزدیک جاؤ تو وہ تمہارے نزدیک آئے گا۔“ (یعقوب 4:7، 8)



ابتدائی خدمت

یسوع مسیح بیابان سے یردن کو واپس آیا۔ جہاں یوحنا بپتسمہ دینے والا منادی کرتا تھا۔ اُس وقت یہودی سرداروں نے یروشلم میں کچھ آدمی بھیجے جو کہ یوحنا سے اُس کے کلام سنانے اور لوگوں کو بپتسمہ دینے کے اختیار پر سوالات کر رہے تھے۔

اُنہوں نے پوچھا کہ تُو مسیح ہے، ایلیاہ ہے، یا وہ نبی موسیٰ ہے؟ یوحنا نے ان سب باتوں کا جواب دیا ”میں نہیں ہوں۔“ پس اُنہوں نے اُس سے کہا کہ ”پھر تُو کون ہے؟“ تاکہ ہم اپنے بھیجنے والوں کو جواب دیں۔

یوحنا نے جواب دیا ”جیسا کہ یسعیاہ نبی نے کہا ہے کہ میں بیابان میں ایک پُکارنے والے کی آواز ہوں کہ تُم خداوند کی راہ کو سیدھا کرو۔“ (یوحنا 1:22,23)

پُرانے زمانہ میں جب بادشاہ اپنے مُلک کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ میں سفر کے لئے جاتا تھا تو آدمیوں کو اُس کے آگے آگے بھیجا جاتا تھا تاکہ وہ راستوں کو سیدھا کریں۔ وہ تجاوزات کو کاٹتے، پتھروں اور کنکروں کو جمع اور گڑھوں کو ہموار کرتے تھے تاکہ بادشاہ کے لئے راستہ ہموار ہو۔

اسی طرح جب آسمانی بادشاہ یسوع آنے والا تھا تو یوحنا بپتسمہ دینے والے کو اُس کے آگے بھیجا گیا۔ جس نے لوگوں میں منادی کر کے اُنہیں توبہ کی طرف بلا کر اُس کا راستہ تیار کیا۔

جب یوحنا نے یروشلم کے قاصدوں کو جواب دیا تو اُس نے یسوع کو دریا کے کنارہ پر کھڑے ہوئے دیکھا۔ اُس کا چہرہ چمک اُٹھا اور اُس نے اپنے ہاتھ کو بڑھا کر کہا ”تمہارے درمیان ایک شخص کھڑا ہے۔ جسے تُم نہیں جانتے یعنی میرے بعد کا آنے والا جس کی جُوتی کا تمہ میں کھولنے کے لائق نہیں۔“ (یوحنا 1:26,27)

لوگ بہت متاثر ہوئے۔ مسیح ہمارے درمیان ہے! وہ ادھر ادھر غور سے دیکھنے لگے تاکہ اُسے جس کا ذکر یوحنا نے کیا ہے دیکھیں۔ مگر یسوع بھیڑ میں گھل مل گیا اور نظروں سے اوجھل ہو گیا۔
دوسرے دن یوحنا نے یسوع کو پھر دیکھا اور اُس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے زور سے چلایا اور کہا ”دیکھو یہ خدا کا بڑا ہے جو دنیا کے گناہ اٹھالے جاتا ہے۔“

پھر یوحنا نے اُس نشان کا ذکر کیا جو یسوع کے ہتھم کے وقت نظر آیا تھا۔ ”چنانچہ میں نے دیکھا اور گواہی دی کہ یہ خدا کا بیٹا ہے۔“ (یوحنا 1: 29، 34)

سُننے والوں نے بڑے خوف اور تعجب سے یسوع کو دیکھا۔ وہ آپس میں بحث کرنے لگے کیا مسیح یہی ہے؟

اُنہوں نے دیکھا کہ یسوع مسیح کے پاس نہ دنیاوی دولت ہے اور نہ کسی عظمت اور بزرگی کا کوئی نشان ہے۔ اُس کا لباس غریب لوگوں کے لباس کی طرح سادہ اور معمولی تھا۔ تاہم اُس کے تھکے ماندہ زرد چہرہ پر کوئی ایسی چیز تھی جس سے اُن کے دل متحرک ہو گئے۔

اُس چہرہ پر اُنہوں نے شرافت اور طاقت دیکھی اور آنکھ کی ہر نقل و حرکت اور چہرہ کے ہر خدوخال سے خدائی رحم و ترس اور بے بیان محبت کا مظاہرہ ہوتا تھا۔ مگر یروشلم کے قاصد نجات دہندہ کی طرف مائل نہ ہوئے۔ یوحنا نے وہ بات نہ کہی تھی جسے وہ سُننا چاہتے تھے۔ وہ توقع رکھتے تھے کہ مسیح ایک بڑے فاتح کی طرح آئے گا۔ اُنہوں نے دیکھا کہ یسوع کا یہ مُدعا نہیں تو وہ مایوس ہو کر اُس سے پھر گئے۔

اگلے دن یوحنا نے یسوع کو پھر دیکھا اور کہا ”دیکھو یہ خدا کا بڑا ہے!“ (یوحنا 1: 36)۔ یوحنا کے دو شاگرد پاس کھڑے تھے۔ وہ یسوع کے پیچھے ہو لئے۔ وہ یسوع کی تعلیم کو سُن کر اُس پر ایمان لے آئے اور اُس کے شاگرد بن گئے۔ ان میں سے ایک اندریاس تھا اور دوسرا یوحنا۔

اندر یاس جلدی سے اپنے بھائی شمعون کو یسوع کے پاس لے آیا۔ جس کا نام یسوع نے کیفا یعنی پطرس رکھا۔ دوسرے دن گلیل کو جاتے ہوئے یسوع مسیح نے ایک اور شاگرد فلپس کو بلایا۔ فلپس نجات دہندہ کو دیکھتے ہی اپنے رفیق نتھانی ایل کو اُس کے پاس لایا۔

یوں اس دُنیا میں یسوع مسیح کا عظیم کا شروع ہوا۔ مسیح نے ایک ایک کر کے اپنے شاگردوں کو بلایا۔ ایک اپنے بھائی کو اور دوسرا اپنے دوست کو یسوع کے پاس لایا۔ اسی طرح یسوع کے ہر ایماندار کو کرنا ہے جو نبی وہ خود یسوع کو پہچانتا ہے تو اُسے دوسروں کو بتانا ہے کہ مجھے کیسا پیارا دوست مل گیا ہے۔ چھوٹے بڑے سبھی یہ کام کر سکتے ہیں۔

قانا نے گلیل میں یسوع ایک شادی میں شریک ہوئے۔ ایک خاندانی اجتماع کی خوشی کے لئے یسوع کی عجیب قدرت کا مظاہرہ ہوا۔

اُس کے ملک کے دستور کے مطابق ایسے موقعوں پر انگور کا شیرہ استعمال کرتے تھے۔ ضیافت کے ختم ہونے سے پہلے انگور کا رس ختم ہو گیا۔ ضیافت میں انگور کے رس کی کمی سے مہمان نوازی میں فرق پڑنا تھا اور اسے بڑی توہین سمجھا جاتا تھا۔ یسوع مسیح کو اس واقعہ کی اطلاع دی گئی۔ اُس نے خادموں کو پتھر کے چھٹکوں میں پانی بھرنے کا حکم دیا۔ ”پھر اُس نے اُن سے کہا اب نکال کر میرے مجلس کے پاس لے جاؤ“ یوحنا 2:8۔

پانی کی بجائے اُس میں سے انگور کا رس نکلا۔ یہ اُسے سے جو پہلے پیش کی گئی تھی بہتر تھی اور سب کے لئے کافی تھی۔ یہ معجزہ کرنے کے بعد یسوع وہاں سے چپکے سے چلا گیا اور جب تک وہ وہاں سے چلا نہ گیا دیگر مہمانوں کو اُس کے اس کام کا پتہ نہ ہوا۔

شادی کی ضیافت کے لئے مسیح کا تحفہ ایک علامت تھی۔ پانی سے مُراد پتہ اور اُسے سے اُس کا خون مراد تھا جو دُنیا کے لئے بہایا جانے والا تھا۔

یسوع نے جوئے بنائی وہ نمیر سے اُٹھی ہوئی شراب نہ تھی۔ ایسی شراب متوالا کرتی اور کئی بڑی بڑی برائیوں کا سبب بنتی ہے اور خدا نے اس کے استعمال کی مخالفت کی ہے۔ وہ فرماتا ہے ”مے مسخرہ اور شراب ہنگامہ کرنے والی ہے اور جو کوئی ان سے فریب کھاتا ہے دانا نہیں“ ”کیونکہ انجام کار وہ سانپ کی طرح کاٹتی اور رافعی کی طرح ڈس جاتی ہے“ امثال 20:1، 23:32۔

جوئے شادی کی ضیافت میں استعمال کی گئی وہ انگور کا خالص اور میٹھا رس تھا۔ یہ ایسی مے نہیں تھی جس کا ذکر یسعیاہ نبی نے کیا ہے ”جس طرح شیرہ خوشہء انگور میں موجود ہے اور کوئی کہے اُسے خراب نہ کر کیونکہ اُس میں برکت ہے“ یسعیاہ 65:8۔

یسوع نے شادی کی ضیافت میں جانے سے ظاہر کیا کہ ایسے اچھے موقع پر باہم اکٹھے ہونا مناسب ہے۔ وہ لوگوں کو خوش دیکھنا چاہتا تھا۔ اُس نے اکثر لوگوں کے گھروں میں جا کر اُن سے ملاقاتیں کیں اور کوشش کی کہ وہ اپنی فکر وں اور پریشانیوں کو بھول کر خدا کی مہربانی اور محبت پر غور کریں۔ مسیح جہاں کہیں ہوتا تو وہ ہمیشہ ایسا کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ جہاں کہیں خدا کے پیغام کو قبول کرنے کے لئے کوئی دل کھلا ہوا پایا تو وہاں اُس نے نجات کی سچائی پیش کی۔

ایک دن جب وہ سامریہ کے ملک میں سے گزر رہا تھا تو وہ آرام کرنے کے لئے ایک کنوئیں پر بیٹھ گیا۔ تب وہاں ایک عورت پانی بھرنے آئی۔ مسیح نے اُس سے پانی مانگا۔

وہ عورت حیران ہو گئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ یہودی سامریوں سے کس قدر نفرت کرتے ہیں۔ لیکن مسیح نے اُس سے کہا کہ اگر تو مجھ سے کہتی تو میں تجھے زندگی کا پانی دیتا۔ اس بات پر وہ عورت اور بھی حیران ہو گئی۔ پھر یسوع مسیح نے فرمایا ”جو کوئی اس پانی میں سے پیتا ہے وہ پھر پیاسا ہوگا۔ مگر جو کوئی اُس پانی میں سے پئے گا جو میں اُسے دوں گا وہ ابد تک پیاسا نہ ہوگا بلکہ جو پانی میں اُسے دوں گا وہ اُس میں ایک چشمہ بن جائے گا جو ہمیشہ کی زندگی کے لئے جاری رہے گا۔“ (یوحنا 4:13، 14)۔ زندگی

کے پانی کا مطلب پاک رُوح ہے۔ جیسے پیا سے مسافر کو پانی پینے کی ضرورت ہوتی ہے اُسی طرح ہمیں اپنے دلوں میں خدا کے رُوح کی ضرورت ہے۔ جو اس پانی میں سے پیتا ہے وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

پاک رُوح ہمارے دلوں میں خُدا کی محبت لاتا ہے۔ یہ ہماری آرزوؤں کو آسودہ کرتا ہے تاکہ اِس دُنیا کے مال و دولت، شان و شوکت اور خُوشیاں ہمیں اپنی جانب متوجہ نہ کریں۔ اور یہ ہمارے دلوں کو ایسی خُوشی سے بھر دیتا ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ دُوسرے بھی اِسے حاصل کریں۔ یہ ہمارے اندر پانی کے چشمہ کی مانند ہوگا جو آس پاس برکت دیتے ہوئے بہتا ہے۔

اور ہر ایک جس میں خُدا کا رُوح بہتا ہے وہ مسیح کی بادشاہی میں تا ابد اُس کے ساتھ رہے گا۔ ابدی زندگی کی شروعات یہی ہے کہ اُسے ایمان کی رُوح سے دِل میں قبول کیا جائے۔ مسیح نے اُس عورت سے کہا کہ اگر تُو مانگے گی تو میں تجھے یہ قیمتی برکت دُوں گا۔ پس وہ ہمیں بھی دے گا۔

اِس عورت نے خُدا کے حُکموں کو توڑا تھا اور مسیح نے اُس کو بتایا کہ میں تیرے گناہوں کو جانتا ہوں۔ مگر مسیح نے یہ بھی ظاہر کیا کہ میں تمہارا دوست ہوں، تمہیں پیار کرتا اور تم پر ترس کھاتا ہوں۔ اور اگر تُو اپنے گناہوں کو ترک کرنے کے لئے تیار ہو تو خُدا تجھے اپنے بچے کے طور پر قبول کرے گا۔ یہ جان کر وہ بہت خُوش ہوئی۔ اِس خُوشی میں وہ قریب کے ایک گاؤں میں چلی گئی اور لوگوں کو بلایا کہ آ کر یسوع کو دیکھو۔

پس وہ کنوئیں پر آئے اور یسوع سے التماس کی کہ ہمارے ساتھ رہ۔ وہ دو روز وہاں رہا۔ اُس نے اُنہیں تعلیم دی اور بہتوں نے اُس کے کلام کو سُنّا۔ اُنہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا اور اُسے اپنے نجات دہندہ کے طور پر قبول کر کے اُس پر ایمان لائے۔

اپنی خدمت کے دوران یسوع مسیح دو مرتبہ اپنے گھر ناصراً میں گیا۔ پہلی مرتبہ جب وہ وہاں گیا تو اُس نے سبت کے دن ہیکل میں جا کر عبادت کی۔

یہاں اُس نے یسعیاہ نبی کے صحیفہ میں مسیح کے کام کی بابت پڑھا کہ مسیح غریبوں کو خوشخبری، غم زدہ کو تسلی، اندھوں کو بینائی اور کچلے ہوؤں کو شفا بخشے گا۔ پھر اُس نے لوگوں کو بتایا کہ یہ ساری باتیں آج پوری ہو گئی ہیں۔ یہی وہ کام ہے جسے وہ خود کر رہا ہے۔ یہ باتیں سُن کر سب سُننے والے خوشی سے بھر گئے۔ وہ ایمان لائے کہ یسوع ہی موعودہ نجات دہندہ ہے۔ پاک رُوح نے اُن کے دلوں کو متحرک کیا اور وہ بڑے جوش سے بھر کر خُدا کی تعریف کرنے لگے۔

پھر انہیں یاد آیا کہ یسوع اُن کے درمیان ایک بڑھئی کی طرح کیسے رہا۔ انہوں نے اُسے اکثر یوسف کے ساتھ دوکان پر کام کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ اگرچہ اُس کی ساری زندگی محبت اور رحم کے کاموں سے بھری ہوتی تھی۔ لیکن پھر بھی وہ ایمان نہ لائے کہ وہ مسیح ہے۔

ایسے خیالات سے انہوں نے شیطان کے لئے راہ تیار کی کہ وہ اُن کے ذہن و دماغ پر قبضہ کر لے۔ پھر وہ نجات دہندہ کے خلاف غصہ سے بھر گئے۔ اُس کے خلاف چلانے لگے اور اُسے مار ڈالنے کا ارادہ کیا۔ وہ اُسے پکڑ کر پہاڑ سے نیچے گرانے کے لئے جلدی سے باہر لے گئے۔ مگر پاک فرشتے اُس کی مدد کے لئے پاس ہی موجود تھے۔ وہ بڑے آرام سے اُن کے درمیان میں سے باہر نکل گیا اور کوئی اُسے ڈھونڈ نہ سکا۔

جب دوسری بار وہ ناصرہ میں آیا تو لوگ پہلے کی طرح اُسے قبول کرنے کے لئے بالکل تیار نہ تھے۔ وہ وہاں سے چلا گیا اور پھر کبھی واپس وہاں نہ آیا۔ مسیح نے اُن لوگوں کے لئے جو اُس کی مدد چاہتے تھے کام کیا اور مُلک میں چاروں طرف سے لوگ جوق در جوق اُس کے پاس آتے تھے۔ جب وہ انہیں تعلیم اور شفا دیتا تھا تو وہاں بڑی خوشی ہوتی تھی۔ یوں محسوس ہوتا جیسے آسمان زمین پر آ گیا ہو اور وہ ایک رحیم و کریم نجات دہندہ کے فضل و کرم سے مستفیض ہو رہے ہیں۔



ارشاداتِ مسیح

یہودیوں میں مذہبِ رسومات کا پلندہ ہی بن کر رہ گیا تھا۔ جب وہ خُدا کی سچی عبادت سے دُور ہو گئے اور خُدا کے کلام کی قُوت کو کھو بیٹھے تو اس کمی کی تلاوت کے لئے اُنہوں نے اپنی طرف سے رسومات اور روایتوں کو گھڑ لیا۔

صرف مسیح یسوع کا خُون ہی گناہ سے پاک و صاف کر سکتا ہے۔ صرف اُس کی قُدرت ہی آدمیوں کو گناہ کرنے سے روک سکتی ہے۔ لیکن یہودی نجات پانے کے لئے اپنے اعمال اور اپنی دینی رسومات پر بھروسہ رکھتے تھے۔ ان رسومات میں اپنی سرگرمی کے سبب سے وہ خود کو راستباز اور خُدا کی بادشاہی کے لائق سمجھتے تھے۔

مگر اُن کی اُمیدیں دُنیاوی عظمت پر لگی ہوئی تھیں۔ وہ دولت اور طاقت کے متمنی تھے اور وہ اپنی مفروضہ راستبازی کے انعام کے طور پر ان چیزوں کی توقع رکھتے تھے۔ وہ منتظر تھے کہ مسیح اِس دُنیا میں اپنی بادشاہی قائم کرے گا اور بڑے حاکم کے طور پر حکمرانی کرے گا۔ وہ توقع رکھتے تھے کہ اُس کی آمد پر ہمیں ہر دُنیاوی برکت ملے گی۔

یسوع جانتا تھا کہ وہ اپنی اُمیدوں میں مایوس ہوں گے۔ وہ اُنہیں اُن چیزوں کی بہ نسبت جن کی وہ توقع رکھتے تھے بہتر باتوں کی تعلیم دینے آیا تھا۔ وہ خُدا کی سچی عبادت کی بحالی کے لئے آیا تھا۔ وہ پاکیزہ مذہب جس کا اظہار پاکیزہ زندگی اور سیرت سے ہو سکتا ہے لے کر آیا تھا۔

مسیح نے پہاڑی کے خُوبصورت واعظ میں بتایا کہ خُدا کس چیز کو بیش قیمت سمجھتا ہے اور کس چیز سے اُسے حقیقی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ نجات دہندہ کے شاگرد یہودی ریہوں کی تعلیم سے متاثر تھے اور مسیح نے سب سے پہلے ان شاگردوں کے لئے ہی اسباق پیش کئے۔ جو کچھ مسیح نے اُنہیں سکھایا وہ

ہمارے لئے بھی ہے۔ ہمیں بھی یہ باتیں سیکھنے کی ضرورت ہے۔

مسیح نے فرمایا ”مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں“ (متی 5:3)۔ دل کے غریب وہ لوگ ہیں جو اپنی گنہگاری اور ضرورت کو جانتے ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ ہم بذاتِ خود کوئی نیکی نہیں کر سکتے۔ وہ خدا سے مدد چاہتے ہیں اور انہیں وہ برکت دیتا ہے۔

”کیونکہ وہ جو عالی اور بلند ہے اور ابدالاً بادتک قائم ہے جس کا نام قدّوس ہے یوں فرماتا ہے کہ میں بلند اور مقدس مقام میں رہتا ہوں اُس کے ساتھ بھی جو شکستہ دل اور فروتن ہے تاکہ فروتنوں کی رُوح کو زندہ کروں اور شکستہ دلوں کو حیات بخشوں۔“ (یسعیاہ 57:15) ”مبارک ہیں وہ جو غمگین ہیں“ (متی 5:4)۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو شکایت کرتے اور بڑبڑاتے ہیں اور غمگین اور رنجیدہ ہو کر ادھر ادھر پھرتے ہیں بلکہ اس کا مطلب ہے کہ جو اپنے گناہوں کے لئے فی الحقیقت غم کرتے ہیں اور خدا سے معافی مانگتے ہیں۔ ایسے سب لوگوں کو وہ ضیائی سے مُعاف کرے گا۔ ”میں اُن کے غم کو خوشی سے بدل دوں گا اور اُن کو تسلی دے کر غم کے بعد شادمان کروں گا۔“ (یرمیاہ 31:13)

”مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں“ (متی 5:5)۔ مسیح فرماتا ہے ”مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم ہوں اور دل کافروتن“ (متی 29:11)۔ جب اُس سے بدسلوکی کی گئی تو اُس نے بدی کے عوض نیکی کی۔ اِس طرح اُس نے ہمیں نمونہ دیا کہ ہم وہ کام کریں جو اُس نے کئے ہیں۔ ”مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں۔“ راستبازی کے معانی راست کام کرنا ہے۔ یہ خدا کی شریعت کی تابعداری ہے کیونکہ اس شریعت میں راستبازی کے اُصول پیش کئے گئے ہیں۔ بائبل میں لکھا ہے ”کیونکہ تیرے فرمانِ برحق ہیں۔“ (زبور 119:172)

مسیح نے اپنے نمونہ سے ان حکموں کو ماننے کی تعلیم دی۔ شریعت کی راستبازی اُس کی زندگی میں نظر آتی ہے۔ جب ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے سب خیالات، الفاظ اور کام مسیح کی طرح ہوں تو ہم

راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہوتے ہیں۔ اور اگر ہم فی الحقیقت مسیح کی مانند ہونا چاہیں تو ہو سکتے ہیں۔ ہماری زندگی مسیح کی زندگی کی مانند اور ہمارے کام اُس کی شریعت کے موافق ہو سکتے ہیں۔ خُدا کا پاک رُوح ہمارے دلوں میں خُدا کی محبت کو پیدا کرے گا تاکہ ہمیں اُس کی مرضی پوری کرنے میں خوشی ہو۔

ہمارے دُنیاوی والدین کے ہمیں اچھی خبریں دینے کے بہ نسبت ہمارا آسمانی باپ ہمیں اپنا پاک رُوح دینے کے لئے کہیں زیادہ تیار ہے۔ اُس کا وعدہ ہے کہ ”ماگتو تم کو دیا جائے گا۔“ جو لوگ راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہوتے ہیں ”وہ آسودہ ہوں گے۔“

”مبارک ہیں وہ جو رحم دِل ہیں“ (متی 5:7)۔ رحم دِل ہونے کا مطلب ہے کہ دُوسروں کے ساتھ اُن کے استحقاق سے بہتر سلوک کرنا چاہیے۔ کیونکہ خُدا نے ہم سے ایسا ہی سلوک کیا ہے۔ وہ رحم کرنا پسند کرتا ہے۔ وہ ناشکر گزار اور بُرے شخص پر بھی مہربان ہے۔

وہ ہمیں بتاتا ہے کہ ہم ایک دُوسرے سے اچھا سلوک کریں۔ وہ کہتا ہے کہ ”ایک دُوسرے پر مہربان اور نرم دل ہو اور جس طرح خُدا نے مسیح میں تمہارے قصور مُعاف کئے ہیں۔ تم بھی ایک دُوسرے کے قصور مُعاف کرو۔“ (افسیوں 32:4)

”مبارک ہیں وہ جو پاک دِل ہیں“ (متی 5:8)۔ جو کچھ ہم کہتے ہیں کہ ہم ہیں خدا اس سے کہیں زیادہ فکر کرتا ہے کہ ہم فی الحقیقت کیا ہیں۔ اُسے اس باپ کی فکر نہیں کہ ہم کتنے خوبصورت نظر آتے ہیں۔ مگر وہ چاہتا ہے کہ ہمارے دِل پاک ہوں۔ اُس کے بعد ہمارے تمام قول اور فعل دُرست ہوں گے۔ داؤد بادشاہ نے دُعا کی کہ ”اے خُدا میرے اندر پاک دِل پیدا کر۔“ ”میرے مُنہ کا کلام اور میرے دِل کا خیال تیرے حضور مقبول ٹھہرے۔ اے خداوند، اے میری چٹان اور میرے فدیہ دینے والے۔“ (زبور 10:51; 14:19) ہماری بھی یہی دُعا ہونی چاہیے۔

”مبارک ہیں وہ جو صُح کراتے ہیں“ (متی 5:9)۔ جس شخص میں مسیح کی حلیم اور فروتن رُوح ہے وہ صُح کرانے والا ہوگا۔ ایسی رُوح جھگڑا پیدا نہیں کرتی اور غصہ نہیں کرتی۔ اس سے گھر میں شادمانی ہوتی ہے اور مبارک سلامتی کا سبب ہوتی ہے۔ جس سے قرب و جوار میں لوگوں کو برکت ملتی ہے۔

”مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب سے ستائے گئے ہیں“ (متی 5:10)۔ مسیح کو معلوم تھا کہ میرے سبب میرے شاگردوں میں سے بہتیرے قید میں ڈالے جائیں گے اور بہتیروں کو قتل کر دیا جائے گا۔ لیکن اُس نے اُنہیں بتایا کہ اس سے تم فکر مند نہ ہونا۔

مسیح سے پیار اور اُس کی پیروی کرنے والوں کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ وہ ہر جگہ اُن کے ساتھ ہوگا۔ گو وہ قتل بھی کر دیے جائیں۔ مگر وہ اُن کو ایسی زندگی بخشے گا جو کبھی ختم نہ ہوگی اور جلال کا ایسا تاج دے گا جو کبھی نہیں مڑ جائے گا۔

اور اُن سے دُوسرے لوگ نجات دہندہ کی بابت جانیں گے۔ مسیح نے اپنے شاگردوں سے فرمایا ”تم دُنیا کے نور ہو“ (متی 5:14)۔ مسیح یسوع بہت جلد اپنے آسمانی گھر کو واپس جانے کو تھا۔ مگر شاگردوں کو اُس کی محبت کے بارے میں دُوسرے لوگوں کو بتانا تھا۔ اُنہیں انسانوں کے درمیان نُور کی مانند ہونا تھا۔ جیسے چراغ روشنی کے مینار میں تاریکی میں چمکتا ہے اور جہاز کو بحفاظت بندر گاہ تک رہنمائی کرتا ہے۔ اسی طرح مسیح کے لوگوں کو تاریک دُنیا میں چمکنا ہے تاکہ وہ انسانوں کی مسیح اور آسمانی گھر تک رہبری کر سکیں۔ مسیح کے سب لوگوں کو یہ کام کرنا ہے۔ وہ اُنہیں بلاتا ہے کہ اُس کے ساتھ مل کر دُوسروں کو بچانے کا کام کریں۔

ایسے اسباق مسیح کے سامعین کے لئے انوکھے اور نئے تھے اور اُس نے ان کو بار بار دُہرایا۔ ایک دفعہ ایک عالم شرع نے اُس سے پوچھا: ”اے اُستاد میں کیا کروں کہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث بنوں؟“ مسیح نے جواب دیا ”توریت میں کیا لکھا ہے؟ تو کس طرح پڑھتا ہے؟“ اُس نے جواب میں

کہا کہ ”خُداوند اپنے خُدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھا اور اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ۔“

مسیح نے فرمایا ”تُو نے ٹھیک جواب دیا۔ یہی کر کے تُو جئے گا۔“ عالم شرع نے ایسا نہیں کیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اُس نے دُوسروں سے اپنی مانند محبت نہیں کی۔ توبہ کرنے کی بجائے اُس نے اپنی خُود غرضی کے لئے عذر تراشہ اور یسوع سے پوچھا ”میرا پڑوسی کون ہے؟“ (لوقا 25:10-29)

کاہن اور ربی اکثر اس سوال پر بحث کرتے تھے۔ وہ غریبوں اور بے علموں کو اپنے پڑوسی نہ کہتے اور نہ اُن پر مہربانی کیا کرتے تھے۔ مسیح نے اُن کی اس بحث میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ اُس نے ایک واقعہ سے جو حال ہی میں ہوا تھا اُس کے بارے میں تمثیل کے ذریعہ سے جواب دیا۔

اُس نے کہا، ایک آدمی یروشلیم سے ریکو کو جا رہا تھا۔ سڑک نشیبی اور پتھریلی، ایک جنگل اور سنسان علاقہ میں سے گزرتی تھی۔ یہاں ڈاکوؤں نے اُسے پکڑ لیا اور جو کچھ اُس کے پاس تھا سب لے لیا۔ اُسے مار پیٹ کر ادھموا چھوڑ گئے۔

جب وہ وہاں پڑا تھا تو یروشلیم کی ہیکل میں ایک کاہن اور پھر ایک لاوی کا وہاں سے گزر ہوا۔ وہ اُس زخمی کی مدد کرنے کی بجائے اُس سڑک کی دوسری طرف سے گزر کر نکل گئے۔ یہ آدمی خُدا کی ہیکل میں خدمت کرنے کے لئے چُنے گئے تھے اور اُنہیں خدا کی طرح رحم اور مہربانی سے معمور ہونا چاہیے تھا۔ مگر اُن کے دل بے مہر اور سخت تھے۔

کچھ دیر کے بعد ایک سامری قریب آیا۔ یہو دی لوگ سامریوں کو حقیر سمجھتے اور اُن سے نفرت کرتے تھے۔ ان میں سے کسی کو ایک یہو دی نہ پانی کا پیالہ دیتا اور نہ ایک نوالہ روٹی دیتا۔ مگر سامری نے نہ اس بات کا خیال کیا اور نہ ڈاکوؤں کا خیال کیا جو شاید قریب ہی چھپے ہوئے ہوں گے۔

یہاں وہ بے چارہ اجنبی پڑا ہوا تھا۔ جس کا نُون بہہ رہا تھا اور وہ مرنے کے قریب تھا۔ سامری

نے اپنا گرتا اُتار کر اُس پر لپیٹا۔

اُسے اپنی مے پینے کو دی اور اُس کے زخموں پر تیل ملا۔ اور اُسے اپنے جانور پر سوار کرا کر ایک سرائے میں لے گیا اور رات بھر اُس کی تیمارداری کرتا رہا۔

صبح کو روانہ ہونے سے پہلے اُس نے ہٹھیارے کو کچھ پیسے دے کر کہا کہ جب تک یہ تندرست نہ ہو جائے اُس کی خبر گیری کرنا۔ یسوع مسیح نے اِس تمثیل کو بیان کرنے کے بعد عالم شرع کی طرف پھر کر کہا ”ان تینوں میں سے اُس شخص کا جو ڈاکوؤں میں گھر گیا تھا تیری دانست میں کون پڑوسی ٹھہرا؟“ عالم شرع نے جواب دیا ”وہ جس نے اُس پر رحم کیا۔“ پھر یسوع مسیح نے فرمایا ”جاؤ بھی ایسا ہی کر“ (لوقا 10: 35-37)۔ تب یسوع نے بتایا کہ ہر وہ شخص جس کو ہماری مدد کی ضرورت ہے وہ ہمارا پڑوسی ہے۔ ہم اُس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کریں جیسا ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ کیا جائے۔

کاہن اور لاوی خدا کے حکموں کو ماننے کا دعویٰ کرتے تھے۔ مگر فی الحقیقت سامری نے حکموں پر عمل کیا۔ اُس کا دل مہربان اور پیار کرنے والا تھا۔

اِس زخمی اجنبی کی خبر گیری کرنے سے وہ خُدا اور انسان دونوں سے محبت کا اظہار کر رہا تھا۔ کیونکہ دُوسروں پر مہربانی کرنے سے خُدا خوش ہوتا ہے۔ اپنے قُرب و جوار میں بھلائی اور مہربانی کرنے سے ہم خُدا سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں۔

ایک مہربان اور پیار کرنے والا دُنیا کے تمام مال و دولت سے کہیں قیمتی ہے۔ جو لوگ نیکی کرنے کے لئے زندہ ہیں وہ خُدا کے فرزند ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو مسیح کی بادشاہی میں اُس کے ساتھ سکونت کرتے ہیں۔



سبت کو پاک ماننا

نجات دہندہ نے سبت کو پاک مانا اور اپنے شاگردوں کو اسے ماننے کی تعلیم دی۔ اُسے معلوم تھا کہ سبت کو کیسے پاک ماننا ہے کیونکہ اُس نے خود اسے پاک ٹھہرایا تھا۔

بائبل میں لکھا ہے ”یاد کر کے تُو سبت کا دن پاک ماننا“ ”ساتواں دن خُداوند تیرے خُدا کا سبت ہے“ ”کیونکہ خُداوند نے چھ دن میں آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھ اُن میں ہے وہ سب بنایا اور ساتویں دن آرام کیا۔ اِس لئے خُداوند نے سبت کے دن کو برکت دی اور اُسے مُقدس ٹھہرایا۔“ (خروج 20:8, 10, 11; 31:16, 17)۔ مسیح نے اپنے آسمانی باپ کے ساتھ مل کر اِس دُنیا کو بنایا تھا اور اُس نے سبت کو بنایا تھا۔ بائبل میں مرقوم ہے ”ساری چیزیں اُس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں“ (یوحنا 1:3)۔

جب ہم سورج اور ستاروں اور درختوں اور خُوبصورت پھولوں کو دیکھتے ہیں تو ہمیں یاد کرنا چاہیے کہ مسیح یسوع نے اِن سب کو بنایا ہے اور اُس نے سبت کو بنایا تاکہ ہم اُس کی محبت اور قُدرت کو اپنے دِل میں رکھیں۔

یہودی علما نے سبت کو ماننے کے متعلق کئی قوانین بنائے تھے اور وہ چاہتے تھے کہ ہر کوئی اُن کے قوانین کو مانے۔ اِس لئے وہ نجات دہندہ کی تاڑ میں رہے کہ وہ کیا کرے گا۔

ایک سبت کے دن مسیح اور اُس کے شاگرد ہیكل میں سے اپنے گھر کو جا رہے تھے تو وہ اناج کے ایک کھیت میں سے گزرے۔ بہت دیر ہو چکی تھی اور شاگرد بھوکے تھے۔ وہ بالیں توڑ توڑ کر اُن کو اپنے ہاتھوں سے مل کر اناج کھانے لگے۔

ہر شخص کو جو کسی اور دن کھیت یا باغیچے میں سے گزرتا تھا اجازت تھی کہ جو کچھ وہ کھانا چاہے کھا

سکتا ہے۔ مگر سبت کے دن ایسا نہ ہوتا تھا۔ مسیح کے دشمنوں نے اُس کے شاگردوں کو دیکھا کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ اُنہوں نے نجات دہندہ سے کہا ”دیکھ تیرے شاگرد وہ کام کرتے ہیں جو سبت کے دن کرنا روا نہیں۔“ (متی 2:12)۔ مگر مسیح نے اپنے شاگردوں کا دفاع کیا۔ اُس نے الزام لگانے والوں کو داؤد بادشاہ کا واقعہ یاد دلایا جس نے ضرورت کے وقت خیمہ میں سے پاک روٹی کھائی اور اپنے بھوکے ساتھیوں کو بھی دی تھی۔

اگر بھوک کے وقت داؤد بادشاہ کے لئے پاک روٹی کھانا جائز تھا تو کیا شاگردوں کے لئے سبت کے دن بھوک کے وقت بالیں توڑ کر کھانا جائز نہیں؟

سبت آدمی کے لئے بوجھ نہیں بنایا گیا تھا۔ بلکہ اُس کے بنانے کا سبب بھلائی، چین اور آرام تھا۔ اس لئے خداوند نے فرمایا ”سبت آدمی کے لئے بنا ہے نہ آدمی سبت کے لئے۔“ (مرقس 2:27) اور یوں ہوا کہ کسی اور سبت کو وہ عبادت خانہ میں داخل ہو کر تعلیم دینے لگا اور وہاں ایک آدمی تھا جس کا دہن ہاتھ سوکھ گیا تھا۔

اور فقیہ اور فریسی اُس کی تاک میں تھے کہ آیا سبت کے دن وہ شفا دیتا ہے یا نہیں تاکہ اُس پر الزام لگانے کا موقع پائیں۔“ ”مگر اُس کو اُن کے خیال معلوم تھے۔ پس اُس نے اُس آدمی سے جس کا ہاتھ سوکھا تھا کہا اٹھ اور بیچ میں کھڑا ہو۔ اور وہ اٹھ کھڑا ہوا۔“ ”پھر یسوع نے اُن سے کہا: میں تم سے پوچھتا ہوں کہ آیا سبت کے دن نیکی کرنا روا ہے یا بدی کرنا۔ جان بچانا یا ہلاک کرنا؟“ ”اور پھر وہ اُن کے دلوں کی سختی کے لئے رنجیدہ ہوتے ہوئے اُن کو غصے کی نظر سے دیکھا۔ اُس نے آدمی سے کہا اپنا ہاتھ بڑھا۔ اُس نے بڑھایا اور اُس کا سوکھا ہوا ہاتھ دوسرے ہاتھ کی مانند دُرست ہو گیا۔“ ”اور وہ آپے سے باہر ہو کر ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہم یسوع کے ساتھ کیا کریں؟“ (لوقا 6:6-9, 11; مرقس 3:5)

نجات دہندہ نے اُن سے ایک سوال دریافت کر کے بتایا کہ اُن کا رویہ کیسا ناواجب ہے ”اور اُس نے فرمایا، کیا ہوا اگر تم میں سے کسی کی ایک ہی بھیڑ ہو اور سبت کے دن اگر گڑھے میں گر جائے تو وہ اُسے پکڑ کر باہر نہ نکالے؟“

وہ اُس کا جواب نہ دے سکے۔ پھر یسوع نے فرمایا ”پس آدمی کی قدر تو بھیڑ سے بہت ہی زیادہ ہے۔ اس لئے سبت کے دن نیکی کرنا روا ہے۔“ (متی 12:11,12)

”یہ روا ہے“ یعنی یہ شریعت کے مطابق ہے۔ مسیح نے یہودیوں کو نہ خدا کی شریعت کو ماننے اور نہ سبت کی تعظیم کرنے کی بابت کبھی ملامت کیا بلکہ اُس نے ساری شریعت کی پوری پابندی کی۔ یسعیاہ نبی نے پیشگوئی کی تھی کہ مسیح ”شریعت کو بزرگی دے گا اور اُسے قابل تعظیم بنائے گا۔“ (یسعیاہ 21:42)۔ بزرگی دینے کا مطلب اُسے وسعت دینا، اُس کی عزت کرنا ہے۔

مسیح نے شریعت کے ہر حصہ کے اعلیٰ معنی بنا کر اسے بزرگی دی۔ اُس نے ظاہر کیا کہ شریعت کو نہ صرف عمل میں جسے آدمی دیکھتے ہیں بلکہ خیال اور قول میں بھی جن کو صرف خدا دیکھتا ہے ماننا چاہیے۔ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ مسیح شریعت کو منسوخ کرنے آیا تھا۔ اُن سے اُس نے یوں کہا ”یہ نہ سمجھو کہ میں تورات یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔“ (متی 5:17)

پورا کرنے کا مطلب عمل یا پیش کرنا ہے۔ (یعقوب 2:8)۔ جب وہ دریائے یردن پر یوحنا بپتسمہ دینے والے سے بپتسمہ لینے آیا تو اُس نے فرمایا ”کیونکہ ہمیں اسی طرح ساری راستبازی پوری کرنا مناسب ہے“ (متی 3:15)۔ شریعت کو پورا کرنے کا مطلب ہے کہ اُس پر پورا پورا عمل کیا جائے۔ خدا کی شریعت کبھی بھی تبدیل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مسیح یسوع نے فرمایا ”کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ تورات سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ

ہو جائے۔“ (متی 5: 18)

جب مسیح نے یہ سوال پوچھا کہ ”سبت کے دن نیکی کرنا روا ہے یا بدی کرنا؟ جان بچانا یا قتل کرنا؟ تو اُس سے اُس نے ظاہر کیا کہ میں شریفریسیوں کے دلوں کو جو مجھ پر الزام لگاتے ہیں پڑھ سکتا ہوں۔

جب وہ بیماروں کو شفا دے کر اُن کی جان کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا تو فریسی اُس کی طرح غم زدہ کو بچانے کی بجائے مسیح کو قتل کر کے جان کو ہلاک کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ کیا سبت کے دن دل میں قتل کرنا، جیسے کہ وہ تجویز کر رہے تھے۔ جائز تھا یا مصیبت زدہ کو شفا دینا کہ جیسے مسیح نے کیا تھا؟ کیا خدا کے پاک دن میں قتل کرنے کا ارادہ جائز تھا یا سب آدمیوں سے محبت کرنا۔ یعنی ایسی محبت جو مہربانی اور رحم کے کاموں میں ظاہر ہوتی ہے؟

کئی دفعہ یہودیوں نے مسیح پر سبت توڑنے کا الزام لگایا یا اکثر انہوں نے مسیح کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ کیونکہ اُس نے اُن کی روایتوں کے مطابق سبت کو نہیں مانا مگر اُس سے اُس کے لئے کوئی فرق نہ پڑا۔ اُس نے خدا کے ارادہ کے مطابق سبت کو مانا۔

یروشلم میں بیت حسدانامی ایک بڑا حوض تھا۔ خاص خاص موقعوں پر اُسے ہلایا جاتا تھا اور لوگوں کا ایمان تھا کہ خدا کا ایک فرشتہ اُس میں جا کر اُسے ہلاتا ہے اور پانی ملتے ہی جو کوئی پہلے اُس میں اُترتا تھا خواہ کوئی بیماری ہو وہ شفا پاتا تھا۔

بہت لوگ شفا پانے کی اُمید سے بیت حسدا پر آتے تھے۔ لیکن زیادہ لوگوں کو مایوسی ہوتی تھی۔ پانی ملتے وقت اتنی بھیڑ ہوتی تھی کہ بہترے لوگ حوض کے کنارے تک بھی نہ پہنچ سکتے تھے۔

یہ یسوع مسیح ایک سبت کے دن بیت حسدا کے حوض پر آیا۔ وہاں بیماروں کو پڑے ہوئے دیکھ کر اُس کے دل میں رحم و ترس بھر آیا۔

ایک آدمی دُوسروں سے زیادہ تکلیف میں نظر آتا تھا۔ وہ اڑتیس برس سے لاچار تھا۔ اُسے کوئی طبیب شفا نہ دے سکا تھا۔ اُسے کئی بار بیت حسد پر لایا گیا تھا مگر جب پانی ہلایا جاتا تو اُس سے پہلے کوئی اور پانی میں اُتر جاتا تھا۔

اس سبت کے دن اِپس نے پانی کے حوض پر ایک بار پہنچنے کی اور کوشش کی مگر ناکام رہا۔ یسوع نے اُسے واپس اپنی چٹائی پر جو اُس کا بستر تھا آتے دیکھا۔ اُس کی طاقت قریباً ختم ہو گئی تھی۔ اگر اُسے جلدی مدد نہ ملی تو وہ ضرور مر جائے گا۔

جب وہ وہاں پڑا ہوا تھا اور کبھی کبھی آنکھ اُٹھا کر حوض کو دیکھتا تھا تو اُس پر ایک پیارا چہرہ جھک گیا اور اُس نے ایک آواز سنی۔ ”کیا تُو تندرست ہونا چاہتا ہے؟“

اُس آدمی نے جواب دیا ”اے مالک، میرے پاس کوئی آدمی نہیں کہ جب پانی ہلایا جائے تو مجھے حوض میں اُتار دے بلکہ میرے پہنچتے پہنچتے دُوسرا مجھ سے پہلے اُتر پڑتا ہے۔“

وہ نہ جانتا تھا کہ جو اُس کے پاس کھڑا ہے وہ صرف اُسے ہی نہیں بلکہ اُن سب کو جو اُس کے پاس آتے ہیں شفا دے سکتا ہے۔ مسیح نے اُس آدمی سے کہا ”اُٹھ اور اپنی چار پائی اُٹھا کر چل پھر۔“

اُس نے حُکم ماننے کی فوراً کوشش کی اور اُس میں طاقت آ گئی۔ وہ اپنے پاؤں پر اُچھل پڑا اور معلوم کیا کہ میں کھڑا ہو سکتا اور چل سکتا ہوں۔ اُس کے لئے یہ کتنی خوشی کا مقام تھا!

وہ اپنا بستر اُٹھا کر قدم قدم پر خُدا کی حمد و ثناء کرتا ہوا جلدی سے چل دیا بہت جلدی اُسے کچھ فریسی مل گئے۔ اُس نے اپنی عجیب شفا کا ذکر اُن سے کیا۔ وہ خوش ہونے کی بجائے سبت کے دن اپنا بستر اُٹھا کر لے جانے کے سبب اُسے ملامت کرنے لگے۔ اُس آدمی نے اُنہیں بتایا ”جس نے مجھے تندرست کیا اُس نے مجھے کہا کہ اپنی چار پائی اُٹھا کر چل پھر“ (یوحنا 5: 1-11)

اب وہ اُس پر غصہ ہونے کے بجائے اُس شخص پر الزام لگانے لگے۔ جس نے اُسے سبت کے

دِن چار پائی اٹھا کر چلنے کے لئے کہا تھا۔

نجات دہندہ اِس وقت یروشلیم میں تھا وہاں بہتیرے یہودی علما رہتے تھے۔ یہاں سبت کی بابت اُن کے غلط نظریات لوگوں کو سکھائے جاتے تھے۔ ہیکل میں عبادت کے لئے بہت لوگ آئے تھے اور اِس طرح اِن ربیوں کی تعلیمات دُور دُور تک پھیل جاتی تھیں۔ یسوع مسیح اُن غلط تعلیمات کو دُست کرنا چاہتا تھا۔ اِسی وجہ سے اُس نے سبت کے دن ایک آدمی کو شفا دی اور اُس سے کہا کہ اپنی چار پائی اٹھا اور چل پھر۔ مسیح کو معلوم تھا کہ اِس کام سے ربیوں کی توجہ میری طرف مبذول ہو جائے گی اور مجھے موقع مل جائے گا کہ میں اُن کو صحیح تعلیم دُوں۔ ایسا ہی ہوا۔ فریسی علما یسوع کو یہودیوں کی صدر عدالت کے سامنے لائے تاکہ وہ سبت کو توڑنے کے الزام کا جواب دے۔

نجات دہندہ نے بتایا کہ میرا یہ عمل سبت کے قانون کے مطابق ہے۔ یہ خُدا کی مرضی اور عمل کے مطابق ہے۔ اُس نے فرمایا ”میرا باپ اب تک کام کرتا ہے اور میں بھی کام کرتا ہوں“ (یوحنا 17:5)

خُدا ہر زندہ جاندار کو قائم رکھنے کے لئے برابر کام کرتا ہے۔ کیا سبت کے دِن اِس کام کو بند کر دینا چاہیے تھا؟ کیا خُدا سُورج کو حُکم دے کہ وہ سبت کے دِن اپنا کام نہ کرے؟ کیا وہ اُس کی شُعاعوں کو کاٹ دے کہ وہ سبت کے دن نہ زمین کو گرم کریں اور نہ ہی سبزیات کی پرورش کریں؟ کیا چشمے سبت کے دِن کھیتوں کو پانی نہ دیں اور سُمنڈر کی لہریں مدوجزر کو بند کر دیں؟ کیا گِہوں اور مَکئی کے پودے اور درخت اور پھول سبت کے دِن خُوشبو یا کھلنا بند کر دیں؟

پھر آدمی دُنیا کے پھلوں اور وہ ساری برکتیں جو اُس کی زندگی کو بڑھاتی ہیں اُن کو یاد کرے گا۔ فطرت کو اپنا کام جاری رکھنا ضروری ہے یا آدمی مرجائے۔ اور انسان کو بھی اِس دن میں کرنے کے لئے ایک کام ہے۔ زندگی کی ضروریات میں بیماروں کی خدمت اور ضرورت مندوں کی ضرورتوں کو پورا کرنا

ہی خدمت ہوگی۔ خُدا نہیں چاہتا کہ اُس کی مخلوق کو سبت یا کسی اور دن گھنٹوں کی اذیت سہنی پڑے۔
 آسمانی کام کبھی نہیں رکتا۔ اس طرح ہمیں نیکی کے عمل سے کبھی آرام نہیں کرنا چاہیے۔
 شریعت ہمیں اپنے ذاتی کام سبت کے دن کرنے سے روکتی ہے۔ معاشِ زندگی کے لئے محنت اُس دن
 بند کرنی چاہیے۔ اُس دن دُنیاوی خوشی یا فائدے کے کاروبار بند ہونے چاہیے۔ لیکن سبت کو تساہل اور
 سُستی سے نہ گزارا جائے۔ اُسی طرح ہمیں بھی آرام کرنا چاہیے۔ وہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم اپنے روز
 مرہ کے کام کو چھوڑ کر اُن مقدس گھنٹوں کو صحت مند آرام، عبادت اور نیک کاموں میں صرف کریں۔



اچھا چرواہا

نجات دہندہ اپنے آپ کو اچھا چرواہا کہتا ہے اور شاگردوں کو اپنا گلہ۔ اُس نے فرمایا: ”اچھا چرواہا میں ہوں.... میں اپنی بھیڑوں کو جانتا ہوں اور میری بھیڑیں مجھے جانتی ہیں۔“ (یوحنا 10: 14, 15)

یسوع اپنے شاگردوں سے بہت جلد جدا ہونے کو تھا اور اُس نے یہ باتیں اُن کے اطمینان کے لئے اُن سے کہیں تاکہ جب وہ اُن کے ساتھ نہ ہو تو وہ اُس کی باتوں کو یاد کریں۔

جب کبھی وہ چرواہا کو اپنی بھیڑوں کی رکھوالی کرتے دیکھیں تو وہ نجات دہندہ کی محبت اور فکر و حفاظت کا جو وہ اُن کی کرتا ہے خیال کریں۔

اُس مُلک میں چرواہا دن رات اپنی بھیڑوں کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ وہ دن میں پہاڑوں اور جنگلوں میں اُن کی رہبری کرتا اور انہیں دریا کے کنارے سرسبز زمین پر لے جاتا۔ رات کو وہ جنگلی جانوروں اور چوروں سے جو اکثر آس پاس چھپے ہوتے تھے۔ اُن کی نگہبانی کرتا۔

وہ کمزور اور بیمار بھیڑوں کی بڑی فکر و حفاظت کرتا تھا۔ چھوٹے بڑوں کو وہ اپنی گود میں اٹھا کر لے جاتا تھا۔ گلہ چاہے کتنا ہی بڑا ہوتا چرواہا اپنی ہر بھیڑ کو جانتا تھا۔ وہ ہر ایک کا نام رکھتا تھا اور اُسی نام سے اُسے پُکارتا تھا۔

مسیح جو آسمانی چرواہا ہے اپنے گلہ کی جو تمام دُنیا میں پھیلا ہوا ہے، فکر و حفاظت کرتا ہے۔ وہ ہم سب کو نام بنام جانتا ہے۔ وہ ہمارے گھر کو جہاں ہم رہتے ہیں اور اُس میں رہنے والے ہر ایک فرد کا نام جانتا ہے۔ وہ ہر ایک کی حفاظت اس طرح کرتا ہے گویا کہ دُنیا میں صرف وہی واحد شخص ہے۔

چرواہا بھیڑوں کے آگے آگے جاتا اور تمام خطروں کا مقابلہ کرتا تھا۔ درندوں اور ڈاکوؤں کا مقابلہ کرتا تھا۔ بعض دفعہ بھیڑوں کی حفاظت کرتے ہوئے چرواہے کو اپنی جان سے بھی ہاتھ دھونے

پڑتے تھے۔

پس نجات دہندہ اپنے شاگردوں کے گلہ کی نگہبانی کرتا ہے۔ وہ ہمارے آگے آگے گیا ہے۔ وہ ہماری طرح اس دُنیا میں رہا۔ وہ ایک بچہ تھا، پھر جوان ہوا اور پھر ایک آدمی بنا۔ وہ شیطان اور اُس کی تمام آزمائشوں پر غالب آیا تاکہ ہم بھی غالب آئیں۔

وہ ہمیں نجات دینے کو مَوا۔ گو وہ اس وقت آسمان ہے مگر وہ ہمیں ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں بھولتا۔ وہ ہر ایک بھیڑ کو پوری حفاظت سے رکھے گا۔ اُس کے پیچھے چلنے والوں میں سے ایک کو بھی بڑا دشمن نہیں لے سکتا۔

ایک چرواہے کے پاس سو بھیڑیں ہوں اور اُن میں سے ایک بھیڑ کھوجائے تو جو اُس کے گلہ میں بھیڑیں ہیں وہ اُن کے ساتھ نہیں ٹھہرتا بلکہ جو بھیڑ کھو گئی ہے اُس کی تلاش میں جاتا ہے۔ وہ باہر اندھیری رات میں، آندھی اور طغیانی میں پہاڑوں اور وادیوں میں سے گزرتا ہوا جاتا۔ جب تک بھیڑ نہ مل جائے وہ آرام سے نہیں بیٹھتا۔

پھر وہ اُسے اپنی باہوں میں اٹھا کر گلے میں واپس لے آیا۔ اُس نے کافی دیر تک دُکھ و تکلیف میں تلاش کرنے کے باوجود بڑی خوشی سے کہا ”میرے ساتھ خوشی کرو کیونکہ میری کھوئی ہوئی بھیڑ مل گئی۔“ (لوقا 15: 4-7)

پس نجات دہندہ کی فکر صرف اُنہی کے لئے نہیں جو گلہ میں ہیں۔ وہ کہتا ہے ”ابنِ آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے۔“ (متی 11: 18)

”میں تم سے کہتا ہوں کہ اسی طرح تینا نوے راست بازوں کی نسبت جو توبہ کی حاجت نہیں رکھتے ایک توبہ کرنے والے گنہگار کے باعث آسمان پر زیادہ خوشی کریں گے۔“ (لوقا 15: 7)

ہم نے گناہ کیا اور خُدا سے دُور چلے گئے ہیں۔ مسیح فرماتا ہے کہ ہم اُس بھیڑ کی مانند ہیں جو گلہ

سے دُور ہو گئی۔ وہ ہماری مدد کرنے کے لئے آیا کہ ہم بے گناہ زندگی بسر کریں۔ اسی کو وہ ہمیں گلہ میں واپس لانا کہتا ہے۔

جب ہم چرواہے کے ساتھ واپس لوٹتے ہیں اور گناہ کرنا چھوڑ دیتے ہیں تو مسیح آسمانی فرشتوں سے فرماتا ہے ”میرے ساتھ خوشی کرو کیونکہ میری کھوئی ہوئی بھیڑ مل گئی ہے۔“
اور فرشتوں کا گانے والا طائفہ مل کر بڑی خوشی کا گیت گاتے ہیں اور سارا آسمان شیریں نغموں سے بھر جاتا ہے۔

مسیح یسوع ہمارے سامنے ایسے چرواہے کی تصویر نہیں پیش کرتا جو بھیڑ کو ڈھونڈے بغیر رنج و غم سے واپس لوٹتا ہے۔ یہاں ایک وعدہ ہے کہ خدا کے گلہ میں سے ایک بھی کھوئی ہوئی بھیڑ کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

کسی ایک کو بھی مدد کے بغیر نہیں چھوڑا جاسکتا۔ ہر ایک جو اپنے آپ کو بچائے جانے کے لئے پیش کرے گا اُسے نجات دہندہ گناہ کی بے چینی سے چھڑائے گا۔ پس گلہ میں سے ہر آوارہ ہو جانے والے کو تسلی اور ہمت حاصل کرنا چاہیے۔ اچھا چرواہا آپ کی تلاش کر رہا ہے۔ یاد رکھیں کہ اُس کا کام ”کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنا“ ہے۔ اس میں آپ بھی شامل ہیں۔

اپنی نجات کے امکان پر شک کرنے کا مطلب خدا کی مخلص دینے والی قدرت پر شک کرنا ہے جس نے آپ کو بے حد قیمت پر خریدا۔ پس کم اعتقادی کی جگہ ایمان کو جگہ لینی چاہیے۔ اُن ہاتھوں پر غور کریں جو آپ کے بدلے چھیدے گئے تھے اور اُن کی بچانے والی قدرت پر خوشی منائیں۔
یاد رکھیں کہ خدا اور مسیح آپ میں دلچسپی رکھتے ہیں اور کہ آسمان کا سارا لشکر گنہگاروں کی نجات کے کام میں مشغول ہے۔

جب مسیح اس دُنیا میں تھا تو اُس نے اپنے معجزوں سے ظاہر کیا کہ مجھے دُنیا کی انتہا تک پوری

نجات دینے کی قدرت ہے۔ اُس نے جسمانی امراض کو شفا دینے سے ظاہر کیا کہ وہ دل میں سے گناہ کو دُور کرنے کے قابل ہے۔

اُس نے لنگڑوں کو چلنے پھرنے، بہروں کو سُننے اور اندھوں کو دیکھنے کی قُوت بخشی۔ اُس نے بے بس کوڑھیوں کو پاک کیا اور جلندھر کے مریض کو شفا بخشی اور سب بیماروں کو جو طرح طرح کی بیماریوں میں مُبتلا تھے اچھا کیا۔ اُس کے کلام سے بد رُوحیں بھی مظلُوموں سے باہر نکل جاتی تھیں۔ اِن عجیب کاموں کو دیکھنے والوں نے کہا کہ ”یہ کیسا کلام ہے؟ کیونکہ وہ اختیار اور قُدرت سے ناپاک رُوحوں کو حُکم دیتا ہے اور وہ نکل جاتی ہیں۔“ (لوقا 4:36)

یُوع مسیح کے حُکم سے پطرس رُسل پانی پر چل سکا۔ مگر اُسے نجات دہندہ پر نظریں جمائے رکھنا تھا۔ جو نہی اُس نے اپنی نظر ہٹائی تو وہ شک کرنے اور دُوبنے لگا۔ پھر چلا کر کہا ”اے خُداوند مجھے بچا“ اور نجات دہندہ کا ہاتھ اُسے اُپر اُٹھانے کے لئے بڑھا۔ (متی 14:28-31)۔ پس جب کبھی کوئی مدد کے لئے اُس سے پُکارتا ہے تو مسیح کا ہاتھ اُسے بچانے کے لئے بڑھ جاتا ہے۔

نجات دہندہ نے مُردوں کو زندہ کیا۔ اُن میں سے ایک نائین کی بیوہ کا بیٹا تھا۔ لوگ اُسے دفنانے کے لئے قبرستان میں لے جا رہے تھے کہ تب راستے میں یُوع سے اُن کی مُلاقات ہوئی۔ مسیح نے نوجوان کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اُپر اُٹھایا اور زندہ کو اُس کی ماں کو دے دیا۔ جنازے لے کر جانے والے لوگ خوشی کرتے اور خُدا کی حمد و تعریف کرتے ہوئے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ یائرس کی بیٹی کو بھی زندہ کیا گیا تھا اور مسیح کے کلام سے چاردن کا مُردہ لعز ر قبر میں سے باہر نکل آیا۔

پس جب مسیح اِس دُنیا میں پھر واپس آئے گا تو اُس کی آواز سے قبریں کھُل جائیں گی اور ”مسیح میں مَورے ہوئے“ جلالی غیر فانی زندگی پا کر زندہ ہو جائیں گے اور اِس طرح ہمیشہ مسیح کے ساتھ رہیں گے۔ (1 تھسلونیکیوں 4:16، 17)

یسوع مسیح نے اس دُنیا میں اپنی خدمات کے دوران بڑا شاندار کام کیا تھا۔ اُس نے اپنے کاموں کی بابت یوحنا اصطباغی کو پیغام بھیجتے ہوئے فرمایا تھا۔ یوحنا اس وقت قیدِ تنہائی میں تھا اور بے دِل ہو کر شک و شکوک میں پڑ گیا تھا کہ کیا یہ یسوع فی الحقیقت مسیح ہے۔ اُس نے اپنے چند شاگردوں کو نجات دہندہ سے پوچھنے کے لئے بھیجا کہ ”آنے والا تو ہی ہے یا ہم دُوسرے کی راہ دیکھیں؟“

جب یہ قاصد یسوع کے پاس آئے تو اُس وقت اُس کے پاس بہت بیمار جمع تھے جن کو وہ شفا دے رہا تھا۔ دن بھر وہ منتظر رہے اور یسوع انتہائی محنت سے اُن کی مدد کر کے اُن کو شفا دیتا رہا۔ آخر کار اُس نے فرمایا کہ ”جو کچھ تم سُنتے اور دیکھتے ہو جا کر یوحنا سے بیان کر دو کہ اندھے دیکھتے اور لنگڑے چلتے ہیں۔ کوڑھی پاک صاف کئے جاتے ہیں بہرے سُنتے ہیں اور مُردے زندہ کئے جاتے ہیں اور غریبوں کو خوشخبری سنائی جاتی ہے۔“ (متی 11:3-5)

پس ساڑھے تین برس تک ”یسوع بھلائی کرتا پھرا۔“ اب اس دُنیا میں اُس کی خدمت کے اختتام کا وقت آ گیا تھا۔ اُسے اپنے شاگردوں کے ساتھ یروشلیم کو جانا ضرور تھا تا کہ اُسے وہاں پکڑ دیا جائے، مجرم ٹھہرایا جائے اور مصلوب کیا جائے۔ یوں اُس کی اپنی باتیں پوری ہوئیں ”اچھا چرواہا بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے۔“ (یوحنا 10:11)

یقیناً اُس نے ہماری مشقتیں اٹھالیں اور ہمارے غموں کو برداشت کیا۔ وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا اور ہماری بدکاری کے باعث کُچلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لئے اُس پر سیاست ہوئی تا کہ اُس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں۔ ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے۔ ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھر اُپر خُداوند نے ہم سب کی بدکرداری اُس پر لادی۔ (یسعیاہ 4:53-6)



یروشلم میں شاہانہ داخلہ

یُوع مسیح عیدِ فصح میں جانے کے لئے یروشلم کے قریب پہنچ رہا تھا۔ اُس کے چاروں طرف ایک بڑی بھیڑ تھی جو اس سالانہ عید کے لئے یروشلم کو جا رہی تھی۔

یُوع کے حکم کے مطابق اُس کے دو شاگرد ایک گدھی کا بچہ لائے تاکہ وہ اُس پر سوار ہو کر یروشلم میں داخل ہو۔ انہوں نے اپنے کپڑے جانور پر بچھا کر اپنے مالک کو اُس پر سوار کیا۔

یُوع کے سوار ہوتے ہی فتح کی ایک بڑی بلند آواز گونج اُٹھی۔ بھیڑ نے اُس کو مسیح یعنی اپنے بادشاہ کے طور پر ہوشعنا کہا۔ پانچ سو سال سے زائد عرصہ پیشتر زکریاہ نبی نے اس واقع کی پیشگوئی کی تھی کہ ”اے بنتِ صیون تُو نہایت شادمان ہو.... دیکھ تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے۔ وہ حلیم ہے اور گدھے پر بلکہ جوان گدھے پر سوار ہے۔“ (زکریاہ 9:9)

یہ بھیڑ بڑی تیزی سے بڑھ گئی تھی اور خوشی کے نعرے مارتے ہوئے جوش و خروش سے بھر گئی۔ وہ اُس کے سامنے قیمتی تحفے نہ گزراں سکتے تھے مگر انہوں نے اپنے کپڑے اُس کے سامنے راہ میں دری کی طرح بچھا دیے۔ بھیڑ نے زیتون اور کھجور کی خوبصورت ڈالیاں توڑ کر راستہ پر بچھا دیں۔ وہ سوچتے تھے کہ ہم یُوع مسیح کو یروشلم میں داؤد بادشاہ کے تخت پر بیٹھنے کے لئے جلوس کی شکل میں لے جا رہے ہیں۔

نجات دہندہ نے اس سے پہلے اپنے مومنین کو کبھی یہ اجازت نہ دی تھی کہ وہ اُس کی بادشاہ کی طرح عزت کریں۔ مگر اس وقت اُس نے اپنے آپ کو خاص طور پر دُنیا کا نجات دہندہ ظاہر کرنے کی خواہش کی۔

ابنِ خُدا بنی آدم کے گناہوں کے لئے بہت جلد کفارہ بننے کو تھا۔ اُس کے بعد کے تمام زمانوں میں اُس کی کلیسیاء کو اُس کی موت کا گہرا مطالعہ کرنا اور اُس پر خوب سوچ بچار کرنا ہے۔ پس یہ نہایت

ضروری تھا کہ سب لوگوں کی توجہ نجات دہندہ کی طرف مبذول کی جائے۔

ایسے منظر کے بعد اُس کے مقدمہ اور صلیبی موت کو دُنیا کی نظروں سے کبھی بھی چھپایا نہیں جاسکتا۔ یہ خُدا کا انتظام تھا کہ نجات دہندہ کی زندگی کے آخری مرحلہ میں ہر واقعہ ایسا صاف ہو کہ دُنیا کی کوئی طاقت اُسے مٹانہ سکے۔

نجات دہندہ کے آس پاس بڑی بھیڑ میں اُس کے معجزے کرنے والی قُدرت کے ثبوت موجود تھے۔ اندھے جن کو اُس نے بینائی بخشی تھی سب سے آگے جا رہے تھے۔ گونگے جن کی زبانیں اُس نے کھولی تھیں سب سے اُونچی آواز میں ہوشعنا کہتے جا رہے تھے۔ لنگڑے جن کو اُس نے شفا بخشی تھی وہ حُوشی سے اُچھلتے کودتے تھے اور کھجور کی ڈالیوں کو توڑنے اور اُس کے سامنے لہرانے میں سب سے زیادہ زور و شور سے حصہ لے رہے تھے۔ بیوائیں اور یتیم اُس کے رحیم کاموں کے سبب سے جو اُن پر کئے گئے تھے یسوع کے نام کی حمد و ثنا کر رہے تھے۔

گھناؤنے کوڑھی جن کو ایک لفظ سے پاک و صاف کیا تھا راستے میں اپنے کپڑے بچھاتے جا رہے تھے۔ نجات دہندہ نے جن کو اپنی زندگی بخش آواز سے زندہ کیا تھا وہ لوگ وہاں موجود تھے۔ لعز جس کا بدن قبر میں سُکھ چکا تھا مگر اب پُر شکوہ انسانی قُوت سے سرفراز تھا اور اس شادمان بھیڑ کے جو یروشلیم کو نجات دہندہ کی محافظ تھی درمیان تھا۔ جب بھیڑ میں نئے افراد شامل ہوتے جاتے تو اُس وقت وہ جوش سے بھر جاتے تھے اور اُس لکار اور شور و غل میں شامل ہو جاتے تھے جو پہاڑوں اور وادیوں میں گونج رہی تھی۔ ”ہوشعنا مبارک ہے وہ جو خُداوند کے نام پر آتا ہے۔ عالم بالا پر ہوشعنا۔“ (متی 9:21)

بہت سے فریسیوں نے اِس منظر کو دیکھا تو ناراض ہو گئے۔ اُنہوں نے مَحسوس کیا کہ لوگوں پر ہمارا رُعب و دبدبہ ختم ہو رہا ہے۔ اُنہوں نے پورے اختیار سے اِن لوگوں کو خاموش کروانے کی کوشش کی مگر اُن کی دھمکیوں اور منتوں کے سبب سے جوش و خروش میں اور تیزی آ گئی۔

یہ معلوم کر کے کہ ہم لوگوں کو چُپ نہیں کر سکتے وہ بھیڑ میں سے آگے بڑھ کر یسوع کے پاس جا کر کہنے لگے کہ ”اُستاد! اپنے شاگردوں کو ڈانٹ دے۔“ اُنہوں نے کہا کہ ایسا شور و غل غیر قانونی ہے اور حاکم اِس کی اجازت نہیں دیں گے۔ یسوع نے جواب دیا کہ ”میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر یہ چُپ رہیں تو پتھر چلا اُٹھیں گے۔“ (لوقا 19: 40, 39)

فتح کا یہ منظر خُدا کا خُود مقرر کردہ تھا۔ نبیوں نے اِس کی پیشگوئی کی تھی اور کوئی دنیاوی طاقت اِسے روک نہیں سکتی تھی۔ خُدا کا کلام ہمیشہ ترقی کرتا رہے گا۔ گو آدمی اُسے روکنے یا اُسے برباد کرنے کی کتنی ہی کوشش کیوں نہ کرے۔

جب یہ جلوس پہاڑ کی عین پیشانی پر پہنچا جہاں سے یروشلیم نظر آتا تھا تو شہر کا پورا منظر اُنہیں دکھائی دیا۔ یہ بڑی سی بھیڑ خاموش ہو گئی اور خُود بصورت منظر کو یکا یک دیکھ کر حیران رہ گئی۔ تمام حیران بھیڑ کی آنکھیں نجات دہندہ کی طرف مبذول ہو گئیں اور اُس کے مبارک چہرہ پر اُس حمد و تعریف کو جس کا خُود اُن کو احساس ہوا تھا دیکھنے کی متوقع ہو گئیں۔

یسوع رُک گیا اور اُس کے مبارک چہرہ پر افسوس کے بادل چھا گئے اور بھیڑ اُسے بڑی آہ و بکا سے روتے ہوئے دیکھ کر حیران ہو گئی۔ جو لوگ نجات دہندہ کے آس پاس تھے وہ ان رنج و غم کو نہ سمجھ سکے مگر یسوع اُس شہر پر جو برباد ہونے کو تھا رویا۔ اُس نے اِس شہر کی بچے کی طرح حفاظت کی تھی اور جب اُس نے یہ محسوس کیا کہ یہ بہت جلد ویران اور برباد ہو جائے گا تو اُس کا دل شدید رنج و غم سے بھر گیا۔

اگر اِس شہر کے لوگ یسوع کی تعلیم پر دھیان دینے اور اُسے نجات دہندہ تسلیم کر لیتے تو یہ شہر ہمیشہ تک قائم رہتا۔“ وہ سلطنتوں کی ملکہ ہو سکتی تھی اور خُدا کی عطا کردہ قوت میں آزاد ہوتی۔ تب اُس کے پھانکوں پر نہ مسلح فوج حملہ آور ہوئی اور نہ اُس کی دیواروں پر رومی جھنڈے لہرائے جاتے۔

یروشلیم سے تمام قوموں میں فاختہ کا امن و چین کا پیغام پہنچتا۔ وہ دُنیا کا عظیم ترین شاندار جلالی

شہر ہوتا۔ مگر یہودیوں نے اپنے نجات دہندہ کو قبول نہ کیا۔ وہ اپنے ہی بادشاہ کو مصلوب کرنے کو تھے اور اُس شام کو سورج غروب ہونے سے پہلے یروشلیم کی قسمت کا ہمیشہ کے لئے فیصلہ ہونے کو تھا۔ (چالیس برس کے بعد رومی فوج نے یروشلیم کو آگ سے جلا کر تباہ و برباد کر دیا)

حاکموں کو اطلاع ملی کہ یسوع اپنے لوگوں کی ایک بڑی بھیڑ کے ساتھ یروشلیم کے قریب پہنچ رہا ہے۔ وہ بھیڑ کو منتشر کرنے کے خیال سے یسوع سے ملنے کے لئے شہر کے باہر گئے اور بڑے اختیار سے انہوں نے پوچھا: ”یہ کون ہے؟“ شاگردوں نے بڑے جوش و خروش سے کہا ”آدم آپ کو بتائے گا کہ یہ عورت کی نسل ہے جو سانپ کے سر کو کچلے گی۔“

”ابراہام سے پوچھیں وہ آپ کو بتائے گا کہ یہ سالم کا بادشاہ، صلح کا شہزادہ، ملک صادق ہے۔“

”یعقوب آپ کو بتائے گا کہ یہ یہوداہ کے قبیلہ کا شیوہ ہے۔“

”یسعیاہ آپ کو بتائے گا کہ یہ عمانوئیل، عجیب مشیر خدائے قادر ابدیت کا باپ سلامتی کا شہزادہ ہے۔“

”یرمیاہ آپ کو بتائے گا کہ یہ داؤد کی شاخ خُداوند ہماری صداقت ہے۔“

”دانی ایل آپ کو بتائے گا کہ یہ مسیح ہے۔“

”ہوسیع آپ کو بتائے گا کہ یہ خُداوند رب الافواج یہوواہ اُس کی یادگار ہے۔“

”یوحنا اصطباغی آپ کو بتائے گا کہ یہ خُدا کا برہ ہے جو دنیا کا گناہ اُٹھالے جاتا ہے۔“

”یہوواہ خُدا کے عظیم نے اپنے تخت پر سے فرمایا ہے کہ ”یہ میرا بیٹا ہے۔“

”ہم اُس کے شاگرد اعلان کرتے ہیں کہ یہ یسوع مسیح زندگی کا شہزادہ اور نجات دہندہ ہے۔“

”بلکہ تاریکی کا شہزادہ بھی یہ کہتے ہوئے اقرار کرتا ہے کہ ”میں جانتا ہوں تُو کون ہے، تُو خُدا کا قدُوس ہے!“



”ان کو یہاں سے لے جاؤ“

دوسرے دن یسوع ہیکل میں داخل ہوا۔ اُس نے تین برس پہلے یہاں پر وُنی احاطے میں آدمیوں کو خرید و فروخت کرتے پایا اور انہیں ملامت کر کے وہاں سے نکال دیا تھا۔

اب وہ پھر سے ہیکل میں آیا تو اُس نے لوگوں کو اُسی طرح کاروبار کرتے پایا۔ احاطہ مال مویشیوں، بھیڑ بکریوں اور پرندوں سے بھرا ہوا تھا۔ جو لوگ اپنے گناہوں کے لئے قُربانی پیش کرنا چاہتے تھے وہ ان جانوروں کو خریدتے تھے۔

سوداگراستحصاں اور ڈاکہ زنی میں مشغول تھے۔ احاطہ کے اندر اتنا شور و غل تھا کہ وہاں عبادت کرنے والوں کو بڑی مشکل پیش آتی تھی۔

یسوع مسیح ہیکل کی سیڑھیوں پر کھڑا ہوا اور اُس کی تیز آنکھوں نے احاطہ میں ادھر ادھر نگاہ کی۔ سب آنکھیں اُس کی طرف پھر گئیں۔ لوگوں کے شور و غل اور مویشیوں کی آوازیں خاموش ہو گئیں۔ سب بڑی حیرانی اور خوف سے ابنِ آدم کو دیکھنے لگے۔

اُلُوہیت انسانیت میں چمک اُٹھی اور یسوع مسیح کو ایسی بزرگی اور حشمت بخشی جو اس سے پہلے کبھی نہ دیکھی گئی تھی۔ خاموشی تقریباً ناقابلِ برداشت ہو گئی۔

آخر کار اُس نے بڑی صاف آواز اور قُدرت سے کہا۔ جس نے لوگوں کو زبردست آندھی کی طرح ہلا دیا۔ ”لکھا ہے کہ میرا گھر دُعا کا گھر ہوگا۔ مگر تم نے اُسے ڈاکوؤں کی کھو بنا دیا۔“ (لوقا 19: 46)

جو اختیار اُس نے تین برس پہلے ظاہر کیا تھا۔ اُس سے کہیں زیادہ اختیار سے اُس نے حکم دیا: ”ان چیزوں کو یہاں سے اُٹھا لو۔“ ایک مرتبہ پہلے بھی کاہن اور ہیکل کے سردار یہ آواز سن کر بھاگ گئے تھے۔ اس کے بعد وہ اپنے ڈر کے باعث شرمندہ تھے۔ انہوں نے محسوس کیا تھا کہ ہم آئندہ اس طرح

پھر کبھی بھی نہیں بھاگیں گے۔

مگر اب کی بار وہ اور بھی زیادہ ڈر گئے اور پہلے سے کہیں زیادہ سُرعت سے وہ ہیکل میں سے اُس کا حکم ماننے کے لئے اپنے مویشی کو اپنے آگے کھینچتے ہوئے وہاں سے بھاگ نکلے۔

جلد ہی ہیکل کا احاطہ اُن لوگوں سے جو اپنے بیماروں کو یسوع کے پاس شفا کے لئے لائے تھے بھر گیا۔ اُن میں سے بعض مر رہے تھے۔ اِن مصیبت زدہ نے اپنی شدید ضرورت کا احساس کیا۔ اُنہوں نے اپنی منت و سماجت کرتی ہوئی آنکھیں یسوع کے چہرہ پر نصب کر دیں مگر ڈرتے تھے کہ اُن سے ویسا ہی سخت سلوک کیا جائے گا جس سے خرید و فروخت کرنے والوں کو بھگا دیا گیا تھا۔ لیکن اُنہوں نے مسیح کے مبارک چہرہ پر صرف محبت و پیار اور رحم و ترس ہی دیکھا۔

یسوع بڑی محبت سے بیماروں کے ساتھ پیش آیا اور اُس کے چھوٹے چھوٹے بیماروں اور دکھ و تکلیف دُور ہو گئی۔ اُس نے بڑی محبت سے بچوں کو اپنی گود میں اٹھایا اور اُن کے چھوٹے چھوٹے بدنوں سے بیماری اور دکھ درد کو بھگا دیا اور اُنہیں مسکراتے ہوئے صحت بخش کر واپس اُن کی ماؤں کو دے دیا۔ جب کاہن اور سردارِ خبرداری سے ہیکل میں واپس آئے تو اُنہیں کیسا منظر نظر آیا! اُنہوں نے آدمیوں، عورتوں اور بچوں کی آواز میں خُدا کی حمد و ستائش کرتے سنا۔ اُنہوں نے بیماروں کو شفا پاتے، اندھوں کو بینائی، بہروں کو سننے کی قوت پاتے اور لنگڑوں کو خوشی کے مارے اُچھلتے کودتے دیکھا۔

بچوں نے اِس خوشی میں نمایاں حصہ لیا۔ اُنہوں نے ایک دِن پہلے کی طرح ہوشعنا کی آوازیں دہرائیں اور نجات دہندہ کے آگے کھجور کی ڈالیوں لولہرایا۔ اُن کی آوازوں سے ہیکل میں گونج درگونج پیدا ہو گئی۔ ”ابن داؤد کو ہوشعنا۔ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔“ (متی 21:9)

”دیکھ تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے۔ وہ صادق ہے اور نجات اُس کے ہاتھ میں ہے۔“ (زکریا 9:9)

سرداروں نے اِن شادمان بچوں کو خاموش کروانے کی کوشش کی لیکن وہ یسوع کے بے نظیر کاموں کے

سبب سے خوشی اور حمد و ستائش سے بھرے ہوئے تھے اور خاموش نہ ہوئے۔

سردار یہ اُمید کر کے کہ یسوع اُن کو خاموش ہونے کا حکم دے گا۔ اُنہوں نے اُس سے کہا ”تُو سُنتا ہے کہ یہ کیا کہتے ہیں؟“ یسوع نے جواب دیا ”ہاں۔ کیا تُم نے یہ کبھی نہ پڑھا کہ بچوں اور شیر خواروں کے مُنہ سے تُو نے حمد کو کامل کر دیا؟“ (متی 16:21) عوام کے مغرور سرداروں نے یسوع مسیح کی پیدائش اور اُس کے کام کی دُنیا میں نشر و اشاعت کے مُبارک حق کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اُس کی حمد و تعریف ضرور کی جانی چاہیے تھی اور خُدا نے اِس کام کو کرنے کے لئے بچوں کو چُنا تھا۔ اگر یہ بچے حمد و ثنا کرنے میں خاموش ہو جاتے تو ہیکل کے ستُونِ نجات دہندہ کی ستائش کرنا شروع کر دیتے۔



عیدِ فصح کی ضیافت

بنی اسرائیل نے مصر کی غلامی سے رہائی کے وقت پہلی بار عیدِ فصح کھائی تھی۔ خدا نے انہیں آزاد کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اُس نے انہیں بتایا تھا کہ مصر کے ہر خاندان کا پہلوٹھا مارا جائے گا۔ اور اُن کو یہ بھی بتایا کہ وہ اپنے دروازوں کے دونوں بازوؤں اور اُوپر چوکھٹ پر ذبح کئے ہوئے برہ کا خون لگائیں تاکہ موت کا فرشتہ خون کو دیکھ کر اُس دروازہ پر سے سلامتی سے گزر جائے۔

اُن کو اُسی رات میں برہ کو بھون کر بے خمیری روٹی اور کڑوے ساگ پات کے ساتھ کھانا تھا جو کہ اُن کی غلامی کے کڑوے پن کی نمائندگی تھا۔ برہ کا گوشت کھاتے وقت انہیں سفر کے لئے تیار رہنا تھا۔ اُن کے پاؤں میں جوتیاں اور ہاتھوں میں لاٹھیوں کا ہونا ضروری تھا۔

انہوں نے خداوند کے حکم کے مطابق ایسا ہی کیا اور اُسی رات مصر کے بادشاہ نے انہیں حکم بھیجا کہ تم آزاد ہو اور جاسکتے ہو۔ وہ صبح سویرے مُلکِ موعود کی طرف سفر پر روانہ ہو گئے۔ پس ہر سال اُسی رات جب وہ مُلکِ مصر میں سے نکلے تھے۔ تمام بنی اسرائیل یروشلیم میں عیدِ فصح منایا کرتے تھے۔ اس عید میں ہر خاندان کے پاس ایک بھونا ہوا برہ، روٹی اور کڑوا ساگ ہوتا تھا جیسے کہ اُن کے آباؤ اجداد نے مصر میں کیا تھا اور انہوں نے اپنے بچوں کو خدا کی مہربانی کی کہانی سنائی کہ اُس نے کس طرح اپنے لوگوں کو غلامی سے آزاد کیا تھا۔

اب اپنے شاگردوں کے ساتھ یسوع مسیح کا عیدِ فصح کھانے کا وقت آ گیا تھا اور اُس نے پطرس اور یوحنا سے کہا کہ جگہ تلاش کر کے عیدِ فصح کی ضیافت تیار کریں۔ اس وقت یروشلیم میں بہت لوگ جمع تھے اور یروشلیم کے باشندے عیدِ فصح میں آنے والوں کو بڑی خوشی سے اپنے گھروں میں جگہ دیتے تھے۔

نجات دہندہ نے پطرس اور یوحنا سے کہا تھا کہ دیکھو شہر میں داخل ہوتے وقت تمہیں ایک آدمی پانی کا گھڑا اٹھائے ہوئے ملے گا۔ جس گھر میں وہ جائے اُس کے پیچھے چلے جانا اور گھر کے مالک سے کہنا کہ ”اُستاد تجھ سے کہتا ہے کہ وہ مہمان خانہ کہاں ہے جس میں میں اپنے شاگردوں کے ساتھ فصح کھاؤں؟“ وہ تم کو ایک بڑا بالا خانہ آراستہ کیا ہو ادکھائے گا اور وہاں تم عید فصح تیار کرنا اور جیسے نجات دہندہ نے کہا تھا سب اسی طرح ہوا۔

عید فصح کے کھانے کے موقع پر شاگرد یسوع کے ساتھ اکیلے تھے۔ ایسی عیدوں میں جو وقت وہ یسوع کے ساتھ گزارتے تھے وہ خوشی کا وقت ہوا کرتا تھا مگر اب وہ پریشان تھا۔ آخر کار یسوع نے بڑی دل سوز آواز میں اُن سے کہا: ”مجھے بڑی آرزو تھی کہ دکھسنے سے پہلے یہ فصح تمہارے ساتھ کھاؤں۔“ میز پر انگور کا شیریں رس رکھا تھا۔ مسیح نے اُس میں سے ایک پیالہ لے کر اُس پر شکر کر کے کہا کہ ”اس کو لے کر آپس میں بانٹ لو۔ کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ انگور کا شیرہ اب سے کبھی نہ پوئوں گا جب تک خدا کی بادشاہی نہ آئے۔“ (لوقا 22: 15, 17, 18)

یسوع مسیح کا اپنے شاگردوں کے ساتھ عید فصح کھانے کا یہ آخری وقت تھا۔ فی الحقیقت یہی آخری عید فصح تھی جو آخری بار منائی جانے کو تھی۔ کیونکہ مسیح کی موت کی بابت لوگوں کو سکھانے کے لئے بڑھنچ کیا جاتا تھا مگر جب خدا کا بڑھنچ دُنیا کے گناہوں کے لئے جانے کو تھا تو اُس کے بعد اُس کی موت کو ظاہر کرنے کے لئے بڑھنچ کرنے کی ضرورت نہ ہوتی۔

جب یہودیوں نے یسوع مسیح کو مصلوب کر اکر اپنے آپ کو بالکل رد کر دیا تو انہوں نے اُن سب باتوں کو مُسترد کر دیا جن سے یہ عید اتنی اہم اور گرانقدر ہوتی تھی۔ اُس کے بعد اُن کے لئے اِن کا ماننا فضول اور بے معنی ٹھہرا۔

جب یسوع عید فصح کی ضیافت میں شریک ہوا تو اُس کے سامنے اُس کی اپنی آخری عظیم قربانی

کا منظر تھا۔ اب وہ صلیب کے سایہ میں تھا اور دُکھ و درد اُس کے دل کو پریشان کر رہے تھے۔ وہ اُس ساری ذہنی اذیت سے واقف تھا جو کہ اُس کی منتظر تھی۔

وہ جانتا تھا کہ جن کو وہ بچانے آیا تھا اُن سے اُسے ناشکری اور بے رحمی حاصل ہوگی۔ مگر اُس نے اپنے دُکھوں کا خیال نہ کیا بلکہ اُسے اُن لوگوں پر ترس آیا جو اپنے نجات دہندہ پر ایمان نہ لاکر ابدی زندگی سے محروم ہوں گے۔

اُس کو اپنے شاگردوں کا بہت زیادہ خیال تھا۔ وہ جانتا تھا کہ دُکھ اٹھانے کے بعد وہ اس دُنیا میں کشمکش کے لئے رہ جائیں گے۔

وہ اُنہیں بہت کچھ بتانا چاہتا تھا تاکہ جب وہ جسمانی طور سے اُن کے ساتھ نہ ہو تو یہ باتیں اُن کے دلوں میں جاگزیں رہیں اور ان باتوں کے متعلق اُس نے اپنی موت سے پہلے اسی آخری ملاقات کے وقت بتانے کی اُمید رکھی ہوئی تھی۔ مگر وہ اب اُنہیں یہ باتیں نہیں بتا سکتا تھا۔ اُس نے دیکھا کہ وہ ابھی سُننے کے لئے تیار نہیں۔

اُن کے بیچ بحث تھی۔ وہ ابھی تک سوچتے تھے کہ مسیح بہت جلد بادشاہ بنایا جائے گا۔ اور اُن میں سے ہر ایک اُس کی بادشاہت میں سب سے بڑا عہدہ چاہتا تھا۔ اُن میں ایک دوسرے سے حسد، کینہ و توڑ اور عُصہ کے احساس پائے جاتے تھے۔

اس پریشانی کی ایک اور بھی وجہ تھی۔ یہ دستور تھا کہ ضیافت کے وقت نوکر مہمانوں کے پاؤں دھویا کرتا تھا۔ اب اس خدمت گزاری کی تیاری کی گئی تھی۔ پاؤں دھونے کے لئے پانی کا گھڑا، پاؤں دھونے کا برتن اور تولیہ موجود تھے مگر کوئی ملازم نہ تھا۔ اب یہ شاگردوں کا کام تھا کہ وہ یہ کام کریں۔

مگر ہر شاگرد نے یہ سوچا کہ وہ اپنے بھائیوں کا ملازم نہ بنے گا۔ اُن میں سے کوئی بھی پاؤں دھونے کے لئے رضہ مند نہیں تھا۔ پس وہ خاموشی سے دسترخوان کے میز پر اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔

یَسوع کچھ دیر تک انتظار کرتا رہا تاکہ دیکھے کہ وہ کیا کریں گے۔ پھر وہ دسترخوان سے اٹھا اور رومال لے کر اپنے ساتھ باندھا اور برتن میں پانی ڈال کر شاگردوں کے پاؤں دھونے شروع کر دئے۔ مسیح کو شاگردوں کے آپس میں جھگڑے کا بڑا افسوس تھا مگر اُس نے انہیں سخت الفاظ سے نہیں ڈانٹا۔ بلکہ اُس نے اُن کا نوکر بن کر اپنی محبت کا اظہار کیا۔ پس جب وہ اُن کے پاؤں دھو چکا تو اُن سے کہا: ”پس جب مجھ خُداوند اور اُستاد نے تمہارے پاؤں دھوئے تو تم پر بھی فرض ہے کہ ایک دوسرے کے پاؤں دھویا کرو۔ کیونکہ میں نے تم کو ایک نمونہ دکھایا ہے کہ جیسا میں نے تمہارے ساتھ کیا ہے تم بھی کیا کرو۔“ (یوحنا 13: 14, 15)

یَسوع مسیح نے انہیں سکھایا کہ انہیں ایک دوسرے کی اسی طرح مدد کرنی چاہیے۔ اپنے لئے سب سے اعلیٰ مرتبہ کی تلاش کرنے کے بجائے ہر ایک کو اپنے بھائیوں کی خدمت کرنا چاہیے۔ نجات دہندہ اس دُنیا میں دُوسروں کی مدد کرنے کے لئے آیا تھا۔ وہ ضرورت مندوں اور گنہگاروں کو بچانے کے لئے زندہ رہا۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم بھی اُس کی طرح ویسا ہی کریں۔ شاگرد اب اپنے حسد اور خُرد غرضی کے سبب سے شرمندہ تھے۔ اُن کے دل اُن کے خداوند اور ایک دوسرے کے لئے محبت سے بھر گئے۔ اب وہ مسیح کی تعلیم کو سننے کے لئے تیار تھے۔ ابھی وہ دسترخوان پر ہی تھے کہ یَسوع نے روٹی لی اور شکر کر کے توڑی اور یہ کہہ کر اُن کو دی کہ ”یہ میرا بدن ہے جو تمہارے واسطے دیا جاتا ہے۔ میری یادگاری کے لئے یہی کیا کرو اور اسی طرح کھانے کے بعد پیالہ یہ کہہ کر دیا کہ یہ پیالہ میرے اُس خُون کا نیا عہد ہے جو تمہارے واسطے بہایا جاتا ہے۔“ (لوقا 22: 19, 20)

بائبل میں مرقوم ہے کہ ”جب کبھی تم یہ روٹی کھاتے اور اس پیالے میں سے پیتے ہو تو خُداوند کی موت کا اظہار کرتے ہو۔ جب تک وہ نہ آئے۔“ (1 کرنتھیوں 11: 26)

روٹی اور مے یسوع مسیح کے بدن اور خُون کی علامت ہے۔ جیسے روٹی توڑی گئی اور مے پیالے میں اُنڈیلی گئی اسی طرح ہماری نجات کے لئے صلیب پر مسیح کا بدن توڑا گیا اور خُون بہایا گیا۔
 روٹی کھانے اور مے پینے سے ہم ظاہر کرتے ہیں کہ ہم مسیح پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہم دکھاتے ہیں کہ ہم اپنے گناہوں سے توبہ کرتے اور مسیح کو اپنا نجات دہندہ مانتے ہیں۔

شاگرد یسوع کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھے ہوئے تھے تو اُنہوں نے دیکھا کہ وہ ابھی بھی بہت پریشان نظر آتا ہے۔ اُن سب پر غم کے بادل چھا گئے اور سب نے خاموشی سے کھانا کھایا۔ آخر کار مسیح نے فرمایا ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم میں سے ایک مجھے پکڑوائے گا۔“

یہ بات سُن کر شاگرد بڑے غمگین اور حیران ہو گئے۔ ہر ایک اپنے دِل میں سوچنے لگا کہ کیا میرے دِل میں اپنے مالک کے خلاف کُچھ بُرا خیال تو نہیں۔ ایک ایک نے پوچھا، ”اے خداوند کیا میں ہوں؟“ صرف یہوداہ ہی خاموش رہا۔ اِس کے سبب سب کی نظریں اُس کی طرف ہو گئیں۔ جب اُس نے دیکھا کہ سب اُس کی طرف دیکھ رہے ہیں تو اُس نے بھی پوچھا ”اے مالک کیا میں ہوں؟“

اور یسوع نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا کہ ”تُو نے خود کہہ دیا۔“ (متی 26: 21, 22, 25)

یسوع نے یہوداہ کے پاؤں دھوئے تھے مگر اِس سے نجات دہندہ کے لئے اُس کے دِل میں بہت زیادہ محبت پیدا نہ ہوئی۔ وہ ناراض ہو گیا کہ مسیح نے نوکر کا کام کیا ہے۔ اب وہ جان گیا کہ مسیح کو بادشاہ نہیں بنایا جائے گا اور اُس نے اُسے پکڑوانے کا سختہ ارادہ کر لیا تھا۔

جب یہوداہ نے دیکھا کہ اُس کا منصوبہ ظاہر ہو گیا ہے تو اِس بات پر بھی اُسے بالکل خوف نہ آیا۔ وہ غصے میں اپنے بُرے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کمرہ میں سے فوراً باہر نکل گیا۔ یہوداہ کے چلے جانے سے سب حاضرین کو سکون ہو گیا۔ نجات دہندہ کا چہرہ چمک اُٹھا اور اِس وجہ سے شاگردوں پر سے سایہ اُٹھ گیا۔

اب مسیح نے شاگردوں کے ساتھ کچھ دیر تک باتیں کیں۔ اُس نے کہا کہ وہ اب اپنے آسمانی باپ کے ہاں جاتا ہے تاکہ وہ اُن کے لئے جگہ تیار کرے اور پھر سے وہ انہیں اپنے ساتھ لے جانے کو آئے گا۔

اُس نے وعدہ کیا کہ اُس کی غیر حاضری میں پاک رُوح اُن کا مددگار اور اُستاد ہوگا۔ پھر اُس نے بتایا کہ تم میرے نام سے دُعا مانگنا اور تمہاری دُعا میں منظوری کی جائیں گی۔
پھر اُس نے اُن کے لئے دُعا کی کہ شریر سے اُن کی حفاظت کی جائے اور کہ وہ ایک دُوسرے کو اسی طرح بیمار کریں جیسے کہ اُس نے اُن سے پیار کیا ہے۔

مسیح نے اپنے پہلے شاگردوں کے ساتھ ساتھ ہمارے لئے بھی دُعا کی۔ اُس نے فرمایا:
”میں صرف ان ہی کے لئے درخواست نہیں کرتا بلکہ اُن کے لئے بھی جو ان کے کلام کے وسیلہ سے مجھ پر ایمان لائیں گے۔ تاکہ وہ سب ایک ہوں یعنی جس طرح اے باپ! تُو مجھ میں ہے اور میں تجھ میں ہوں بھی ہم میں ہوں اور دُنیا ایمان لائے کہ تُو ہی نے مجھے بھیجا.... اور جس طرح کہ تُو نے مجھ سے محبت رکھی اُن سے بھی محبت رکھی۔“ (یوحنا 17:20-23)



گتسمنی میں

اس دُنیا میں نجات دہندہ کی زندگی دُعائیہ زندگی تھی۔ اُس نے خدا کے ساتھ تنہائی میں بہت سا وقت گزارا۔ اُس نے اکثر اپنے آسمانی باپ کے سامنے بڑی دلسوز دُعائیں کیں۔ اسی لئے اُسے اپنے کام میں تقویت کے لئے اور شیطان کی آزمائشوں سے بچنے کے لئے قوت اور حکمت ملی۔

اپنے شاگردوں کے ساتھ فسح کھانے کے بعد یسوع مسیح اپنے شاگردوں کے ساتھ گتسمنی کے باغ میں گیا۔ جہاں وہ اکثر دُعا کرنے کے لئے جایا کرتا تھا۔ راہ میں چلتے ہوئے وہ اُن سے باتیں کرتا اور انہیں تعلیم دیتا رہا مگر باغ کے قریب پہنچ کر وہ حیران کن طور پر خاموش ہو گیا۔

یسوع مسیح اپنی زندگی بھر اپنے آسمانی باپ کے حضور میں رہا تھا۔ خدا کا پاک رُوح اُس کا مسلسل رہبر اور معاون رہا تھا۔ اُس نے اس دُنیا میں اپنے کاموں کے لئے جو وہ کرتا تھا خدا کی تعریف کی اور کہا ”میں اپنے آپ میں کچھ نہیں کر سکتا“ یوحنا 5:30۔

ہم بھی اپنے آپ کچھ نہیں کر سکتے۔ اپنی ساری طاقت کے لئے صرف یسوع مسیح پر بھروسہ رکھنے سے ہی ہم غالب آسکتے ہیں اور اُس کی مرضی دُنیا میں پوری کر سکتے ہیں۔ ہمیں بھی بچے کی مانند خدا پر بھروسہ کرنا چاہیے جیسا کہ یسوع مسیح کا اپنے آسمانی باپ پر بھروسہ تھا۔ یسوع نے کہا ”مجھ سے جُدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے“ یوحنا 5:15۔

جب وہ باغ کے قریب پہنچے تو نجات دہندہ کے لئے جان کنی کی خوفناک رات شروع ہو گئی۔ ایسا لگتا تھا کہ خدا کی حضوری جو اُس کی معاون رہی تھی، اب اُس کے ساتھ نہیں۔ اُسے ایسے لگتا تھا کہ گویا وہ خدا باپ سے جُدا ہونے کو ہے۔

مسیح کو دُنیا کے گناہوں کو اٹھانا ضرور تھا۔ اب یہ گناہ مسیح پر لا دے گئے تھے اور وہ اُس کی

برداشت سے باہر معلوم ہوتے تھے۔ گناہ کی سختی اتنی شدید تھی کہ وہ اس خوف کی آزمائش میں پڑ گیا کہ اب خدا اُسے پیار نہیں کر سکے گا۔

جب اُس نے بدی کے خلاف خدا باپ کی شدید ناراضگی کا احساس کیا تو اُس کے منہ سے بے ساختہ یہ الفاظ نکلے ”میری جان نہایت غمگین ہے یہاں تک کہ مرنے کی نوبت پہنچ گئی ہے“۔

باغ کے پھاٹک کے پاس یسوع باقی شاگردوں کو چھوڑ کر اپنے ساتھ بطرس، یعقوب اور یوحنا کو لے کر ان تینوں کے ساتھ باغ کے اندر چلا گیا۔ یہ اُس کے بڑے مخلص شاگرد اور اُس کے بڑے اچھے ساتھی تھے مگر مسیح یہ برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ یہ بھی میرے دُکھ و درد کو دیکھیں۔ اُس نے اُن سے کہا ”تم یہاں ٹھہرو اور میرے ساتھ جاگتے رہو“ متی 26:38۔

اُس نے ذرا آگے بڑھ کر منہ کے بل کر دُعا کی۔ اُس نے محسوس کیا کہ دُنیا کے گناہ کے سبب خدا باپ سے جُدا ہو رہی ہے۔ اُن کے درمیان یہ خلیج اتنی وسیع، اتنی تاریک اور اتنی گہری معلوم ہوتی تھی کہ وہ اُس کے سامنے کانپ اٹھا۔

مسیح اپنے گناہوں کے لئے نہیں بلکہ دُنیا کے گناہوں کے لئے دُکھ اٹھا رہا تھا۔ وہ گناہ کے خلاف خدا کی ناراضگی کا اُسی طرح احساس کر رہا تھا جیسے کہ عظیم روزِ عدالت میں گنہگار محسوس کرے گا۔ اپنی جان کنی میں یسوع ٹھندی زمین سے چمٹ گیا۔ اُس کے زرد ہونٹوں سے یہ دلسوز چیخ نکلی ”اے میرے باپ! اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ہٹ جائے۔ تو بھی نہ جیسا میں چاہتا ہوں بلکہ جیسا تو چاہتا ہے ویسا ہی ہو“ متی 26:39۔

ایک گھنٹے تک مسیح نے تنہا یہ جان کنی برداشت کی۔ پھر وہ یہ اُمید کر کے وہ شاگردوں سے ہمدردی کے الفاظ سُنے گا، وہ اُن کے پاس آیا مگر وہاں ہمدردی نہ تھی کیونکہ وہ سو رہے تھے۔ وہ اُس کی آواز سُن کر جاگ اُٹھے، اُس کا چہرہ جان کنی کے سبب سے ایسا بدل چکا تھا کہ وہ اُسے مشکل سے پہچان

سکے۔ اُس نے پطرس سے مخاطب ہو کر کہا: ”اے شمعون تُو سوتا ہے؟ کیا تُو ایک گھڑی بھی نہ جاگ سکا؟“ مرقس 14:37۔

باغ میں ذرا قدم رکھنے سے پہلے مسیح نے شاگردوں سے کہا تھا ”تم سب ٹھوکر کھاؤ گے۔“ شاگردوں نے مسیح کو بہت یقین دلایا تھا کہ ہم تیرے ساتھ قید و بند میں پڑنے بلکہ مرنے کے لئے بھی تیار ہیں اور بے چارے خود اعما د پطرس نے تو یہاں تک کہا تھا ”گو سب ٹھوکر کھائیں لیکن میں نہ کھاؤں گا۔“ مرقس 14:27، 29۔

لیکن شاگردوں نے اپنے اوپر اعتماد کیا۔ انہوں نے اُس زبردست مددگار خدا پر بھروسہ نہ کیا۔ جیسے کہ مسیح نے انہیں کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ پس جب نجات دہندہ کو اُن کی ہمدردی اور دُعاؤں کی اشد ضرورت تھی تو وہ سوتے پائے گئے۔ یہاں تک کہ پطرس بھی سو رہا تھا۔

اور پیارا شاگرد یوحنا بھی جس نے یسوع کی چھاتی کا سہارا لیا تھا وہ بھی سوتا تھا۔ یقیناً اپنے خداوند کے لئے یوحنا کی محبت کو اُسے جاگتے رکھنا چاہیے تھا۔ اُس کی سرگرم دُعاؤں کو اپنے پیارے خداوند کی جان کنی کے وقت خداوند کی دُعاؤں میں شامل ہونا چاہیے تھا۔ نجات دہندہ نے اپنے شاگردوں کے لئے ساری رات دُعا میں گزار دی تو بھی وہ اُس کے ساتھ گھڑی بھر نہ جاگ سکے۔

اگر یسوع اس وقت یعقوب اور یوحنا سے پوچھتا ”جو پیالہ میں پینے کو ہوں کیا تم پی سکتے ہو؟ اور جو پتہ میں لینے کو ہوں تم لے سکتے ہو؟“ تو وہ پہلے کی طرح جلدی سے یہ جواب نہ دے سکتے ”ہم سے ہو سکتا ہے“ مرقس 10:38، 39۔

اپنے شاگردوں کی کمزوری میں نجات دہندہ کا دل رحم اور ترس سے بھرا ہوا تھا۔ اُسے خوف تھا کہ وہ اُس آزمائش میں کامیاب نہ ہو سکیں گے جو میرے دُکھوں اور موت کے سبب اُن پر آئے گی۔

مگر اُس نے اُن کی کمزوری کے سبب اُن کو سخت ملامت نہ کیا۔ اُن پر آنے والی آزمائشوں پر

سوچتے ہوئے اُس نے یوں کہا ”جاگو اور دُعا کرو تا کہ آزمائش میں نہ پڑو۔“
 مسیح نے اپنے شاگردوں کی کمزوری کی ایک وجہ بیان کی ”رُوح تو مستعد ہے مگر جسم کمزور ہے“ متی 26:41۔ نجات دہندہ کے شفیق، پُر محبت رحم کی یہ کیسی اعلیٰ مثال ہے!
 ابنِ خدا پر پھر سے مافوق الفطرت جان کنی طاری ہو گئی۔ نڈھال اور بے دم ہو کر لڑکھڑاتے ہوئے اُس نے پھر پہلے کی طرح دُعا کی: ”اے میرے باپ! اگر یہ میرے پئے بغیر نہیں ٹل سکتا تو تیری مرضی پوری ہو“ متی 26:42۔

اس دُعا کی جان کنی اور سوز و گداز سے اُس کے مساموں سے خون کی بڑی بڑی بوندیں زمین پر ٹپکنے لگیں۔ اُس نے اپنے شاگردوں سے ہمدردی چاہی مگر پھر انہیں سوتے پایا۔ اُس کی آمد سے وہ جاگ اُٹھے۔ وہ خوف زدہ ہو کر اُس کے چہرے کو دیکھنے لگے مگر اُس پر خون کے دھبے پڑے ہوئے تھے۔ اُس کے چہرے پر اُس کی ذہنی پریشانی کے آثار کو وہ سمجھ نہ سکے۔
 وہ تیسری دفعہ دُعا کرنے کی جگہ پر گیا۔ اُس پر ایک بڑی تاریکی کی کپکپی طاری ہو گئی۔ اُس کے آسمانی باپ کی حضوری اُس سے جُدا ہو چکی تھی۔ وہ گھبرا گیا کہ خدا کی حضوری کے بغیر میں محض انسانی طاقت رکھتے ہوئے اس آزمائش کو برداشت نہیں کر سکوں گا۔

تیسری مرتبہ اُس نے وہی بات کہہ کر دُعا کی۔ فرشتے اُس کی مدد کرنے کے بڑے آرزو مند تھے مگر وہ مدد نہیں کر سکتے تھے۔ ابنِ خدا کو اس پیالہ کو پینا ضرور تھا ورنہ دُنیا ہمیشہ کے لیے تباہ و برباد ہو جاتی۔ مسیح انسان کی بے بسی کو دیکھتا ہے۔ اُس کے سامنے سے ایک تباہ ہونے والی دُنیا کے رنج و غم گزرتے ہیں۔

وہ حتمی فیصلہ کرتا ہے کہ میں انسان کو ہر قیمت پر بچاؤں گا۔ اُس نے آسمانی بارگاہ کو چھوڑا۔ جہاں تمام پاکیزگی، خوشی اور جلال ہی جلال ہے تاکہ کھوئی ہوئی بھیڑ یعنی ایک دُنیا کو جو گناہ میں گر گئی تھی

بچائے۔ وہ اپنے ارادہ سے نہیں پھرے گا۔ اب اُس کی دُعا سے صرف اُس کی سپردگی ظاہر ہوتی ہے:
 ”اگر یہ میرے بچے بغیر نہیں ٹل سکتا تو تیری مرضی پوری ہو۔“

نجات دہندہ اب مردہ سا ہو کر زمین پر گر پڑتا ہے۔ وہاں کوئی شاگرد موجود نہ تھا جو اپنے ہاتھ نجات دہندہ کے سر کے نیچے رکھتا اور اُس کے ماتھے کو پانی سے دھو تا، جو کہ انسان کی خاطر دھبے دار ہو چکا تھا۔ مسیح تھا ہے، کوئی بھی اُس کے ساتھ نہیں۔

مگر خدا اپنے بیٹے کے ساتھ دُکھ اٹھاتا ہے۔ فرشتے نجات دہندہ کی جان کنی کو دیکھتے ہیں۔ آسمان میں خاموشی ہے۔ کسی بربط کی آواز نہیں آتی۔ اگر آدمی فرشتوں کی حیرانی کو دیکھ سکتے کہ وہ کس طرح سے آسمانی باپ کی طرف دیکھ رہے تھے، کہ وہ اپنے بیٹے سے کس طرح سے روشنی، محبت اور جلال کی کرنوں کو جُدا کر رہا تھا تو وہ بہتر طور پر سمجھ سکتے کہ خدا کی نظر میں گناہ کتنا گھنونا ہے۔

نجات دہندہ کے خون میں شرابور چہرے پر آسمانی اطمینان سکونت کرتا ہے۔ اُس نے اتنا دُکھ اٹھایا کہ کوئی کبھی بھی اُسے برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ اُس نے ہر انسان کے لئے موت کا مزہ چکھا ہے۔ نجات دہندہ پھر شاگردوں کے پاس آیا اور اُنہیں سوتے پایا۔ اگر وہ اپنے نجات دہندہ کے ساتھ جاگتے اور دُعا کرتے تو آنے والی مصیبتوں کا مقابلہ کرنے کے لیے قوت پاتے۔ اس کے بغیر آزمائش کے وقت کے لئے اُن میں کسی طرح کی کوئی اہلیت نہ تھی۔

اُن پر افسوس سے نظر کرتے ہوئے مسیح نے کہا ”اب سوتے رہو اور آرام کرو۔ دیکھو وقت آپہنچا ہے اور ابن آدم گنہگاروں کے حوالہ کیا جاتا ہے۔“

جب نجات دہندہ یہ کہہ ہی رہا تھا تو اُس نے اپنی تلاش میں بھیڑ کے پاؤں کی آہٹ سنی۔ خداوند نے فرمایا ”اُٹھو چلیں۔ دیکھو میرا پکڑوانے والا نزدیک آپہنچا ہے۔“ متی 26:45، 46۔



یسوع سے بے وفائی اور گرفتاری

جب نجات دہندہ اپنے پکڑوانے والے سے ملنے کے لئے آگے بڑھا تو اُس کے چہرہ پر اُس کے حالیہ دُکھوں کا کوئی بھی نشان نظر نہیں آتا تھا۔ اپنے شاگردوں کے آگے کھڑے ہو کر اُس نے بھیڑ سے پوچھا: ”کسے ڈھونڈتے ہو؟ اُنہوں نے اُسے جواب دیا یسوع ناصری کو۔ یسوع نے اُن سے کہا میں ہی ہوں،“ یوحنا 18: 4، 5۔

جب یسوع مسیح نے یہ بات بھیڑ سے کہی تو وہ فرشتہ جس نے ابھی حال ہی میں اُس کی خدمت کی تھی، اُس کے اور بھیڑ کے درمیان ہو گیا۔ نجات دہندہ کے چہرہ پر الہی نُور چمک اُٹھا اور کبوتر کی مانند ایک شکل نے اُس پر سایہ ڈال دیا۔

اس خدائی جلال کی موجودگی میں یہ قاتل بھیڑ ایک لمحہ بھی نہ ٹھہر سکی۔ وہ پیچھے ہٹ گئی۔ کاہن، سردار اور سپاہی مردہ سا ہو کر زمین پر گر پڑے۔

فرشتہ ہٹ گیا اور روشنی جاتی رہی۔ یسوع بھاگ سکتا تھا مگر وہ خاموشی اور خود اطمینانی سے وہیں کھڑا رہا۔ اُس کے شاگرد اتنے حیران تھے کہ وہ ایک لفظ بھی نہ کہہ سکے۔

رومی سپاہی پھر جلد اپنے پاؤں پر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ کاہنوں اور یہوداہ کے ساتھ وہ یسوع کے پاس جمع ہو گئے۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنی کمزوری کے سبب شرمندہ تھے اور گھبرائے ہوئے تھے کہ مسیح بھاگ جائے گا۔ نجات دہندہ نے پھر اُن سے پوچھا: ”تُم کسے ڈھونڈتے ہو؟ اُنہوں نے کہا یسوع ناصری کو۔ یسوع نے جواب دیا کہ میں تم سے کہہ تو چکا ہوں کہ میں ہی ہوں،“ یوحنا 18: 7، 8۔

آزمائش کے اس وقت مسیح اپنے عزیز شاگردوں کی بابت سوچ رہا تھا۔ مسیح یہ نہیں چاہتا تھا کہ اُس کے شاگرد یہ دُکھ و تکلیف اُٹھائیں، گو میں خود قید و بند اور موت برداشت کروں۔

مسیح کو پکڑوانے والا یہوداہ اپنے کام کو نہیں بھولا تھا۔ اُس نے یسوع کے پاس آکر اُس کا بوسہ لیا۔ یسوع نے اُس سے کہا ”میاں! جس کام کو آیا ہے وہ کر لے“ متی 26:50۔ یہ کہتے ہوئے اُس کی آواز تھر تھرا گئی ”کیا تُو بوسہ لے کر ابنِ آدم کو پکڑواتا ہے؟“ لوقا 22:48

ان الفاظ سے یہوداہ کا دل نرم ہو جانا چاہیے تھا مگر ایسا لگتا تھا کہ تمام ملائمت اور حرمت اُس سے جاتی رہی ہے۔ یہوداہ نے اپنے آپ کو شیطان کے حوالے کر دیا تھا۔ وہ خدا کے سامنے ڈھیٹھ بن کر کھڑا ہوا اور اپنے خداوند کو ظالم بھیڑ کے سپرد کرنے پر نادم نہ ہوا۔

مسیح نے اپنے پکڑوانے والے کو بوسہ لینے سے منع نہ کیا۔ اُس نے ہمیں تخل، محبت اور پاکیزگی کا نمونہ دیا ہے۔ اگر ہم اُس کے شاگرد ہیں تو ہمیں اپنے دشمنوں سے ایسا سلوک کرنا چاہیے جیسا اُس نے یہوداہ سے کیا۔

خونی بھیڑ یہ دیکھ کر کہ یہوداہ نے اُس مبارک جسم کو جو ابھی اُن کے سامنے جلالی بن گیا تھا چھو لیا ہے تو وہ دلیر ہو گئی۔ اُنہوں نے نجات دہندہ کو پکڑ لیا اور اُن ہاتھوں کو جو نیکی اور بھلائی میں استعمال ہوتے تھے باندھ لیا۔

شاگردوں کا یہ خیال نہ تھا کہ مسیح خود کو چھڑانے میں بے بس ہو جائے گا۔ وہ جانتے تھے کہ جس قدرت نے بھیڑ کو مردہ سا بنادیا تھا وہ اُنہیں اُس وقت تک بے بس کر دے گی۔ جب تک کہ مسیح اور اُس کے ساتھی بھاگ نہ جائیں۔

جب اُنہوں نے دیکھا کہ اُن کے پیارے کو ہاتھوں کو باندھنے کیلئے رسیاں لائیں گئیں تو وہ مایوس ہو گئے اور غصے سے بھر گئے۔ پطرس نے غصے میں آکر اپنی تلوار نکال کر اپنے خداوند کا دفاع کرنا چاہا مگر وہ سردار کا ہن کے نوکر کا صرف کان ہی اڑا سکا۔

جب یسوع نے یہ دیکھا تو اُس نے اپنے ہاتھ کو جسے رومی سپاہیوں نے مضبوطی سے باندھا ہوا

تھا نکال کر یہ کہا ”اتنے پر کفایت کرو“ (لوقا 22:51) اور زخمی کان کو چھو کر اُسے فوراً اچھا کر دیا۔

پھر پطرس سے فرمایا ”اپنی تلوار کو میان میں کر لے کیونکہ جو تلوار کھینچتے ہیں وہ سب تلوار سے ہلاک کئے جائیں گے۔ کیا تو نہیں سمجھتا کہ میں اپنے باپ سے منت کر سکتا ہوں اور وہ فرشتوں کے بارہ تہمتوں سے زیادہ میرے پاس ابھی موجود کر دے گا۔ مگر وہ نوشتے کہ یونہی ہونا ضرور ہے کیونکہ پورے ہوں گے؟“ متی 26:52-54۔ ”جو پیالہ باپ نے مجھ کو دیا کیا میں اُسے نہ پیوں؟“ یوحنا 18:11 خداوند یسوع نے پھر سردار کا ہنوں اور سرداروں کی طرف مُڑ کر کہا ”کیا تم تلواریں اور لاٹھیاں لے کر مجھے ڈاکو کی طرح پکڑنے نکلے ہو؟ میں ہر روز تمہارے پاس ہیکل میں تعلیم دیتا تھا اور تم نے مجھے نہیں پکڑا۔ لیکن یہ اس لئے ہوا ہے کہ نوشتے پورے ہوں“ مرقس 14:48، 49۔

جب شاگردوں نے دیکھا کہ نجات دہندہ نے اپنے دشمنوں سے خود کو چھڑانے کی کوشش نہ کی تو وہ ناراض ہو گئے۔ اُنہوں نے خداوند پر الزام لگایا کہ اُس نے ایسا کیوں نہیں کیا۔ وہ اس بات کو نہ سمجھ سکے کہ مسیح نے کیوں خود بھیڑ کے حوالے کر دیا اور بڑے خوفزدہ ہو کر اُسے چھوڑ کر وہاں سے بھاگ گئے۔ مسیح خداوند نے اس فرار کی بابت پیش گوئی کی تھی ”دیکھو وہ گھڑی آتی ہے بلکہ آ پہنچی ہے کہ تم سب پر اگندہ ہو کر اپنے اپنے گھر کی راہ لو گے اور مجھے اکیلا چھوڑ دو گے تو بھی میں اکیلا نہیں ہوں کیونکہ باپ میرے ساتھ ہے۔“ یوحنا 16:32۔



حنا، کانفا اور سنہیڈرن کے سامنے

گتسمنی کے باغ سے یسوع مسیح کے پیچھے پیچھے شور و غل مچانے والی بڑی بھیڑ ہوئی۔ وہ بڑی تکلیف سے چل تھا کیونکہ اُس کے ہاتھ مضبوطی سے بندھے ہوئے تھے اور بڑی حفاظت سے اُسے لے جایا جا رہا تھا۔

خداوند کو پہلے حنا کے دیوان خانہ میں لے جایا گیا جو پہلے سردار کاہن رہ چکا تھا مگر اب اُس کا داماد کانفا اُس کی جگہ مقرر ہو گیا تھا۔ شریر حنا نے درخواست کی تھی کہ میں یسوع ناصری کو پابند سلاسل دیکھنا چاہتا ہوں۔ اُسے یسوع سے کئی ایسی باتیں جاننے کی توقع تھی جن سے یسوع کی موت یقینی ہو سکے گی۔

اس بات کے پیش نظر اُس نے نجات دہندہ سے اُس کے شاگردوں اور اُس کی تعلیمات کی بابت سوال کئے۔ خداوند نے جواب دیا: ”میں نے دُنیا سے اعلانیہ باتیں کی ہیں۔ میں نے ہمیشہ عبادت خانوں اور ہیكل میں جہاں سب یہودی جمع ہوتے ہیں تعلیم دی اور پوشیدہ کچھ نہیں کہا۔“ پھر سوال پوچھنے والے کی طرف مڑتے ہوئے یوں کہا: ”تُو مجھ سے کیوں پوچھتا ہے؟ سننے والوں سے پوچھ کہ میں نے اُن سے کیا کہا۔“ یوحنا 18: 20، 21۔

کاہنوں نے جاسوس مقرر کیے ہوئے تھے کہ مسیح پر نظر رکھیں اور اُس کے ہر لفظ کی اطلاع دیں۔ ان جاسوسوں کے ذریعہ سے کاہن خداوند کی ہر بات اور ہر کام سے جو اُس نے لوگوں کے ہر اجتماع میں کیا تھا واقف تھے۔ ان جاسوسوں نے خداوند کو اُس کی باتوں میں پھنسانے کی کوشش کی تاکہ اُس کی کوئی باتیں پائیں جس سے اُس پر موت کا فتویٰ لگ سکے۔ اس لئے نجات دہندہ نے کہا ”سننے والوں سے پوچھ“، اپنے جاسوسوں سے پوچھو کہ میں نے کیا کچھ کہا ہے۔ اُنہوں نے سنا ہے۔ وہ تمہیں

بتا سکتے ہیں کہ میری تعلیم کیا ہے۔

مسیح کا کلام اتنا تفتیشی اور براہ راست تھا کہ کاہن نے سوچا کہ میرا قیدی میرے دل کے خیالات کو پڑھ رہا ہے۔ لیکن حنا کے ایک ملازم نے یہ خیال کر کے کہ میرے مالک کی واجب تعظیم نہیں ہو رہی یسوع کے منہ پر طمانچہ مار کر کہا: ”تو سردار کاہن کو ایسا جواب دیتا ہے؟“ یسوع مسیح نے بڑی نرمی سے جواب دیا: ”اگر میں نے بُرا کہا تو اُس بُرائی پر گواہی دے اور اگر اچھا کہا تو مجھے مارتا کیوں ہے؟“ یوحنا 18:22، 23۔

یسوع اپنی مدد کے لئے آسمان سے فرشتوں کے ثمن بلا سکتا تھا لیکن یہ اُس کی بشریت کا ایک حصہ تھا کہ وہ اُن تمام ٹھٹھوں اور ملامتوں کو جو آدمی اُس پر کر سکتے تھے برداشت کرے۔ حنا کے دربار سے نجات دہندہ کو کانفا کے محل میں لایا گیا۔ اُس کا مقدمہ یہودیوں کی صدر عدالت کے سامنے تھا اور جب عدالت کے ارکان کو جمع کیا جا رہا تھا تو حنا اور کانفا نے مسیح یسوع سے پھر سوالات پوچھے مگر وہ کچھ حاصل نہ کر سکے۔

صدر عدالت کے ارکان کے جمع ہونے پر کانفا نے صدر اتی نشست سنبھالی۔ منصف ہر طرف بیٹھے تھے۔ اُن کے سامنے رومی سپاہی کھڑے تھے جو نجات دہندہ کی حفاظت کرتے تھے۔ اُن کے پیچھے الزام لگانے والی بھیڑ تھی۔

کانفا نے ان سب کے سامنے یسوع کو معجزہ کرنے کا حکم دیا مگر نجات دہندہ نے کوئی ایسا نشان نہ دکھایا جس سے ظاہر ہو کہ اُس نے اُن کی بات مان لی ہے۔ اگر وہ رُوح کو جانچنے والی ایک بھی تیز نگاہ سے جیسے کہ اُس نے ہیکل میں خرید و فروخت کرنے والوں پر کی تھی اگر وہ ایسے دیکھتا تو ساری خونی بھیڑ اُس کے حضور سے بھاگنے پر مجبور ہو جاتی۔

اس وقت یہودی لوگ رومیوں کے ماتحت تھے۔ وہ کسی کو سزائے موت نہ دے سکتے تھے۔

صدرِ عدالت کو قیدی سے صرف تفتیش کرنے کا اختیار تھا اور وہ تصدیق کے لئے اپنے فیصلہ کو رومی حاکموں کے پاس بھیج سکتی تھی۔

اپنے بُرے منصوبہ کی تکمیل کے لئے اُنہیں نجات دہندہ میں کوئی قصور تلاش کرنا ضروری تھا تاکہ رومی حاکم اُسے مجرم قرار دے۔ وہ اس بات کے متعلق کہ مسیح یسوع نے یہودیوں کی روایتوں اور اُن کے کئی قوانین کے خلاف کہا ہے بہت ثبوت تلاش کر سکتے تھے۔ یہ ثابت کرنا آسان تھا کہ مسیح نے کابھوں اور فقیہوں کو ملامت کیا ہے اور یہ کہ اُس نے اُنہیں ریاکار اور خونی کہا ہے۔ مگر رومی اس بات کی پروہ نہ کرتے تھے کیونکہ وہ خود فریسیوں کی ریاکاری سے متنفر تھے۔

مسیح یسوع پر بہت سے الزامات لگائے گئے۔ لیکن یا تو گواہ آپس میں متفق نہ ہوئے یا وہ ایسا ثبوت نہ تھا کہ رومی اُسے تسلیم کرتے۔ اُنہوں نے کوشش کی کہ یسوع مسیح اُن کے الزامات کا جواب دے۔ مگر ایسا لگتا تھا کہ اُس نے اُن کی باتیں سنی ان سنی کر دیں۔ یسوع مسیح کی اس وقت کی خاموشی کا یسعیاہ نبی یوں ذکر کرتا ہے: ”وہ ستایا گیا تو بھی اُس نے برداشت کی اور منہ نہ کھولا۔ جس طرح برہ جسے ذبح کرنے کو لے جاتے ہیں اور جس طرح بھیڑ اپنے بال کُترنے والوں کے سامنے بے زبان ہے اُسی طرح وہ خاموش رہا۔“ یسعیاہ 7:53

کاہن فکر مند ہونے لگے کہ شاید ہمیں کوئی ایسا ثبوت نہ مل سکے جسے ہم مجرم کے خلاف پیلاطس کے سامنے پیش کر سکیں۔ اُنہوں نے آخری کوشش کرنے کا ارادہ کیا۔ کاہن نے اپنا دہنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر یسوع مسیح کو ایک سنجیدہ قسم دے کر مخاطب کر کے کہا: ”میں تجھے زندہ خدا کی قسم دیتا ہوں کہ اگر تُو خدا کا بیٹا ہے تو ہم سے کہہ دے“ متی 26:63

نجات دہندہ نے نہ اپنے کام اور آسمانی باپ سے اپنے تعلق کا کبھی انکار کیا تھا۔ وہ اپنی شخصی تذلیل میں خاموش رہ سکتا تھا مگر جب اُس کے کام اور اُس کے خدا کے بیٹا ہونے پر کوئی اعتراض کیا گیا

تو اُس نے ہمیشہ صفائی سے اور زور سے جواب دیا۔

جب اُس نے جواب دیا تو ہر کان اُس کی بات سُننے اور ہر آنکھ اُس کی طرف لگی ہوئی تھی ”تُو نے خود کہہ دیا“۔ اُس زمانے کے دستور کے مطابق یہ کلام ایسا ہی تھا۔ جیسے کہ ”ہاں“ یا ”یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ تُم نے کہا ہے“۔ یہ اُس بات کی واضح اور مضبوط دلیل تھی۔ جب نجات دہندہ نے یہ کہا تو ایسا لگتا تھا کہ آسمانی روشنی اُس کے زرد چہرہ پر چمک رہی ہو: ”میں تُم سے کہتا ہوں کہ اس کے بعد تُم ابنِ آدم کو قادرِ مطلق کی ذہنی طرف بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھو گے“ متی 26:64۔

اس بیان میں نجات دہندہ نے حالیہ منظر کے برعکس گواہی دی۔ اُس نے اُس وقت کی طرف اشارہ کیا۔ جب وہ آسمان اور زمین کے اعلیٰ ترین منصف کی کُرسی پر بیٹھے گا تب وہ آسمانی باپ کے تخت پر بیٹھے گا اور اُس کے فیصلہ کے خلاف کوئی اپیل نہ ہو سکے گی۔

خداوند مسیح نے اُن کے سامنے اُس دن کا منظر پیش کیا۔ جب وہ اس بدکار بھیڑ میں محصور اور تحقیر و تذلیل کی بجائے قدرت اور بڑے جلال میں آسمان کے بادلوں پر آئے گا۔ اُس وقت اُس کے ساتھ فرشتوں کے تمن ہوں گے۔ اُس وقت وہ اپنے دشمنوں پر سزا کا فتویٰ دے گا جن میں یہ الزام لگانے والے بھی شامل ہوں گے۔

جب یسوع مسیح نے کہا کہ میں ابنِ خدا ہوں اور دُنیا کا منصف ہوں تو سردار کاہن نے اپنی ہیبت ناکी کو ظاہر کرنے کے لئے اپنے کپڑے پھاڑے۔ اُس نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا: ”اُس نے گُفر بکا ہے۔ اب ہم کو گواہوں کی کیا حاجت رہی؟ دیکھو تُم نے ابھی یہ کُفر سنا۔ تمہاری کیا رائے ہے؟“ متی 26:65، 66۔

یہودی قانون کے مطابق کسی مجرم کی رات کے وقت تفتیش کرنا جائز نہ تھا گو کہ مسیح یسوع پر فتویٰ لگا دیا گیا مگر دن میں ایک سرسری تفتیش کرنا ضروری تھی۔ یسوع کو نگہبانوں کے کمرہ میں لے جایا

گیا اور وہاں سپاہیوں اور ہجوم نے اُس کی تذلیل اور بے عزتی کی۔

جب دن چڑھا تو اُسے پھر قاضیوں کے سامنے لایا گیا اور سزائے موت کا آخری فتویٰ دیا گیا۔ سرداروں اور لوگوں میں ایک شیطانی قہر بھر گیا۔ اُن کا شور و غل درندوں کے شور و غل کی مانند ہو گیا۔ وہ چلا کر یہ کہتے ہوئے یسوع پر ٹوٹ پڑے ”یہ مجرم ہے اسے مصلوب کرو“۔ اور اگر سپاہی مدد کو نہ آتے تو وہ یسوع کو وہیں چیر پھاڑ کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے مگر رومی حکومت نے مداخلت کر کے ہتھیاروں کے زور سے باغیوں کے غضب کو دبا دیا۔

کاہن، سردار اور بھیڑ سب مل کر نجات دہندہ پر الزام لگانے لگے۔ اُس کے سر پر ایک پرانا کپڑا پھینکا گیا اور اُس کے ستانے والے اُس کے مُنہ پر طمانچہ مار کر کہتے تھے: ”اے مسیح ہمیں نبوت سے بتا کہ تجھے کس نے مارا؟“ متی 26: 68

جب کپڑا منہ پر سے ہٹایا گیا تو ٹھٹھے کرنے والوں میں سے ایک نے نجات دہندہ کے مُنہ پر تھوکا۔ خدا کے فرشتوں نے اپنے پیارے سردار لشکر کے خلاف ہر تحقیرانہ نظر اور عمل کو بڑی وفاداری سے رقم کیا۔ ایک دن آئے گا جب یہ رذیل اور کمینے لوگ جنہوں نے مسیح کے پُر سکون اور زرد چہرہ کی تذلیل کی اور اُس پر تھوکا، اُن پر اُس کے جلال میں جو سورج سے بھی زیادہ درخشاں ہوگا، نظر کریں گے۔



یہوداہ

یہودی سردار یسوع مسیح کو پکڑنے کے بڑے مشتاق تھے مگر لوگوں کے بلوے کے ڈر سے اُسے سرعام نہ پکڑ سکے۔ اُس لئے اُنہوں نے ایک ایسے شخص کی تلاش کی جو اُسے خفیہ طور سے اُن کے حوالے کر دے اور بارہ شاگردوں میں سے اس رذیل کام کے لئے اُنہیں ایک شخص یہوداہ نامی مل گیا۔ یہوداہ طبعاً روپیہ پیسہ کو بہت پیار کرتا تھا مگر وہ ہمیشہ ایسا بدکار اور بگڑا ہوا نہ تھا کہ وہ ایسا مکر وہ کام کرے۔ اُس نے اس لالچی رُوح کو غالب آنے دیا۔ حتیٰ کہ وہ اُس کی زندگی میں غالب عنصر بن گئی اور اب وہ اپنے خداوند کو چاندی کے تیس سکوں (تقریباً 17 ڈالر) میں جو ایک غلام کی قیمت تھی بیچنے کو تیار تھا (خروج 21:28-32)۔ وہ اب اپنے نجات دہندہ کو گتسمنی کے باغ میں بوسہ لے کر پکڑوانے کے لئے تیار تھا۔

مگر اُس نے باغ گتسمنی سے لے کر یہودی سرداروں کے سامنے یسوع مسیح کے ہر قدم کی پیروی کی۔ اُسے اس بات کا خیال نہ تھا کہ اپنے نجات دہندہ کو یہودیوں کے حوالے کر دے گا کہ وہ اُسے قتل کریں، جیسے اُنہوں نے اُسے دھمکی دی تھی۔

ہر لمحہ وہ توقع کرتا رہا کہ ماضی کی طرح یسوع مسیح اپنے آپ کو آزاد کرائے گا اور خدا کی قدرت اُس کی محافظ ہوگی مگر جوں جوں وقت گزرتا تھا اور یسوع مسیح نے اپنے آپ کو خاموشی سے تمام ذلت اور بے عزتی کے حوالہ کر دیا تو اس دعا باز پر ہیبت ناک خوف چھا گیا کہ واقعی میں نے اپنے خداوند کو مار ڈالنے کے لئے بیچ ڈالا ہے۔

جب یہ مقدمہ ختم ہو گیا تو یہوداہ اپنے مجرم ضمیر کی ملامت اور لعنت کو زیادہ برداشت نہ کر سکا۔ یکا یک اُس بڑے ہال میں ایک کرخت آواز سنائی دی جس نے تمام حاضرین کو ڈرا دیا۔ ”اے کیفادہ

بے گناہ ہے، اسے چھوڑ دو۔ اس نے موت کے لائق کوئی کام نہیں کیا۔“

اب دراز قد یہوداہ کو متعجب بھیڑ میں سے گزرتے دیکھا گیا۔ اُس کا چہرہ زرد اور وحشیانہ تھا۔ اُسکے ماتھے پر پسینہ کی بڑی بڑی بوندیں تھیں۔ عدالت کے تخت کی طرف دوڑ کر اُس نے سردار کاہن کے سامنے چاندی کے سکے پھینک دیئے جو اُس کے خداوند کو بیچنے کی قیمت تھی۔

اُس نے بڑی تمنا سے کیفا کا دامن پکڑ لیا اور یہ کہتے ہوئے کہ اُس نے کوئی قصور نہیں کیا منت کی کہ یسوع کو چھوڑ دیا جائے۔ کیفا نے بڑے غصہ سے اپنا دامن چھڑاتے ہوئے طعنہ زنی سے کہا: ”ہمیں کیا تو جان“ (متی 27: 4)۔

یہوداہ پھر نجات دہندہ کے قدموں پر گر گیا۔ اُس نے اقرار کیا کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے اور اُس کی منت کی اپنے آپ کو دشمنوں سے چھڑا۔ نجات دہندہ جانتا تھا کہ یہوداہ نے جو کچھ کہا ہے اُس سے اُس نے حقیقت میں توبہ نہیں کی کہ یہ جھوٹا شاگرد اُس سزا سے ڈر رہا تھا جو اس خوفناک جرم کے سبب اُسے ملے گی۔ مگر اُس نے کوئی حقیقی افسوس نہ کیا کہ میں نے خدا کے بے گناہ بیٹے کو بیچ ڈالا ہے۔

مگر مسیح نے اُسے بالکل ملامت نہ کیا بلکہ یہوداہ پر بڑے رحم و کرم سے نظر کر کے کہا: ”میں اس لئے پیدا ہوا اور اس واسطے دُنیا میں آیا ہوں۔“ اس اسمبلی میں حیران گن بڑ بڑانے کی صدائے بازگشت ہوئی۔ اُس نے بڑے حیران ہو کر دیکھا کہ یسوع مسیح نے اپنے بیچنے والے کے ساتھ کیسا اچھا سلوک کیا۔ یہوداہ نے دیکھا کہ اُس کی منت و سماجت کا کوئی اثر نہ ہوا تو وہ ہال میں سے یہ کہتے ہوئے نکل گیا: ”اب بہت دیر ہو چکی ہے! اب بہت دیر ہو چکی ہے!“

اُس نے محسوس کیا کہ میں یسوع مسیح کو اپنے جیتے جی مصلوب ہوتے نہیں دیکھ سکتا اور مایوسی میں باہر جا کر اپنے آپ کو پھانسی دی۔“

بعد میں اُسی دن شریر بھیڑ نجات دہندہ کو پلاطس کی عدالت سے گلوری تک سڑک پر صلیب

کے مقام پر لے جا رہی تھی تو اُن کے ٹھٹھے اور طعنہ زنی کا ایک رُک گئی۔ اُنہوں نے ایک ویران حصہ سے گزرتے ہوئے یہوداہ کی لاش ایک سوکھے درخت سے لٹکتی ہوئی دیکھی۔

اُس کی لاش کو فوراً ہی دفن کر کے نظروں سے غائب کر دیا گیا۔ مگر ہنسی ٹھٹھوں میں کمی ہو گئی اور بہتیرے زرد چہروں سے اُن کے اندرونی خوف و ڈر کا اظہار ہونے لگا۔ معلوم ہوتا تھا کہ جو لوگ یسوع مسیح کے خون کے قصور وار تھے، اُن پر ابھی سے انتقامی سزا نازل ہو رہی ہے۔



پیلاطس کے سامنے

یہودیوں کی صدر عدالت کے یسوع مسیح پر موت کا فتویٰ دینے کے فوراً بعد اُسے رومی حاکم پیلاطس کے سامنے لے جایا گیا تاکہ اُسے دی ہوئی سزا کی تصدیق ہو اور اُس پر عمل درآمد کیا جائے۔ یہودی، کاہن اور سردار خود پیلاطس کے دیوان خانہ میں داخل نہ ہو سکتے تھے۔ اپنی قومی رسومات کے سبب ایسا کرنے سے وہ ناپاک ہو جاتے اور عید فصح کی تقریب میں شمولیت سے روک دیئے جاتے۔

اپنے اندھے پن میں اُنہوں نے یہ نہ دیکھا کہ مسیح یسوع عید فصح کا حقیقی بڑہ تھا اور چونکہ اُنہوں نے مسیح کو قبول نہ کیا تھا اس لئے اُن کے لئے یہ عید بے مطلب ہو گئی تھی۔

جب پیلاطس نے یسوع کو دیکھا تو اُس نے اُسے ایک شریف، نیک صورت اور معزز شخص پایا۔ اُس کے چہرے سے کسی قسم کا گناہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ پیلاطس نے کاہنوں کی طرف پھر کر کہا ”تم اس آدمی پر کیا الزام لگاتے ہو؟“ یوحنا 18:29

خداوند پر الزام لگانے والے تفصیلی باتیں بیان کرنا نہیں چاہتے تھے۔ اس لئے وہ اس سوال کے جواب کے لئے تیار نہ تھے۔ وہ جانتے تھے کہ ہمارے پاس کوئی سچا ثبوت موجود نہیں جس سے رومی حاکم مسیح یسوع کو مجرم قرار دے۔ ”اور اُنہوں نے اُس پر الزام لگانا شروع کیا کہ اسے ہم نے اپنی قوم کو بہکاتے اور قیصر کو خراج دینے سے منع کرتے اور اپنے آپ کو مسیح بادشاہ کہتے پایا“ لوقا 23:2۔

یہ جھوٹا الزام تھا کیونکہ مسیح یسوع نے قیصر کو خراج دینے کی بڑی صفائی سے حمایت کی تھی۔ جب عالم شرع نے اس امر کی بابت اُسے پھنسانے کی کوشش کی تھی تو خداوند نے جواب دیا تھا۔ ”پس جو قیصر کا ہے قیصر کو اور جو خدا کا ہے خدا کو ادا کرو“ متی 22:21۔

یہ جھوٹے گواہ پیلاطس کو دھوکہ نہ دے سکے۔ اُس نے نجات دہندہ کی طرف پھر کر کہا: ”کیا تُو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟“ یسوع نے اُس سے کہا تُو خود کہتا ہے“ متی 11:27۔ جب اُنہوں نے یہ جواب سنا تو کانفا اور دوسروں نے جو اُس کے ساتھ تھے پیلاطس سے کہا کہ تُو گواہ ہے یسوع نے اُس جرم کا جو ہم اُس پر لگا رہے ہیں، اقرار کر لیا ہے۔ وہ شور و غل مچانے لگے کہ اُسے سزائے موت دی جائے۔

مسیح یسوع نے اپنے الزام لگانے والوں کو کوئی جواب نہ دیا۔ پیلاطس نے مسیح کی طرف مخاطب ہو کر کہا: ”تُو کچھ جواب نہیں دیتا؟ دیکھ یہ تجھ پر کتنی باتوں کا الزام لگاتے ہیں؟ یسوع نے پھر بھی کچھ جواب نہ دیا“ مرقس 15:4، 5۔

پیلاطس پریشان ہو گیا۔ اُس نے یسوع مسیح کے خلاف جرم کا کوئی ثبوت نہ پایا اور جو یسوع پر الزام لگا رہے تھے اُسے اُن پر کوئی اعتماد نہ تھا۔ نجات دہندہ کی شریف اور نیک صورت اور خاموشی اُس پر الزام لگانے والوں کے غل غپاڑہ اور جوش و جذبہ اور غصہ کے بالکل برعکس تھی۔ پیلاطس اس سے متاثر بھی ہوا اور مسیح کی معصومیت سے آسودہ بھی ہوا۔

خداوند یسوع سے حقیقت دریافت کرنے کے لیے اُس نے اُس سے براہ راست سوال پوچھا: ”کیا تُو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟“ خداوند نے اس کا جواب براہ راست دینے کی بجائے یہ کہا ”تُو یہ بات آپ ہی کہتا ہے یا اوروں نے میرے حق میں تجھ سے کہی؟“ خدا پاک رُوح پیلاطس کے دل پر کام کر رہا تھا۔ یسوع کے سوال کا مطلب تھا کہ وہ اپنے دل کو گہرے طور پر ٹٹولے۔ پیلاطس اس سوال کا مطلب سمجھ گیا۔ اُس کا اپنا دل اُس کے سامنے کھل گیا اور اُس نے دیکھا کہ میرا دل قانکیت کے باعث پریشان ہے مگر اُس کے دل میں غرور سما گیا اور اُس نے کہا۔

”کیا میں یہودی ہوں؟ تیری ہی قوم اور سردار کا ہنوں نے تجھ کو میرے حوالہ کیا۔ تُو نے کیا کیا ہے؟“

پیلطس کا سُنہری موقع جاتا رہا مگر مسیح نے چاہا کہ پیلطس اس بات کو سمجھ لے کہ میں اس دُنیاوی بادشاہ بننے کے لئے نہیں آیا۔ پس فرمایا ”میری بادشاہی اس دُنیا کی نہیں۔ اگر میری بادشاہی دُنیا کی ہوتی تو میرے خادم لڑتے تاکہ میں یہودیوں کے حوالہ نہ کیا جاتا۔ مگر اب میری بادشاہی یہاں کی نہیں۔“ پیلطس نے پھر پوچھا ”پس کیا تو بادشاہ ہے؟“

یسوع نے جواب دیا تو خود کہتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں۔ میں اس لئے پیدا ہوا اور اس واسطے دُنیا میں آیا ہوں کہ حق پر گواہی دوں۔ جو کوئی حقانی ہے میری آواز سُنتا ہے۔“

پیلطس کے دل میں حق کو جاننے کی خواہش تھی۔ اُس کا دماغ پریشان ہو گیا تھا۔ اُس نے بڑی آواز سے نجات دہندہ کے کلام کو سمجھا اور اُس کے دل میں یہ جاننے کی فی الحقیقت حق کیا ہے؟ اور کہ میں اُسے کس طرح حاصل کر سکتا ہوں۔ بڑی تحریک پیدا ہو گئی۔ اُس نے یسوع مسیح سے کہا: ”حق کیا ہے؟“

اُس نے جواب کا انتظار نہ کیا۔ دیوان خانہ کے باہر بھیڑ کا شور و غل بڑے زور کی گرج اور غل غپاڑہ میں بدل چکا تھا۔ کاہن فوری عمل کے لئے شور و غل مچا رہے تھے۔ اور پیلطس کی توجہ وقت کی نزاکت کی طرف مبذول کی گئی۔ اُس نے لوگوں کے پاس جا کر کہا: ”میں اس کا کچھ جرم نہیں پاتا“ یوحنا 18: 33-38۔

ایک غیر قوم کے حج کے یہ الفاظ اسرائیل کے سرداروں کی کم ظرفی، ہنک حرامی اور دروغ گوئی پر طمانچہ تھے۔ جب کاہنوں اور سرداروں نے پیلطس کی یہ بات سنی تو اُن کو مایوسی اور غضب حد سے تجاوز کر گئے وہ عرصہ سے اس سازش اور موقع کی تلاش میں تھے۔ جب اُنہوں نے یسوع مسیح کی رہائی کے امکان کو دیکھا تو ایسا لگتا تھا کہ وہ اُسے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے لئے تیار ہیں۔

اُن کی عقل اور قوت صبر جاتی رہی۔ وہ بے قابو ہو کر لعنت و ملامت کرنے لگے آدمی کی بجائے

جیوان خصلت ہو گئے۔ اُنہوں نے پیلاطس کو برملا برا بھلا کہا اور اُسے رومی حکومت کی طرف سے ملامت پانے کی دھمکی دی۔ اُنہوں نے پیلاطس پر الزام لگایا کہ وہ مسیح کو سزائے موت دینے میں پس و پیش کر رہا ہے۔ جس نے بقول اُن کے رومی قیصر کے خلاف خود کو بادشا بنایا۔ پھر وہ زور زور سے چلانے لگے: ”یہ تمام یہودیہ میں بلکہ گلیل سے لے کر یہاں تک لوگوں کو سکھا سکھا کر اُبھارتا ہے“ (لوقا 23:5)۔

اس وقت پیلاطس کے دل میں یسوع کے مجرم ٹھہرانے کا کوئی خیال نہ تھا۔ اُسے یقین تھا کہ مسیح معصوم ہے مگر جب اُس نے سنا کہ مسیح گلیل کا ہے تو اُس نے اُسے ہیرودیس کے پاس بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ وہ اُس صوبہ کا حاکم تھا اور ان دنوں میں یروشلم میں تھا۔ اس طرح پیلاطس نے مقدمہ کی ذمہ داری اپنے سے ہٹا کر ہیرودیس پر ڈالنے کی کوشش کی۔

یسوع مسیح بھوک سے ناتواں اور نیند کی کمی سے نڈھال تھا۔ وہ تشدد اور ظلم سے بھی جو اُس پر کیا گیا تھا دکھ اُٹھا رہا تھا۔ مگر پیلاطس نے اُسے پھر سپاہیوں کے حوالے کر دیا اور اُسے ظالم بھیڑ کے لعن طعن اور توہین آمیز ٹھٹھوں کے درمیان باہر گھسیٹ کر لے گئے۔



ہیرو دلیس کے سامنے

ہیرو دلیس نے یسوع مسیح کو کبھی نہ دیکھا تھا لیکن اُس کے دل میں نجات دہندہ کو اور اُس سے کوئی معجزہ دیکھنے کی بڑی دیر سے آرزو تھی۔ جب نجات دہندہ اُس کے سامنے لایا گیا تو باغی غل مچانے والی بھیڑ آگے بڑھ کر اُس کے قریب ہو گئی۔ کوئی کچھ کہہ رہا تھا اور کوئی کچھ، ہیرو دلیس قیدی سے سوال پوچھنا چاہتا تھا۔ لہذا اُس نے انہیں خاموش رہنے کا حکم دیا۔

اُس نے یسوع مسیح کے زرد چہرے پر بڑے اشتیاق اور ترس سے نظر کی۔ وہاں اُسے بڑی دانش اور پاکیزگی کے نشان نظر آئے۔ وہ پیلاطس کی طرح مطمئن ہو گیا کہ حسد اور کینہ ہی نے یہودیوں کو نجات دہندہ پر الزام لگانے کی ترغیب دی ہے۔

ہیرو دلیس نے یسوع مسیح سے کہا کوئی معجزہ دکھا اور کہا کہ اگر تو معجزہ دکھائے گا تو میں تجھے ضرور چھوڑ دوں گا۔ ہیرو دلیس کے حکم سے لنگڑے اور لولے اندر بلائے گئے اور اُس نے یسوع کو حکم دیا کہ انہیں شفا دے۔ مگر نجات دہندہ ہیرو دلیس کے سامنے ایسے کھڑا تھا کہ جس نے نہ کچھ سنا اور نہ کچھ دیکھا ہے۔

ابن خدا نے ابن آدم کی فطرت اختیار کی ہوئی تھی۔ اُسے ایسے حالات میں وہ کچھ کرنا تھا جیسے ایک آدمی کو کرنا چاہیے تھا۔ اس لئے اُسے اشتیاق کی آلودگی یا اپنے آپ کو درد و کرب اور تذلیل سے بچانے کے لئے جیسے کہ ان حالات میں ایک آدمی کو برداشت کرنا ہے معجز نہیں کرنا تھا۔

جب ہیرو دلیس نے مسیح سے معجزہ کرنے کا مطالبہ کیا تو اُس پر الزام لگانے والے ڈر گئے۔ وہ تمام دوسری باتوں کی بہ نسبت مسیح کی الہی قدرت کے مشاہدہ سے بہت ہی گھبراتے تھے۔ ایسا مظاہرہ اُن کی تجاویز کو خاک میں ملا دیتا یا غالباً انہیں اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑتے۔ پس انہوں نے شور مچا دیا

کہ یسوع مسیح شیاطین کے سردار بعلزبول کی مدد سے معجزے کرتا ہے۔

کئی برس پہلی اسی ہیرودیس نے یوحنا اصطباغی کی تعلیم کو سنا تھا۔ وہ اُس سے بڑا متاثر ہوا تھا۔ مگر اُس نے اپنی بد پرہیزی اور گنہگار زندگی سے توبہ نہ کی تھی۔ پس اُس کا دل سخت ہو گیا اور آخر کار اُس نے شراب کی بد مستی میں حکم دیا کہ شریر ہیرودیس کی خوشنودی کے لئے یوحنا کا سر کاٹا جائے۔

اب وہ اور بھی سنگدل ہو گیا۔ وہ یسوع مسیح کی خاموشی کو برداشت نہ کر سکا۔ اُس کا چہرہ غصہ کے مارے سرخی مائل سیاہ ہو گیا اور اُس نے غصہ میں نجات دہندہ کو جو ابھی تک ساکن کھڑا تھا دھمکی دی۔ مسیح یسوع دُنیا میں شکستہ دلوں کو شفا دینے کے لئے آیا تھا۔ اگر وہ گناہ زدہ رُوحوں کو شفا دینے کے لئے کچھ بول سکتا تو وہ خاموش نہ رہتا مگر ایسے لوگوں کے لئے جو اپنے ناپاک پاؤں کے نیچے سچائی کو پامال کرتے ہیں۔ اُس کے پاس کوئی کلام نہ تھا۔

نجات دہندہ ہیرودیس سے ایسا کلام کر سکتا تھا جس سے اُس سخت دل بادشاہ کے کان بھنا جاتے۔ وہ اُس کی ساری بدکاری کو اُس پر ظاہر کر کے اُس پر آنے والی بھیاں بربادی کو پیش کر کے اُس پر خوف و ڈر سے لپکی طاری کر سکتا تھا۔ مگر مسیح کی خاموشی ہی اُس کے لئے سب سے بڑی ملامت کا سبب تھی۔

وہ کان جو ہمیشہ انسانی دکھ درد کی آواز کو سنتے تھے۔ اُن کے لئے ہیرودیس کے حکم کی کوئی جگہ نہ تھی۔ وہ دل جو بڑے سے بڑے بدکاری کی التماس سے متاثر ہوتا تھا، اس مغرور بادشاہ کے لیے بند تھا۔ جس نے کبھی یہ احساس ہی نہ کیا تھا کہ مجھے نجات دہندہ کی ضرورت ہے۔

ہیرودیس نے غصہ میں بھیڑ کی طرف پھر کر یسوع پر فتویٰ دیا کہ وہ مکار ہے مگر نجات دہندہ پر الزام لگانے والے جانتے تھے کہ وہ مکار نہیں۔ اس فتویٰ کے برعکس انہوں نے اس کے بہت سے عظیم کام دیکھے تھے۔

پھر بادشاہ ذلالت سے ابن خدا کی حقارت اور تحقیر کرنے لگا: ”پھر ہیرودیس نے اپنے سپاہیوں سمیت اُسے ذلیل کیا اور ٹھٹھوں میں اڑایا اور چمک دار پوشاک پہنا کر اُس کو پیلاطس کے پاس واپس بھیجا“ لوقا 23:11۔

جب اُس شریر بادشاہ نے دیکھا کہ یسوع مسیح اس ساری ذلت اور حقارت کو خاموشی سے برداشت کر رہا ہے تو وہ گھبرا گیا کہ میرے سامنے کوئی عام آدمی نہیں۔ وہ اس خیال سے پریشان ہو گیا کہ شاید یہ قیدی کوئی آسمانی ہستی ہو جو اس زمین پر آئی ہو۔

ہیرودیس نے یسوع مسیح کی موت کی تصدیق کرنے کی جرات نہ کی۔ اُس نے اس بڑی ذمہ داری سے اپنے آپ کو بری الذمہ ٹھہراتے ہوئے نجات دہندہ کو پیلاطس کے پاس بھیج دیا۔



پیلطس نے مجرم ٹھہرایا

جب یہودی لوگ نجات دہندہ کے ساتھ ہیرودیس سے پیلطس کے پاس لائے تو وہ بہت ناخوش ہوا اور کہا کہ تم کیا چاہتے ہو کہ میں کروں۔ اُس نے اُنہیں یاد دلایا کہ میں نے یسوع کی تفتیش کی مگر اُس میں کوئی قصور نہ پایا اور یہ کہ جو الزام تم اُس پر لگاتے ہو اُن میں سے ایک کو بھی تم ثابت نہ کر سکے۔

جیسے کہ پچھلے باب میں بیان ہوا ہے، اس کے علاوہ تم یسوع کو ہیرودیس کے پاس لے گئے تھے جو تمہاری طرح یہودی ہے۔ مگر اُس نے بھی اُس میں کوئی ایسا فعل نہ پایا۔ جس سے وہ قتل کے لائق ٹھہرتا۔ مگر الزام لگانے والوں کی خوشی کے لئے اُس نے کہا ”پس میں اُس کو پٹوا کر چھوڑ دیتا ہوں“

لوقا 16:23۔

یہاں پیلطس نے اپنی کمزوری دکھائی۔ اُس نے اقرار کیا تھا کہ مسیح بے گناہ ہے تو پھر وہ کیوں اُسے سزا دیتا ہے؟ یہ گویا بدی کے ساتھ سمجھوتہ تھا۔ یہودی اس سارے مقدمہ میں اس بات کو نہ بھولے۔ اُنہوں نے رومی حاکم کو ڈرا دیا تھا اور اب وہ اپنے مطالبہ پر زور دیتے رہے۔ حتیٰ کہ وہ یسوع پر فتویٰ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے اور قیدی کی جان لینے کے لئے اور زیادہ شور و غل کرتے رہے۔

جب پیلطس اس معاملہ میں پس و پیش کر رہا تھا کہ کیا کرنا چاہیے، اُس وقت اُس کی بیوی نے اُسے ایک خط بھیجا کہ: ”تُو اس راستباز سے کچھ کام نہ رکھ کیونکہ میں نے آج خواب میں اس کے سبب سے بہت دکھ اٹھایا ہے“ متی 19:27۔

اس پیغام سے پیلطس کا رنگ زرد پڑ گیا اور جب بھیڑ نے دیکھا کہ وہ فیصلہ نہیں کر پاتا تو وہ

اور زیادہ زور زور سے چلانے لگی۔

پیلطس نے سوچا کہ کچھ تو کرنا ضرور ہے۔ اُس وقت یہ دستور تھا کہ عیدِ فصح کے موقع پر ایک قیدی کو جسے لوگ چاہتے تھے چھوڑ دیا جاتا تھا۔ رومی سپاہیوں نے حال ہی میں ایک مشہور ڈاکو برابانامی کو پکڑا تھا اور وہ کمینہ قزاق اور خونی تھا۔ پس پیلطس نے بھیڑ کی طرف پھر کر بڑی سرگرمی سے کہا: ”تم کسے چاہتے کہ میں تمہاری خاطر چھوڑ دوں؟ برابا کو یا یسوع کو جو مسیح کہلاتا ہے؟“ متی 27:17

”وہ سب مل کر چلا اُٹھے کہ اُسے لے جا اور ہماری خاطر برابا کو چھوڑ دے“ لوقا 23:18۔

پیلطس حیرانی اور مایوسی سے گونگا سا ہو گیا۔ اپنے فیصلہ میں کمزوری دکھانے اور بھیڑ سے التماس کرنے کے سبب وہ اپنی عزت اور لوگوں پر اپنا اثر کھو بیٹھا تھا۔ اب وہ بھیڑ کے ہاتھ میں ایک کھ پتلی بن کر رہ گیا تھا۔ اُنہوں نے اپنی مرضی سے جدھر چاہا اُسے موڑا۔ پھر اُس نے کہا: ”پھر یسوع کو جو مسیح کہلاتا ہے کیا کروں؟ سب نے کہا وہ مصلوب ہو۔ اُس نے کہا کیوں اُس نے کیا بُرائی کی ہے؟ مگر وہ بھی چلا چلا کر کہنے لگے وہ مصلوب ہو۔“ متی 27:22، 23

جب پیلطس نے یہ بھیانک چیخ و پکار سنی تو کہا یہ ”مصلوب ہو“۔ تو اُس کا رنگ زرد پڑ گیا۔ اُس کا یہ خیال نہ تھا کہ ایسا ہوگا۔ اُس نے بار بار اقرار کیا تھا کہ یسوع بے گناہ ہے تو بھی لوگ ارادہ کئے ہوئے تھے کہ وہ یہ بڑی بھیانک اور خوفناک موت مرے اُس نے پھر یہ سوال پوچھا ”کیوں اُس نے کیا بُرائی کی ہے؟“

اور اُنہوں نے پھر یہ خوفناک شور مچایا ”وہ مصلوب ہو، مصلوب ہو“۔ پیلطس نے اُن میں ہمدردی پیدا کرنے کی آخری کوشش کی۔ یسوع مسیح کو جو تھکا ماندہ اور زخموں سے چُور تھا لا کر الزام لگانے والوں کے سامنے کوڑے لگوائے۔

”اور سپاہیوں نے کانٹوں کا تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھا اور اُسے ارغوانی پوشاک پہنائی۔“

اور اُس کے پاس آ کر کہنے لگے اے یہودیوں کے بادشاہ آداب! اور اُس کے طمانچے بھی مارے“
یوحنا 19:2،3۔

اُنہوں نے اُس پر تھوکا اور بعض شریروں نے اُس کے ہاتھ سے وہ سر کنڈالے کر جو اُسے دیا گیا تھا۔ اُس کے سر پر کانٹوں کا تاج بنا کر رکھا اور سر کنڈے کو زور زور سے اُس کے سر پر مارنے لگے جس سے اُس کے ماتھے پر کانٹے چھ گئے اور اُس کے چہرہ اور داڑھی پر خون بہنے لگا۔

شیطان نے نجات دہندہ کی تذلیل میں ظالم سپاہیوں کی قیادت کی۔ وہ مسیح کو انتقام لینے کے لئے بھڑکانا چاہتا تھا تاکہ مسیح اپنے آپ کو چھڑانے کے لیے معجزہ کرے اور اس طرح نجات کی تجویز کو پامال کر دیا جائے۔ اگر مسیح کی انسانی زندگی پر ایک دھبہ بھی ہوتا اور اس بھیانک امتحان میں ایک بار بھی ناکام ہوتا تو خدا کا برہ ایک ناقص قربانی ہوتا اور نسل انسانی کی نجات نامکمل ہوتی۔

مگر جو آسمانی لشکروں کا سردار تھا اور اپنی مدد کے لئے پاک فرشتوں کے تمن بلا سکتا تھا۔ جن میں سے ایک بھی اس ظالم بھیڑ کو فوراً مغلوب کر سکتا تھا اور وہ جو اپنے جلال سے اپنے ستانے والوں کو بھسم کر سکتا تھا، اُس نے اپنے آپ کو بڑے معجزانہ طور پر اطمینان سے سب سے شدید ذلت اور رسوائی اور ظلم کے حوالے کر دیا۔

جس طرح مسیح پر مظالم اور تشدد نے اُس کے ستانے والوں کو انسانیت کے درجے سے بھی نیچے گرا کر شیطان کی طرح بنا دیا۔ اُسی طرح یسوع مسیح کو حلیسی اور بردباری نے اُسے انسانیت سے بلند و بالا کر دیا اور ثابت کر دیا کہ وہ ابن خدا ہے۔

پیلطس نجات دہندہ کے بے پناہ صبر و تحمل سے بہت متاثر ہوا۔ اُس نے حکم دیا کہ برابا کو عدالت میں لایا جائے۔ پھر اُس نے ان دونوں قیدیوں کو ساتھ ساتھ کھڑا کر کے پیش کیا۔ نجات دہندہ کی طرف اشارہ کر کے اُس نے بڑی سنجیدہ التماس میں کہا ”دیکھو یہ آدمی!“ ”دیکھو میں اُسے تمہارے

پاس باہر لے آتا ہوں تاکہ تم جانو میں اُس کا کچھ جرم نہیں پاتا“ یوحنا 19: 4، 5۔

وہاں ابنِ خدا ٹھٹھوں کا لباس اور کانٹوں کا تاج پہنے کھڑا تھا۔ کمر تک ننگا تھا۔ اُس کی کمر پر سخت کوڑوں کے نشان نظر آ رہے تھے۔ جن میں سے بہت خون بہہ رہا تھا۔ اُس کا چہرہ خون سے شرابور تھا۔ اور دُکھ درد کے نشان نظر آ رہے تھے۔ مگر یہ چہرہ اُس سے پہلے اتنا خوبصورت کبھی نظر نہ آیا تھا جتنا کہ اب تھا۔ ہر خدو خال سے شرافت اور سپردگی اور اپنے ظالم دشمنوں کے لئے بے حد رحم و ترس کا اظہار ہو رہا تھا۔

اُس کے پاس کھڑے ہوئے قیدی میں واضح فرق نظر آ رہا تھا۔ برابا کے چہرہ کے ہر نقش سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ بڑا سنگدل اور ظالم ڈاکو ہے۔

دیکھنے والوں میں سے بعض یسوع مسیح کے ہمدرد تھے بلکہ کاہن اور سردار کاہن بھی قائل تھے کہ مسیح وہی کچھ ہے جس کا وہ دعویٰ کرتا ہے مگر وہ ایمان نہ لاتے تھے۔ اُنہوں نے بھیڑ کو بہت اُکسایا تھا اور پھر کاہنوں، سرداروں اور لوگوں نے چلا چلا کر کہا: ”مصلوب کر مصلوب! پیلاطس نے اُن سے کہا تم ہی اسے لے جاؤ اور مصلوب کرو کیونکہ میں اس کا کچھ جرم نہیں پایا“ یوحنا 19: 6۔

پیلاطس نے مسیح کو چھوڑ دینے کی بڑی کوشش کی مگر یہودیوں نے زور زور سے چلا کر کہا: ”اگر تو اس کو چھوڑ دیتا ہے تو قیصر کا خیر خواہ نہیں۔ جو کوئی اپنے آپ کو بادشاہ بناتا ہے وہ قیصر کا مخالف ہے“ یوحنا 19: 12۔

یہ بات پیلاطس کے لئے بڑی خطرناک تھی۔ رومی حکومت اُسے پہلے ہی مشکوک نظروں سے دیکھتی تھی اور وہ جانتا تھا کہ اس قسم کی اطلاع اُس کی بربادی کا سبب ہوگی۔ ”جب پیلاطس نے دیکھا کہ کچھ بن نہیں پڑتا بلکہ اُلٹا بلوا ہوتا جاتا ہے تو پانی لے کر لوگوں کے رُوبرُو اپنے ہاتھ دھوئے اور کہا میں اس راستباز کے خون سے بری ہوں۔ تم جانو“ متی 27: 24۔

پیلطس نے یسوع مسیح کو مجرم ٹھہرانے کے سبب اپنے کو بری گرانے کی بیکار کوشش کی۔ اگر وہ شروع ہی میں مستعد اور مضبوط ہو کر عمل کرتا اور حقیقت کے متعلق اپنی قانکت کو عملی جامہ پہناتا تو وہ بھیڑ سے مغلوب نہ ہوتا۔ وہ اُس پر حکم جتانے کا خیال نہ کرتے۔

اُس کی بے قیامی، اُس کی بربادی کا سبب ثابت ہوئی۔ پیلطس نے دیکھا کہ میں یسوع مسیح کو آزاد نہیں کر سکتا تو بھی اپنے مرتبہ اور وقار کو قائم رکھ سکتا ہوں۔ اُس نے اپنے دنیاوی مرتبہ کو ہاتھ سے جانے دینے کی بجائے معصوم زندگی کو قربان کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اُس نے بھیڑ کے مطالبہ سے مغلوب ہو کر یسوع کے کوڑے لگوائے اور اُسے مصلوب کرنے کے لیے دے دیا۔

مگر اس احتیاط کے باوجود جس بات سے وہ ڈرتا تھا وہی بات ہوئی۔ اُس کی عزت اُس سے چھین لی گئی۔ اُسے اپنے مرتبہ سے نیچے اتار دیا گیا۔ یسوع مسیح کی تصلیب کے کچھ دیر بعد شرمندگی اور ذلت اور فخر میں ذلیل ہو کر اُس نے اپنی زندگی کو خود اپنے ہاتھوں سے ختم کر ڈالا۔

جو گناہ سے سمجھوتہ کرتے ہیں صرف رنج و غم اور تباہی و بربادی ہی اُن کا حصہ بنے ہوگا۔ ”ایسی راہ بھی ہے جو انسان کو سیدھی معلوم ہوتی ہے پر اُس کی انتہا میں موت کی راہیں ہیں“ امثال 12:14۔ جب پیلطس نے اپنے آپ کو مسیح کے بے گناہ خون سے بری ہونے کا اعلان کیا تو کانٹانے تکبرانہ طور پر کہا ”اِس کا خون ہماری اور ہماری اولاد کی گردن پر!“ متی 25:27۔

اور کانٹانوں نے اس مہلک الفاظ کو دہرایا اور پھر لوگوں نے بھی دہرایا۔ یہ اپنے آپ پر بھیا نک سزا کا فتوای تھا۔ یہ بڑی ہیبت ناک میراث تھی جسے انہوں نے آنے والی نسلوں کو دیا۔

قریباً چالیس برس کے بعد یہ خوفناک سزا بڑے بھیا نک مناظر میں یروشلیم کی تباہی کے وقت اُن پر لفظی طور سے پوری ہوئی۔ اُس وقت یہ سزا لفظی طور پر اُن کی منتشر، مسترد اور تشدد میں دی ہوئی نسل پر پوری ہوتی رہی۔

جب آخری حساب کا دن آئے گا تو اس کی تکمیل دوہری لفظی ہوگی۔ پھر یہ منظر تبدیل ہو جائے گا اور ”یہی یسوع“ واپس آئے گا اور ”بھڑکتی ہوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہوگا۔ اور جو خدا کو نہیں پہچانتے“ اعمال 1:11؛ 2:1 تھسلینکیوں 8،7:1۔ تب وہ چٹانوں اور پہاڑوں سے چلا چلا کر کہیں گے: ”ہم پر گر پڑو اور ہمیں اُس کی نظر سے جو تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور برہ کے غضب سے چھپالو۔ کیونکہ اُن کے غضب کا روزِ عظیم آپہنچا“ مکاشفہ 6:16، 17



کلوری

یسوع مسیح کو بھیڑ کے شور و غل اور ہنسی ٹھٹھوں کے درمیان کلوری کی طرف جلدی جلدی لے جایا گیا۔ جب وہ پیلاطس کے دیوان خانہ کے پھانک سے باہر نکلا تو وہ بھاری صلیب جو برابا کے لئے تیار کی گئی تھی اُس کے زخمی اور خون آلود کندھوں پر رکھی گئی۔ دوسرے دو ڈاکوؤں پر بھی جن کو یسوع مسیح کے ساتھ سزائے موت دی گئی تھی، صلیبیں رکھی گئیں۔

نجات دہندہ کے لئے جو نڈھال اور ڈکھوں سے چور چور ہو رہا تھا یہ بوجھ بہت بھاری تھا۔ صرف چند گز کے فاصلے پر جا کر نڈھال ہو کر صلیب کے نیچے گر پڑا۔

ہوش میں آنے کے بعد یہ صلیب پھر اُس کے کندھوں پر لادی گئی۔ لڑکھڑاتے ہوئے چند قدم چلا اور پھر بے جان ہو کر گر پڑا۔ اُس کے ستانے والے سمجھ گئے کہ اب اُس کے لئے بوجھ اٹھا کر آگے جانا ناممکن ہے۔ وہ پریشان تھے تاکہ کسی کو پائیں تاکہ یہ بے عزتی کا بوجھ اُس پر لاد جائے۔

عین اُسی وقت شمعون قرینی دوسری طرف سے آتے ہوئے دکھائی دیا۔ انہوں نے اُسے پکڑ کر صلیب اُس پر لادی تاکہ کلوری تک لے جائے۔

شمعون کے بیٹے یسوع کے شاگرد تھے مگر وہ خود یسوع پر ایمان نہ لایا تھا۔ اُس کے بعد شمعون ہمیشہ بڑا شکر گزار رہا کہ اُسے نجات دہندہ کی صلیب اٹھانے کا شرف حاصل ہوا۔ وہ بوجھ جس کے اٹھانے کے لئے اُسے یوں مجبور کیا گیا تھا، اُس کے ایمان لانے کا سبب بن گیا۔ کلوری کے واقعات اور یسوع مسیح کے کلام نے جو اُس نے اُس وقت کیا تھا شمعون کی رہبری کی کہ وہ خداوند پر ایمان لائے کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔

صلیب دینے کی جگہ پر پہنچ کر مجرموں کو اذیت دینے والے آلات سے باندھا جاتا تھا۔

دونوں چوروں نے اُن لوگوں کے ساتھ جو اُن کو صلیبوں پر لٹا رہے تھے جدوجہد کر کے خلاصی پانے کی کوشش کی مگر نجات دہندہ نے کوئی مقابلہ نہ کیا۔

یسوع مسیح کی ماں اس بھیانک سفر میں کلوری تک یسوع کے پیچھے پیچھے گئی۔ جب وہ اس بوجھ تلے نڈھال ہو کر گر پڑا تو اُس نے اُسکی مدد کرنے کی کوشش کی مگر اُسے یہ شرف حاصل نہ ہونے دیا گیا۔

اس تکلیف دہ سفر میں وہ ہر قدم پر منتظر رہی کہ مسیح یسوع اپنی خداداد قدرت کا مظاہرہ کر کے اپنے کو اس خونی بھیڑ سے چھڑالے گا اور اب چونکہ آخری منظر پر پہنچ چکے تھے اور اُس نے دیکھا کہ دونوں ڈاکوؤں کو صلیب کے ساتھ باندھ دیا گیا ہے تو اُس نے کسی طرح کی بھی پُش و پیش نہ کی۔ اُس نے کیسی بڑی جان کنی کو برداشت کیا!

کیا مسیح جس نے مُردوں کو زندہ کیا تھا اپنے آپ کو صلیبی موت مرنے دے گا؟ کیا ابنِ خدا ایسے ظالمانہ طور سے اپنے کو قتل ہونے دے گا؟ کیا مجھے (مریم کو) اس ایمان کو کہ وہ مسیح ہے چھوڑ دینا چاہیے؟

مقدسہ مریم نے دیکھا کہ مسیح کے ہاتھ صلیب پر پھیلائے گئے۔ یہ وہی ہاتھ تھے جو دُکھ اُٹھانے والوں کو برکت دینے کے لئے پھیلائے جاتے تھے۔ ہتھوڑا اور میخیں لائی گئیں اور جب ملائم گوشت میں سے میخیں پار کی جا رہی تھیں تو شکستہ دل شاگردوں نے اس ظالم منظر سے یسوع مسیح کی نڈھال ماں کو سہارا دیا۔

نجات دہندہ نے کوئی شکوہ نہ کیا۔ اُس کا چہرہ زرد اور ساکن رہا مگر اُس کے ماتھے پر پسینے کی بڑی بڑی بوندیں تھیں۔ اُس کے شاگرد اس خوفناک منظر سے بھاگ گئے۔ اُس نے تنہا انگو حوض میں روندے اور لوگوں میں سے کوئی نہ تھا۔ (یسعیاہ 63:3)

جب سچا ہی اپنا کام کر رہے تھے تو یسوع کے خیالات اپنے دُکھوں سے ہٹ کر اُس خوفناک انتقام کی جانب منتقل ہو گئے، جو ایک دن اُس کے ستانے والوں سے لیا جائے گا۔ اُس نے اُن کی نادانی پر ترس کھا کر دُعا کی: ”اے باپ! ان کو معاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں۔“

مسیح آدمیوں کے وکیل بننے کا حق حاصل کر رہا تھا تاکہ وہ آسمانی باپ کے حضور میں اُن کا وکیل ہو۔ خداوند کی اس دُعا میں جو اُس نے اپنے دشمنوں کے لئے کی، ساری دُنیا شامل تھی۔ اس دُعا میں دُنیا کے شروع سے آخر تک ہر گنہگار جو زندہ ہے یا زندہ رہے گا شامل ہے۔

جب کبھی ہم گناہ کرتے ہیں تو ہم مسیح یسوع کو نئے سرے سے زخمی کرتے ہیں۔ ہمارے لئے وہ اپنے چھیدے ہوئے ہاتھوں کو آسمانی باپ کے حضور میں اُٹھا کر کہتا ہے ”اے باپ! ان کو معاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں۔“

مسیح یسوع کے ہاتھ میں میخیں لگا کر جو نبی اُسے صلیب پر لٹکایا گیا تو مضبوط آدمیوں نے صلیب اُٹھا کر بڑی طاقت سے اُس جگہ جو اُس کے لئے تیار کی گئی تھی، ڈال دیا۔ اس سے ابنِ خدا کو شدید صدمہ ہوا۔

تب پیلاطس نے کتبہ لاطینی، یونانی اور عبرانی میں لکھوا کر صلیب پر یسوع کے سر کے اوپر لگا دیا تاکہ اُسے سب لوگ پڑھ سکیں۔ اُس کتبہ پر لکھا تھا ”یسوع ناصری یہودیوں کا بادشاہ۔“ یہودیوں کے سردار کاہنوں نے پیلاطس سے کہا کہ یہودیوں کا بادشاہ نہ لکھ بلکہ یہ کہ اُس نے کہا ”میں یہودیوں کا بادشاہ ہوں۔“

مگر پیلاطس اپنی پہلی کمزوری کے سبب اپنے آپ سے پہلے ہی بڑا ناراض تھا۔ اُس نے حاسد اور شریر سرداروں کو خوب حقیر سمجھا تھا۔ پس اُس نے کہا: ”میں نے جو لکھ دیا وہ لکھ دیا۔“

لوقا 22:19-

سپاہیوں نے یسوع کے کپڑے آپس میں بانٹ لیے۔ اُس کے چونغے کے بارے میں اُن میں بحث و تکرار ہوئی۔ آخر کار انہیں نے قرعہ ڈالا۔ خدا نے نبی کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ وہ ایسا کریں گے۔ یوں لکھا ہے: ”کیونکہ کتوں میں مجھے گھیر لیا ہے۔ بدکاروں کی گروہ مجھے گھیرے ہوئے ہے۔ وہ میرے ہاتھ اور میرے پاؤں چھیدتے ہیں۔... وہ میرے کپڑے آپس میں بانٹتے ہیں اور میری پوشاک پر قرعہ ڈالتے ہیں“ زبور 16:22، 18۔

مسیح یسوع کے صلیب پر چڑھتے ہی ایک بھیانک منظر نظر آیا۔ کاہن سردار اور فقیہی بھیڑ کے ساتھ مل کر ابنِ خدا کی تحقیر اور تذلیل کرتے ہوئے کہنے لگے: ”اگر تو یہودیوں کا بادشاہ ہے تو اپنے آپ کو بچا“ لوقا 37:23۔ ”اِس نے اوروں کو بچایا۔ اپنے تئیں نہیں بچا سکتا۔ یہ تو اسرائیل کا بادشاہ ہے۔ اب صلیب پر سے اتر آئے تو ہم اس پر ایمان لائیں۔ اس نے خدا پر بھروسہ کیا ہے اگر وہ اسے چاہتا ہے تو اب اس کو چھڑالے کیونکہ اس نے کہا تھا میں خدا کا بیٹا ہوں“ متی 27:42، 43۔

”اور راہ چلنے والے سر ہلا کر اُس پر لعن طعن کرتے اور کہتے تھے کہ واہ! مقدس کو ڈھانے والے اور تین دن میں بنانے والے۔ صلیب پر سے اتر کر اپنے تئیں بچا“ مرقس 15:29، 30۔ مسیح یسوع صلیب پر سے نیچے اتر سکتا تھا۔ لیکن اگر وہ ایسا کرتا تو ہم کو کبھی نجات نہ ملتی۔ کیونکہ وہ ہماری خاطر مرنے کو تیار تھا۔

”حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا اور ہماری بدکرداری کے باعث گچلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لئے اُس پر سیاست ہوئی تاکہ اُس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں“ یسعیاہ 53:5۔



یسوع مسیح کی موت

اپنی بیش قیمت جان دینے میں یسوع مسیح کو فاختانہ خوشی سے نوازنہ گیا۔ اُس کا دل در و شدت سے پھٹ گیا تھا اور مایوسی سے دب گیا تھا مگر موت کے ڈر یا درد سے اُس کے دکھ نہیں بڑھے بلکہ یہ دُنیا کے گناہوں کا کچلنے والا بوجھ اور اپنے آسمانی باپ سے جدائی کا احساس تھا۔ اس سے نجات دہندہ کا دل ٹوٹ گیا اور راتنی جلدی اُس کی موت واقع ہوگئی۔

مسیح یسوع نے وہ رنج برداشت کیا جسے گنہگار اُس وقت برداشت کریں گے۔ جب اُنہیں اپنے گناہوں کے بوجھ کا احساس کرنے کے لئے بیدار کیا جائے گا اور اُنہیں معلوم ہوگا کہ ہم نے آسمانی خوشی اور اطمینان سے اپنے کو ہمیشہ کے لئے جدا کر لیا ہے۔

فرشتوں نے مایوسی کی اُس جان کنی کو جسے ابن خدا نے برداشت کیا بڑے تعجب سے دیکھا۔ اُس کا دل اتنا شدید پریشان تھا کہ اُسے صلیب کے دکھوں کا بمشکل احساس ہوا۔

فطرت خود اس منظر سے ہمدردی کرتی تھی۔ سورج دو پہر تک بڑے جوش سے چمکتا رہا مگر ایسا لگا کہ وہ یکا یک مٹا دیا گیا ہے۔ صلیب کے چاروں طرف شبِ دیبجور کی سی تاریکی تھی۔ یہ فوق الفطرت تاریکی پورے تین گھنٹے تک رہی۔

بھیڑ پر ایک گمنام تاریکی چھا گئی۔ لعنت و ملامت ختم ہوگئی۔ آدمی عورتیں اور بچے بڑی دہشت سے زمین پر گر پڑے۔ بادل میں سے کبھی کبھی چمک اُٹھتی تھی اور صلیب اور نجات دہندہ کو ظاہر کرتی تھی۔ سب نے سوچا کہ ہم سے انتقام لینے کا وقت آپہنچا ہے۔

نویں گھنٹے تاریکی لوگوں پر سے اُٹھی مگر نجات دہندہ پر ابھی تک پوشاک کی طرح چھائی ہوئی تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ یہ چمک صلیب پر لٹکے ہوئے خداوند مسیح پر پھینکی جا رہی ہے۔ اُس وقت مسیح نے بڑی

مایوسی میں چلا کر کہا: ”اے میرے خدا! اے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟“

اس دوران تاریکی یروشلیم اور یہودیہ کے میدانوں پر چھا گئی جب سب کی آنکھیں اس بدقسمت شہر کی طرف منتقل ہوئیں تو انہوں نے دیکھا کہ خدا کے غصے کی خوفناک گرج و چمک اُس شہر کی طرف ہے۔

صلیب پر سے یکا یک تاریکی اُٹھ گئی اور بڑی صاف فاتحانہ آواز سے جو ساری مخلوق میں گونجتی معلوم ہوئی۔ یسوع مسیح نے پکار کر کہا ”تمام ہوا“ یوحنا 30:19۔ ”میں اپنی رُوح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں“ لوقا 46:23۔

ایک ٹور نے صلیب کو محصور کر لیا اور نجات دہندہ کا چہرہ سورج کی طرح چمک اُٹھا۔ پھر اُس نے اپنا سر جھکا کر جان دے دی۔ صلیب کے پاس بھیڑ مفلوج ہو کر رہ گئی اور گھٹے ہوئے دم کے ساتھ صلیب کو دیکھتی رہی۔ زمین پر پھر تاریکی چھا گئی اور بڑے زور سے گرجنے کی آواز سُنائی دی اور اُس کے ساتھ ایک بڑا بھونچال آیا۔

لوگ بھونچال کے سبب سے زمین پر ڈھیر ہو کر رہ گئے۔ ابتری اور دہشت وسیع طور پر پھیل گئی۔ قرب و جوار کے پہاڑوں پر چٹانیں ٹرک گئیں اور لڑکتی ہوئی نیچے وادیوں میں جا گریں، قبریں کھل گئیں اور بہتیرے مُردوں کو نکال کر پھینک دیا گیا۔ ایسا لگتا تھا کہ تخلیق ریزہ ریزہ ہو رہی ہے۔ کاہن، سردار، سپاہی اور لوگ دہشت سے دم بے خود ہو کر زمین پر گر پڑے تھے۔

یسوع مسیح کی موت کے وقت کچھ کاہن یروشلیم کی ہیکل میں عبادت کے کام میں مشغول تھے۔ انہوں نے بھونچال کا جھٹکا محسوس کیا اور اُس وقت ہیکل کا پردہ جو پاک اور پاک ترین کمروں میں جدائی کرتا تھا، اُسی قدر ترقی ہاتھ سے اوپر سے نیچے تک پھٹ گیا، جس نے بیلشضر کے محل کی دیواروں پر موت کا فتویٰ لکھا تھا۔ زمینی ہیکل میں اب پاک ترین کمرہ مقدس کمرہ نہ رہا۔ اب خدا کی حضوری کفارہ

گاہ پر کبھی ظاہر نہ ہوگی۔ اب سردار کاہن کے سینہ پر قیمتی پتھروں پر سے خدا کی رضا مندی یا نارضا مندی پھر کبھی نہ ہوگی۔

اب سے ہیکل میں قربانیوں کا خون بے سود تھا۔ خدا کا رُہ اپنی جان دے کر دُنیا کو گناہوں کا کفارہ بن چکا تھا۔ جب نجات دہندہ نے چلا کر کہا ”تمام ہوا“ تو فرشتے خوش ہوئے۔ نجات کی بڑی تجویز کی تکمیل ہو رہی تھی۔ فرمانبردار زندگی کے ذریعہ سے بنی آدم خدا کی حضوری میں سرفراز کیے جاسکتے تھے۔

شیطان کو شکست ہوئی اور اُس کی بادشاہی جاتی رہی۔



یوسف کی قبر میں

رومی حکومت کے خلاف بغاوت کے الزام میں نجات دہندہ کو سزائے موت دی گئی تھی۔ اس جرم کی پاداش میں سزا پانے والے اشخاص کو ایسی جگہ دفن کیا جاتا تھا جو ایسے مجرموں کے لئے مخصوص ہوتی تھی۔

یوحنا اس خیال سے تھر تھرا اٹھا تھا کہ میرے پیارے خداوند کی لاش کو سنگدل سپاہی ہاتھ لگائیں اور اُسے رسوائی کے ساتھ قبر میں دفن کریں مگر اُس نے اس بات کا سد باب کرنے کی کوئی راہ نہ پائی۔ کیونکہ پیلطس پر اُس کا کوئی اثر نہ تھا۔

اس نازک وقت میں ارتیہا کے یوسف کے ساتھ نیکدیمس خداوند کے شاگردوں کی مدد کر آیا۔ یہ دونوں احباب یہودیوں کی صدر عدالت کے رکن تھے اور پیلطس سے واقف تھے۔ دونوں دولت مند اور باوقار تھے۔ وہ نجات دہندہ کی لاش کو عزت و احترام کے ساتھ دفن کرنے کا تہیہ کئے ہوئے تھے۔

جب یوسف پیلطس کے پاس نجات دہندہ کی لاش کو لینے گیا ہوا تو نیکدیمس کفن دفن کی تیاری میں لگا ہوا تھا۔ اُس زمانہ کے دستور کے مطابق لاش کو مہین کتانی چادر میں لپیٹ کر خوشبودار چیزوں کے ساتھ دفن کیا کرتے تھے۔ لاش میں خوشبودار چیزیں بھرنے کا یہ ایک طریقہ تھا۔ پس نیکدیمس یسوع کی لاش کے لئے پچاس سیر کے قریب مَر اور عود ملا ہوا لایا۔

سارے یروشلم میں بھی موت میں سب سے عزت دار شخص کی بھی ایسی تعظیم نہ ہو سکتی تھی۔ یسوع مسیح کے غریب شاگردان دولت مند سردار کو اپنے خداوند کے کفن دفن میں ایسی دلچسپی لیتے دیکھ کر حیران رہ گئے۔

شاگرد یسوع مسیح کی موت کی وجہ سے غمگینی میں تھے۔ وہ اس بارے میں بھول چکے تھے کہ انہیں پہلے ہی بتا دیا گیا تھا کہ ایسا ہوگا۔ اب وہ نا اُمید ہو چکے تھے۔ یسوع مسیح کے جیتے جی نہ یوسف نے اور نہ نیکدیمس نے برملا اُسے قبول کیا تھا۔ لیکن انہوں نے خداوند کا کلام سنا تھا اور خداوند کی خدمت میں ہر قدم پر بڑا غور و خوض کیا تھا۔ اگرچہ شاگرد اپنے خداوند کی اپنی بابت پیشگوئی کو بھول چکے تھے مگر یوسف اور نیکدیمس دونوں کو یہ پیشگوئی اچھی طرح یاد تھی اور یسوع مسیح کی موت سے متعلقہ مناظر ہی نے جن کے سبب خداوند کے شاگرد بے دل ہو گئے اور اُن کے ایمان کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ ان سرداروں پر ثابِت کیا کہ یہ حقیقی مسیح ہے اور وہ یسوع مسیح پر برملا ایمان لے آئے۔

اس وقت ان دولت مند اور معزز دوستوں کی مدد کی انتہائی ضرورت تھی وہ اپنے خداوند کے لئے ایسا کام کر سکتے تھے جس کا کرنا اُس کے شاگردوں کے لئے ناممکن تھا۔

انہوں نے بڑی عزت اور احترام سے مسیح یسوع کی لاش کو اپنے ہاتھوں سے صلیب پر سے اتارا، اُس کے گچلے ہوئے اور زخمی بدن کو دیکھ کر ایک مہین کتانی چادر میں لپیٹ کر اُسے قبر میں لٹا دیا۔ اگر یہودی سردار یسوع مسیح کو قتل کرانے میں کامیاب ہو گئے تھے مگر وہ آرام سے نہ بیٹھ سکتے تھے۔ اُن کو خداوند کی قدرت کا خوب علم تھا۔

اُن میں سے بعض نے لعزر کی قبر پر جا کر اُسے قبر میں سے زندہ ہو کر باہر نکلتے دیکھا تھا۔ وہ فکر مند تھے کہ یسوع مسیح خود مردوں میں سے زندہ ہو جائے گا اور پھر ہمارے سامنے آجائے گا۔ انہوں نے خداوند کو بھیڑ سے یہ کہتے سنا تھا کہ مجھے جان دینے اور اُسے واپس لینے کا اختیار ہے۔

انہیں یہ بھی یاد تھا کہ خداوند نے فرمایا تھا ”اس مقدس کو ڈھا دو تو میں اُسے تین دن میں کھڑا کر دوں گا“ (یوحنا 2: 19)، اور وہ جانتے تھے کہ یسوع مسیح نے یہ بات اپنے بدن کی بابت کہی ہے۔

یہوداہ نے انہیں بتایا تھا کہ مسیح نے یروشلیم کی طرف اپنے آخری سفر میں اپنے شاگردوں سے کہا ہے:

”دیکھو ہم یروشلیم کو جاتے ہیں اور ابنِ آدم سردارِ کاہنوں اور فقیہوں کے حوالہ کیا جائے گا اور وہ اُس کے قتل کا حکم دیں گے۔ اور اُسے غیر قوموں کے حوالہ کریں گے تاکہ وہ اُسے ٹھٹھوں میں اڑائیں اور کوڑے ماریں اور مصلوب کریں اور وہ تیسرے دن زندہ کیا جائے گا“ متی 20:18، 19۔

اب انہیں خداوند کی بہتیری باتیں یاد آئیں جو اُس نے اپنے جی اُٹھنے کی بات پیشگوئی کے طور پر کہی تھیں وہ ان باتوں کو بھول نہ سکتے تھے۔ اگرچہ انہوں نے بھولنے کی بڑی کوشش کی، وہ سب اپنے باپ ابلیس کی طرح ایمان رکھتے اور کانپتے بھی تھے۔

انہیں ہر چیز سے معلوم ہو گیا تھا کہ یسوع ابنِ خدا ہے۔ وہ سو نہیں سکتے تھے کیونکہ وہ خداوند کی زندگی کی بہ نسبت اُس کی موت میں اُس سے بہت زیادہ ڈر گئے تھے۔

یہ ارادہ کر کے کہ اُسے قبر ہی میں رکھنے کے لئے جو کچھ ہو سکتا ہے کیا جائے۔ انہوں نے پیلاطس سے درخواست کی کہ اُس کی قبر پر مہر کر کے تیسرے دن تک اُس پر پہرہ لگا دیا جائے۔ پیلاطس نے سپاہیوں کی ایک جماعت کا ہنوں کے حوالے کر کے کہا: ”تمہارے پاس پہرے والے ہیں۔ جاؤ جہاں تک تم سے ہو سکے اُس کی نگہبانی کرو۔ پس وہ پہرے والوں کو ساتھ لے کر گئے اور پتھر پر مہر کر کے قبر کی نگہبانی کی۔“ متی 27:65، 66۔



وہ جی اٹھا ہے

نجات دہندہ کی قبر کی حفاظت کرنے میں سب سے زیادہ احتیاط کی گئی تھی اور قبر کے منہ پر ایک بڑا پتھر سرکایا گیا تھا۔ اس پتھر پر رومی مہر اسی طرح لگائی گئی تھی کہ مہر کو توڑے بغیر پتھر کو ہٹایا نہیں جاسکتا تھا۔ قبر پر رومی سپاہیوں کا پہرہ تھا۔ وہ بڑی خبرداری سے نگہبانی کر رہے تھے کہ یسوع کی لاش کو خراب نہ کیا جائے۔ بعض قبر کے آس پاس پھرتے ہوئے پہرہ دے رہے تھے اور بعض قبر کے پاس زمین پر بیٹھے ہوئے تھے۔

مگر قبر کے پاس ایک اور نگہبان موجود تھا، آسمان کے زبردست فرشتے وہاں تھے۔ ان نگہبان فرشتوں میں سے ایک بھی اپنی طاقت کو استعمال کر کے پوری رومی فوج کو تباہ و برباد کر سکتا تھا۔ ہفتے کے پہلے دن کی رات آہستہ آہستہ گزر گئی تھی اور صبح کاذب سے کچھ دیر پہلے سب سے تاریک گھنٹہ آ پہنچا تھا۔

آسمان سے ایک بہت زبردست فرشتہ بھیجا جاتا ہے۔ اُس کا چہرہ بجلی کی چمک کی مانند درخشاں ہے اور اُس کا لباس برف کی مانند سفید تھا۔ وہ اپنے راستہ پر سے تاریکی کو دُور کرتا ہے اور آسمان اُس کے جلال سے منور ہو جاتا ہے۔

سوتے ہوئے سپاہی جاگ اُٹھتے ہیں اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ وہ بڑے حیران اور خوف زدہ ہو کر کھلے آسمان پر اور چمکدار روشنی پر جو اُن کے قریب آرہی ہے نظر کرتے ہیں۔ جب آسمان سے وہ زبردست فرشتہ قریب آ رہا ہے تو زمین کا پتلی اور تھر تھراتی ہے۔ کوئی ایک خوشگوار کام کے لیے آ رہا ہے اور اُس کی پرواز کی رفتار اور طاقت زمین کو زبردست زلزلے کی طرح ہلا رہی ہے۔ سپاہی، سردار اور محافظ مردہ سا ہو کر زمین پر گر پڑتے ہیں۔

نجات دہندہ کی قبر پر اور بھی نگہبان تھے۔ بُرے فرشتے وہاں تھے۔ چونکہ ابنِ خدا مرچکا تھا اس لئے اب اُس کی لاش پر بھی شیطان نے دعویٰ کیا ہوا تھا کہ یہ میرا شکار ہے۔

شیطان کے فرشتے وہاں موجود تھے تاکہ کوئی طاقتِ یسوع کی لاش کو اُن کے قبضہ سے چھڑانہ سکے۔ مگر جب فرشتہ خدا کے تخت سے بھیجا ہوا آیا تو وہ دہشت کھا کر وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔

فرشتہ نے قبر کے منہ پر سے بڑے پتھر کو ایک سنگریزہ کی مانند لڑھکا دیا اور پھر بڑی آواز سے جس سے زمین کانپ اُٹھی۔ چلا کر کہا ”خدا کے بیٹے یسوع! باہر نکل آ۔ تیرا باپ تجھے بلاتا ہے۔“

پھر مسیح جس نے موت پر اور قبر پر فتح پانے کی قوت حاصل کی تھی، قبر میں سے باہر نکل آیا۔ اُس نے شکستہ قبر پر دعویٰ کیا۔ ”قیامت اور زندگی تو میں ہوں۔“ اور فرشتوں کی گروہ نے بڑے ادب سے جھک کر اُسے سجدہ کیا اور حمد و تعریف کے گیتوں سے اُس کا خیر مقدم کیا۔

یسوع مسیح فاتحانہ طور سے قبر میں سے باہر نکل آیا۔ اُس کی موجودگی سے زمین کانپی، بجلیاں کوندیں اور گر جیں پیدا ہوئیں۔ یسوع مسیح کے جان دیتے وقت ایک بھونچال آیا تھا اور جب وہ فاتحانہ طور پر قبر میں سے باہر نکل آیا تو ایک بھونچال آیا۔

شیطان بہت ناراض ہوا کہ آسمانی فرشتہ کی آمد پر میرے فرشتے بھاگ گئے۔ اُس نے یہ جسارت کی ہوئی تھی کہ یسوع مسیح پھر اپنی جان کو واپس نہ لے سکے گا اور یہ کہ نجات کی تجویز ناکام ہو جائے گی۔ جب اُس نے دیکھا کہ نجات دہندہ فتح پا کر قبر میں سے باہر نکل آیا ہے تو اُس کی ساری اُمید خاک میں مل گئی۔ اب وہ جان گیا کہ میری بادشاہی ختم ہو گئی ہے اور آخر کار مجھے تباہ و برباد ہونا ہے۔



جا کر میرے شاگردوں کو بتاؤ

مقدس لوقا نجات دہندہ کے کفن دفن کے بیان میں اُن عورتوں کا ذکر کرتا ہے جو خداوند کی مصلوبیت کے وقت اُس کے ساتھ تھیں وہ یوں لکھتا ہے:

”اور لوٹ کر خوشبودار چیزیں اور عطر تیار کیا۔ سبت کے دن تو اُنہوں نے حکم کے مطابق آرام کیا“ لوقا 23:56۔ نجات دہندہ کو جمعہ یعنی ہفتہ کے چھٹے دن دفن کیا گیا تھا۔ عورتوں نے خداوند کے بدن پر ملنے کے لئے خوشبودار چیزیں اور عطر تیار کیا اور سبت کے گزر جانے تک اُنہیں ایک طرف کور رکھ دیا۔ وہ سبت کے دن خداوند کے بدن پر خوشبودار چیزوں کو ملنے کا کام بھی نہ کرنا چاہتی تھیں۔

”جب سبت کا دن گزر گیا... ہفتہ کے پہلے دن بہت سویرے جب سورج نکلا ہی تھا قبر پر آئیں“ مرقس 16:1، 2۔ جب وہ باغ کے قریب پہنچیں تو وہ آسمان کو خوبصورتی سے چمکتا ہوا دیکھ کر اور اپنے پاؤں تلے زمین کو کانپتے ہوئے محسوس کر کے حیران رہ گئیں۔ وہ دوڑ کر قبر پر گئیں اور وہاں پتھر کو لڑھکا ہوا اور رومی سپاہیوں کو نہ پا کر اور بھی حیران ہو گئیں۔

مریم مگدالینی سب سے پہلے قبر پر پہنچی تھی۔ یہ دیکھ کر کہ پتھر لڑھکا ہوا ہے۔ وہ شاگردوں کو بتانے کے لئے دوڑ کر چلی گئی۔ جب دوسری عورتیں وہاں پہنچیں تو اُنہوں نے قبر کے پاس ایک روشنی چمکتی ہوئی دیکھی اور قبر کے اندر دیکھا تو اُسے خالی پایا۔

وہ قبر کے پاس رُک گئیں تو اُنہوں نے اچانک ایک جوان کو سفید جامہ پہنے ہوئے قبر کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا۔ یہ وہ فرشتہ تھا جس نے قبر پر سے پتھر کو لڑھکا دیا تھا۔ وہ ڈر کر وہاں سے بھاگنے لگیں تو فرشتے نے کہا: ”تم نہ ڈرو کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم یسوع کو ڈھونڈتی ہو جو مصلوب ہوا تھا۔ وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ اپنے کہنے کے مطابق جی اٹھا ہے۔ آؤ یہ جگہ دیکھو جہاں خداوند پڑا تھا۔ اور جلد جا کر اُس

کے شاگردوں سے کہو کہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے اور دیکھو وہ تم سے پہلے گلیل کو جاتا ہے۔ وہاں تم اُسے دیکھو گے“ متی 28:5-7۔

جب عورتوں نے پھر قبر میں دیکھا تو اُنہوں نے ایک اور چمکدار فرشتہ کو دیکھا جس نے اُن سے کہا: ”زندہ کو مُردوں میں کیوں ڈھونڈتی ہو؟ وہ یہاں نہیں ہے بلکہ جی اُٹھا ہے۔ یاد کرو کہ جب وہ گلیل میں تھا تو اِپس نے تم سے کہا تھا۔ ضروری ہے کہ ابنِ آدم گنہگاروں کے ہاتھ میں حوالہ کیا جائے اور مصلوب ہوا اور تیسرے دن جی اُٹھے“ لوقا 24:5-7۔

پھر فرشتوں نے یسوع مسیح کی موت اور قیامت کی تشریح کی۔ اُنہوں نے عورتوں کو وہ کلام یاد دلایا جو خود خداوند یسوع نے کیا تھا۔ جس میں اُس نے اپنے مصلوب ہونے اور جی اُٹھنے کی پیشنگوئی کی تھی۔ یسوع مسیح کا یہ کلام اب اُن کے لئے بہت صاف تھا اور نئی اُمید اور ہمت سے وہ اس خوشخبری کو سُنانے کے لئے جلدی سے روانہ ہو گئیں۔

مریم اس منظر کے دوران غیر حاضر تھی مگر اب پطرس اور یوحنا کے ساتھ واپس آ گئی۔ جب یہ دونوں یروشلم کو واپس گئے تو وہ قبر پر رُکی رہی۔ وہ اس بات کو برداشت نہ کر سکتی تھی۔ جب تک کہ اُسے معلوم نہ ہو جاتا کہ یسوع مسیح کی لاش کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ جب وہ وہاں کھڑی روتی تھی تو اُس نے یہ آواز سُنی: ”اے عورت تو کیوں روتی ہے؟ کس کو ڈھونڈتی ہے؟

اُس کی آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے۔ وہ پہچان نہ سکی کہ کون اُس سے باتیں کر رہا ہے۔ اُس نے اُسے باغبان خیال کیا اور اُس کی منت کر کے کہنے لگی: ”میاں! اگر تو نے اُس کو یہاں سے اُٹھایا ہو تو مجھے بتادے کہ اُسے کہاں رکھا ہے تاکہ میں اُسے لے جاؤں۔“

اُس نے سوچا کہ اگر اس دولت مند آدمی کی قبر میرے خداوند کے لئے بہت زیادہ عزت ہے تو میں خود اُس کے لئے جگہ مہیا کروں گی۔ مگر اب خود یسوع کی آواز اُس کے کانوں میں پڑی: ”مریم!“

اُس کے آنسو جلدی سے خشک کر دیئے گئے اور اُس نے نجات دہندہ کو دیکھا۔ اپنی خوشی میں بھول کر کہ وہ مصلوب کیا گیا تھا۔ اُس نے اپنے ہاتھ بڑھا کر کہا ”ربوئی!“ خداوند۔

خداوند یسوع نے فرمایا ”مجھے نہ چھو کیونکہ میں اب تک باپ کے پاس اوپر نہیں گیا لیکن میرے بھائیوں کے پاس جا کر اُن سے کہہ کہ میں اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس اوپر جاتا ہوں“ یوحنا 15:20-17۔

یسوع نے اُس وقت تک اپنے لوگوں سے تعظیم و تکریم قبول نہ کی جب تک اُسے معلوم نہ ہوا کہ میری قربانی قبول ہوگئی ہے۔ وہ آسمانی بارگاہوں کو صعود کر گیا اور خود خدا سے اُسے یقین دہانی ہوئی کہ بنی آدم کے گناہوں کے لئے اُس کا کفارہ کافی ہے اور یہ کہ اُس کے خون کے وسیلہ سے سب کو ابدی زندگی مل سکے گی۔

آسمان اور زمین کا کل اختیار زندگی کے شہزادہ کو سونپا گیا تھا اور وہ اپنے شاگردوں کے پاس گناہ آلود دنیا میں واپس آیا تاکہ وہ اُنہیں قدرت اور جلال بخشے۔



گواہ

یسوع مسیح کے جی اٹھنے کے دن دوپہر کے بعد دوشاگرداماؤس نامی چھوٹے سے قصبے کی طرف جا رہے تھے جو یروشلیم سے قریباً سات میل کے فاصلہ پر تھا۔

وہ اُن واقعات کی بابت پریشان تھے جو حال ہی میں ہوئے تھے۔ اور خاص کر عورتوں کے بیان کے متعلق جنہوں نے فرشتوں کو دیکھا تھا اور یسوع مسیح سے اُس کے جی اٹھنے کے بعد ملی تھیں۔

اب وہ واپس اپنے گھروں کو اس اُمید میں جا رہے تھے کہ وہ ان باتوں کے متعلق جن کا سمجھنا اُن کے لئے مشکل تھا غور و خوض اور دُعا کریں کہ اُنہیں روشنی ملے۔

جب وہ جا رہے تھے تو راہ میں ایک اجنبی اُن کے ساتھ ہولیا۔ لیکن وہ اپنی باتوں میں اتنے مشغول تھے کہ اُنہیں اُس کی موجودگی کا مشکل سے احساس ہوا۔

یہ مضبوط آدمی اتنے غم زدہ تھے کہ وہ روتے جاتے تھے۔ مسیح کے محبت بھرے رحم و ترس کھانے والے دل سے یہاں ایسے رنج و غم کو دیکھا جسے وہ تسلی دے سکتا تھا۔

مسافر کے بھیس میں وہ اُن سے کلام کرنے لگا۔ لیکن اُن کی آنکھیں بند کی گئی تھیں کہ اُس کو نہ پہچانیں۔ اُس نے اُن سے کہا: ”یہ کیا باتیں ہیں جو تم چلتے چلتے آپس میں کرتے ہو؟ وہ غمگین سے کھڑے ہو گئے۔ پھر ایک نے جس کا نام کلیپاس تھا جواب میں اُس سے کہا کیا تو یروشلیم میں اکیلا مسافر ہے جو نہیں جانتا کہ ان دنوں اُس میں کیا کیا ہوا ہے؟ اُس نے اُن سے کہا کیا ہوا ہے؟ اُنہوں نے اُس سے کہا یسوع ناصری کا ماجرا جو خدا اور ساری اُمت کے نزدیک کام اور کلام میں قدرت والا نبی تھا“ لوقا 24: 16-19۔

پھر اُس واقعہ کا ذکر کیا اور عورتوں کی خبر کی بابت بتایا جو اُس دن صبح سویرے قبر پر گئی تھیں۔ پھر

خداوند مسیح نے فرمایا: ”اے نادانوں اور نبیوں کی سب باتوں کے ماننے میں سُست اعتقادو! کیا مسیح کو یہ دُکھ اُٹھا کر اپنے جلال میں داخل ہونا ضرور نہ تھا؟ پھر موسیٰ سے اور سب نبیوں سے شروع کر کے سب نوشتوں میں جتنی باتیں اُس کے حق میں لکھی ہوئی تھی وہ اُن کو سمجھا دیں“ لوقا 24:25-27۔

شاگرد حیرانی اور خوشی کے سبب خاموش رہے۔ اُنہوں نے اجنبی سے یہ پوچھنے کی جرات نہ کی کہ اُس سے پوچھیں کہ تو کون ہے۔ جب وہ اجنبی مسیح کے کام کا بیان کر رہا تھا تو وہ بڑے شوق سے سنتے رہے۔

اگر نجات دہندہ اپنے کو پہلے ہی شاگردوں پر ظاہر کر دیا تو وہ مطمئن ہو جاتے۔ اپنی کامل خوشی میں وہ کسی اور چیز کی تمنا نہ کرتے مگر اُن کے لئے یہ سمجھنا ضروری تھا کہ مسیح کے کام کی بابت پرانے عہد نامہ میں کس طرح تمام نمونوں اور نبوتوں میں پیشگوئی کی گئی تھی۔ اُن کے ایمان کو ان باتوں میں ضرور قائم ہونا چاہیے تھا۔ مسیح نے اُنہیں قائل کرنے کے لئے کوئی معجزہ نہیں کیا مگر یہ اُس کا پہلا کام تھا کہ پاک نوشتوں کی تشریح کرے۔ اُنہوں نے اُس کی موت کو اپنی تمام اُمیدوں کا خاتمہ سمجھا تھا۔ اب اُس نے نبیوں کی کتابوں سے ظاہر کیا کہ تمہارے ایمان کے لئے یہی اہم اور مضبوط ثبوت ہے۔

ان شاگردوں کو تعلیم دیتے ہوئے مسیح نے اپنے کام کی بابت پرانے عہد نامہ کو بطور گواہ بڑی اہمیت دی۔ بہتیرے آج کل یہ دعویٰ کرتے ہوئے پرانے عہد نامہ کو مسترد کر دیتے ہیں کہ اب اُس کی کوئی ضرورت نہیں مگر مسیح کی یہ تعلیم نہیں۔ مسیح نے اس کی اتنی قدر کی کہ ایک دفعہ اُس نے فرمایا: ”جب موسیٰ اور نبیوں ہی کی نہیں سنتے تو اگر مُردوں میں سے کوئی جی اُٹھے تو اُس کی بھی نہ مانیں گے“ لوقا 31:16۔

جب شاگرد اپنے گھر پہنچے تو سورج غروب ہو رہا تھا۔ یسوع کے ”ڈھنگ سے ایسے معلوم ہوا کہ وہ آگے بڑھنا چاہتا ہے“۔ مگر شاگرد یہ برداشت نہ کر سکتے تھے کہ جس نے اُنہیں ایسی خوشی اور اُمید بخشی تھی اُن سے جُدا ہو۔

پس اُنہوں نے اُس سے کہا ”کہ ہمارے ساتھ رہے کیونکہ شام ہوا چاہتی ہے اور دن اب بہت ڈھل گیا۔ پس وہ اندر گیا تاکہ اُن کے ساتھ رہے“، لوقا 24:28، 29۔ شام کا سادہ کھانا بہت جلد تیار ہو گیا اور مسیح نے اپنے دستور کے موافق دسترخوان پر صدر کی جگہ سنبھال لی۔

عموماً خاندان کے سربراہ کھانے پر دُعا مانگا کرتے تھے مگر مسیح یسوع نے روٹی پر ہاتھ رکھ کر اُسے برکت دی اور شاگردوں کی آنکھیں کھل گئیں۔ روٹی پر برکت دینے کے عمل، جانی پہچانی آواز، اُس کے ہاتھ میں میخوں کے نشان، سب نے ظاہر کیا کہ یہ تمہارا پیارا خداوند ہے۔

تھوڑی دیر تک وہ حیرت زدہ رہے۔ پھر اُنہوں نے اُٹھ کر اُس کے پاؤں پر گر کر سجدہ کیا مگر وہ اچانک اُن کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ اپنی خوشی میں وہ اپنی بھوک و پیاس اور تھکاوٹ کو بھول گئے اور کھانے کو بغیر چکھے چھوڑ کر مُردوں میں جی اُٹھنے والے مبارک خداوند کا بیش قیمت پیغام لے کر واپس یروشلیم کو لوٹ گئے۔

جب شاگردوں سے یہ باتیں کر رہے تھے کہ یسوع آپ اُن کے بیچ میں کھڑا ہوا اور ہاتھ اُٹھا کر انہیں برکت دیتے ہوئے کہا ”تمہاری سلامتی ہو“، لوقا 24:36۔ پہلے تو وہ ڈر گئے مگر جب اُس نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں میں سوراخ دکھائے اور اُن کے سامنے کھانا کھایا تو وہ ایمان لائے اور تسلی پائی۔ ایمان اور خوشی نے اب بے ایمانی کی جگہ لی اور ناقابلِ بیاں احساس سے اُنہوں نے اپنے زندہ ہو جانے والے نجات دہندہ کا اقرار کیا۔

اس موقع پر تو ماُن کے ساتھ نہ تھا۔ اُس نے یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کی خبروں کا یقین نہ کیا۔ مگر آٹھ روز کے بعد یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں پر جب تو ما بھی حاضر تھا ظاہر ہوا۔

اُس موقع پر اُس نے پھر اپنے ہاتھوں اور پاؤں میں صلیب کے نشان دکھائے۔ تو ما فوراً قائل ہو کر چلا اُٹھا ”اے میرے خداوند! اے میرے خدا!“، یوحنا 20:28۔ بالا خانہ پر یسوع نے اپنی بابت

صحیفوں کی پھر تشریح کی۔ اُس وقت اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ میرے نام سے توبہ اور گناہوں کی معافی کی منادی ریوٹھلیم سے شروع کر کے تمام قوموں میں کی جائے۔

آسمان پر جانے سے پہلے خداوند نے اپنے شاگردوں سے کہا ”جب رُوح القدس تُم پر نازل ہوگا تو تُم قوت پاؤ گے اور ریوٹھلیم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہو گے۔“ ”دیکھو میں دُنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔“ اعمال 1:8؛ متی 20:28

مسیح نے فرمایا، تُم دُنیا کے عوض میری خود انکار زندگی کے گواہ رہے ہو۔ تُم نے دیکھا ہے کہ سب جو میرے پاس آتے ہیں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں میں انہیں خوشی سے قبول کرتا ہوں۔ سب لوگ جو چاہیں خدا کے ساتھ میل ملاپ کر کے ہمیشہ کی زندگی کے وارث ہو سکتے ہیں۔

میرے شاگردوں! میں اس رحم و کرم کے پیغام کو تمہارے سپرد کرتا ہوں اس پیغام کی منادی تمام قوموں، اہل زبان اور اُمتوں میں ہونی ضرور ہے۔ دُنیا کی آبادی کی انتہا تک جاؤ مگر یقین رکھو کہ میری حضوری وہاں بھی ہوگی۔ ایمان اور بھروسہ سے محنت کرو۔ کیونکہ کوئی ایسا وقت نہیں آئے گا کہ جب میں تمہارے ساتھ نہ ہوں گا۔

نجات دہندہ نے جو حکم شاگردوں کو دیا اُس میں سب ایماندار شامل ہیں۔ اس میں دُنیا کے آخر تک مسیح میں سب ایماندار شامل ہیں جو مسیح کی زندگی کو پاتے ہیں۔ انہیں اپنے ہم جنس انسان کی نجات کے لئے کام کرنا ہے۔

سب تو جماعتوں میں منادی نہیں کر سکتے مگر سب افراد کی خدمت کر سکتے ہیں۔ وہ خادم جو دوسروں کے دُکھ و تکلیف کو دُور کرتے، حاجت مندوں کی مدد کرتے، افسردہ کو تسلی دیتے اور جو مسیح کی معاف کرنے والی محبت کی بابت گنہگاروں کو بتاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اُس کے گواہ ہیں۔



آسمان پر صعود فرمانا

اس زمین پر نجات دہندہ کا کام ختم ہو چکا تھا۔ اب وقت آ گیا تھا کہ وہ واپس اپنے آسمانی گھر میں جائے۔ وہ غالب آیا تھا اور اُسے پھر اپنے آسمانی باپ کے ساتھ جلالی تخت پر بیٹھنا تھا۔

یسوع مسیح نے کوہ زیتون کو اپنے صعود کی جگہ مقرر کیا تھا۔ اپنے گیارہ شاگردوں کے ساتھ وہ پہاڑ پر گیا۔ مگر شاگردوں کو معلوم نہ تھا کہ اپنے خداوند کے ساتھ یہ آج اُن کی آخری ملاقات ہے۔ راستے میں نجات دہندہ نے اُنہیں آخری ہدایات دیں۔ خداوند نے اپنی جدائی سے عین پیشتر اُن سے یہ بیش قیمت وعدہ کیا جو اُس کے ہر ایماندار کے لئے بڑا گرانقدر ہے: ”دیکھو میں دُنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔“ متی 28:20

وہ پہاڑ کی چوٹی سے گزر کر بیت عنیاہ کی طرف گئے۔ یہاں وہ رُک گئے اور شاگرد اپنے خداوند کے آس پاس اکٹھے ہو گئے۔ جب وہ پیار اور محبت سے اپنے شاگردوں کو دیکھ رہا تھا تو اُس کے چہرہ پر سے نُور کی کرنیں برس رہی تھیں۔ نجات دہندہ کے لبوں سے سب سے آخری بار عمیق ترین ملائمت اور محبت کے الفاظ اُن کے کانوں میں سنائی دیئے۔

برکت کے لئے ہاتھ پھیلانے ہوئے وہ آہستہ آہستہ اُن کے درمیان میں سے اوپر کواٹھ گیا۔ جب وہ اوپر جا رہا تھا تو خوف زدہ شاگرد بڑے غور سے اپنے صعود کرنے والے خداوند کی طرف دیکھ رہے تھے۔ جلال کے بادل نے خداوند کو اُن کی نظروں سے اوجھل کر دیا۔ عین اُسی وقت فرشتوں کی گروہ نے نہایت شرین اور خوش الحان گیت گایا۔

جب شاگرد آسمان کی طرف غور سے دیکھ رہے تھے تو اُن کے کانوں میں نہایت پیارے گیتوں کی آوازیں سنائی دیں۔ انہوں نے پھر کر دو فرشتوں کو آدمیوں کی صورت میں دیکھا۔ انہوں

نے کہا: ”اے گلیلی مردو! تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو؟ یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اٹھایا گیا ہے اسی طرح پھر آئے گا جس طرح تم نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے“ اعمال 11:1۔

یہ فرشتے اُس گروہ میں سے تھے جو مسیح یسوع کو آسمانی گھر میں لے جانے کے لئے آئے تھے۔ جو لوگ اس دُنیا میں رہ گئے تھے اُن سے محبت اور ہمدردی کے سبب سے یہ اُن کی یقین دہانی کے لئے پیچھے رہ گئے تھے کہ یہ جُدائی ہمیشہ تک نہ رہے گی۔

جب شاگرد یروشلیم کو واپس آئے تو لوگ تعجب سے اُن کو دیکھنے لگے۔ یہ خیال کیا گیا کہ خداوند کے مقدمہ اور مصلوب ہونے کے بعد وہ بے دل اور شرمندہ نظر آئیں گے۔ اُن کے دشمن اُن کے چہروں پر رنج و غم اور امن کے نشان پانے کے آرزو مند تھے۔ لیکن اس کی بجائے اُن کے چہروں پر خوشی اور فتح مندی کے آثار ہی نظر آتے تھے۔ اُن کے چہرے ایسی خوشی سے چمکتے تھے جو اس دُنیا کی نہیں۔ وہ نہ مایوس تھے اور نہ بے دل ہو کر رنج و غم کرتے تھے بلکہ خداوند کی حمد و ستائش اور شکرگزاری سے معمور اور بھرپور تھے۔

اُنہوں نے اپنے خداوند مسیح کی قیامت اور آسمان پر جانے کا بیان بڑی خوشی سے کیا اور اکثر لوگ اُن کی گواہی پر ایمان لائے۔ اب شاگردوں کے دل میں مستقبل کی بابت کوئی بے یقینی نہ پائی جاتی تھی۔ وہ جانتے تھے کہ نجات دہندہ آسمان پر ہے اور یہ کہ اُس کی ہمدردیاں اُن کے ساتھ ہیں۔ اُن کو معلوم تھا کہ مسیح یسوع خدا باپ کے سامنے اپنا خون پیش کر رہا ہے۔ وہ اپنے آسمانی باپ کو اپنے زخمی ہاتھ اور پاؤں دکھا رہا ہے کہ یہ اُس قیمت کا جو میں نے اُن کو بچانے کے لئے دی ثبوت ہے۔ وہ جانتے تھے کہ خداوند تمام فرشتوں کے ساتھ پھر واپس آئے گا اور وہ اُس موقع کے بے صبری اور خواہش مندی کے ساتھ انتظار میں تھے۔

جب یسوع کوہ زیتون پر اپنے شاگردوں کی نظروں سے چھپ گیا تو ایک آسمانی گروہ نے اس کا استقبال کیا جو بہت خوشی اور فتح کے گیت گاتے ہوئے اُسے آسمان پر لے گئی۔
 خدا کے شہر کے پھاٹکوں پر فرشتوں کی بے شمار تعداد مسیح یسوع کی آمد کی منتظر تھی۔ جب مسیح پھاٹکوں کے قریب پہنچا تو وہ فرشتے جو اُس کے ساتھ تھے بڑی فتح کے گیتوں میں پھاٹکوں پر منتظر فرشتوں سے مخاطب ہوتے ہیں:

”اے پھاٹکو! اپنے سر بلند کرو۔

اے ابدی دروازو! اونچے ہو جاؤ

اور جلال کا بادشاہ داخل ہوگا۔

یہ جلال کا بادشاہ کون ہے؟“

فرشتے یہ بات اس وجہ سے نہیں کہتے کہ وہ نہیں جانتے کہ یہ کون ہے بلکہ اس وجہ سے کہ وہ بڑی حد تک تعریفی حمد و ستائش کا جواب سُنانا چاہتے ہیں۔ مسیح کے ساتھ والے فرشتے اس کا یوں جواب دیتے ہیں:

”خداوند جو قوی اور قادر ہے۔

خداوند جو جنگ میں زور آور ہے۔

اے پھاٹکو! اپنے سر بلند کرو۔

اے ابدی دروازو! اُن کو بلند کرو

اور جلال کا بادشاہ داخل ہوگا۔“

دوبارہ سے انتظار کرنے والے فرشتے یوں پوچھتے ہیں:

یہ جلال کا بادشاہ کون ہے؟

اور مسیح کے ساتھ والے فرشتے کا جواب گاتے ہوئے یوں دیتے ہیں:
”لشکروں کا خداوند۔“

وہی جلال کا بادشاہ ہے۔“ زبور 107:24

پھر خدا کے شہر کے پھانک بالکل کھول دیئے جاتے ہیں اور فرشتے روحانی گیتوں کے نغموں میں اندر داخل ہو جاتے ہیں۔ تمام آسمانی لشکر اپنے امیر لشکر کی واپسی پر اُس کی عزت و تعظیم کے منتظر ہیں۔ وہ اُس کا انتظار کرتے ہیں کہ وہ خدا باپ کے تخت پر اپنی جگہ پر بیٹھ جائے۔

مگر وہ ابھی تک جلالی تاج اور شاہی لباس نہیں پہن سکتا۔ اُسے اپنے آسمانی باپ کے سامنے زمین پر اپنے برگزیدوں کے لئے التماس کرنا ہے۔ وہ اُس وقت تک اُس عزت کو قبول نہیں کر سکتا جب تک کہ آسمانی عالم کے سامنے اپنی کلیسیا کو راستباز ٹھہرا کر قبول نہیں کر لیا جاتا۔

وہ فرماتا ہے کہ جہاں میں ہوں میرے لوگ بھی ہوں۔ اگر مجھے جلالی بننا ہے تو وہ بھی اس جلال میں شامل ہوں جنہوں نے اس دنیا میں میرے ساتھ تکلیف اٹھائی ہے۔ انہیں میرے ساتھ بادشاہی کرنا ہے۔

ان باتوں کے سبب مسیح اپنی کلیسیا کے لئے التماس کرتا ہے اور موت سے بھی مضبوط محبت اور وفاداری سے وہ اُن حقائق اور خطابات کی وکالت کرتا ہے جو اُس کے خون نے خریدے ہیں۔

خدا باپ اس کا جواب اس اعلان میں دیتا ہے: ”سب فرشتے اُسے سجدہ کریں“ (عبرانیوں 1:6)۔

آسمانی لشکر کے سردار بڑی خوشی سے نجات دہندہ کی پرستش کرتے ہیں۔ اُس کے سامنے بے شمار فرشتے گر کر سجدہ کرتے ہیں اور آسمانی بارگاہیں بڑی خوشی کی آواز سے گونج اُٹھتی ہیں: ”ذبح کیا ہوا برّہ ہی قدرت اور دولت اور حکمت اور طاقت اور عزت اور تمجید اور حمد کے لائق ہے“ مکاشفہ 12:5۔

مسیح کے ایماندار ”پیارے خداوند میں مقبول ہیں“ آسمانی لشکر کے سامنے باپ اُسی عہد کی جو

مسیح یسوع کے ساتھ کیا گیا تھا تصدیق کرتا ہے کہ میں تائب اور فرمانبردار کو قبول کر کے اپنے بیٹے (مسیح) کی طرح پیار کروں گا۔ جہاں نجات دہندہ ہے وہاں نجات یافتہ بھی ہوں گے۔

ابنِ خدا نے تاریکی کے شہزادہ پر فتح پائی ہے اور موت اور گناہ کو مغلوب کر دیا ہے۔ آسمان میں خوشی کے نغمے اور شادیاں سنائی دیتے ہیں: جو تخت پر بیٹھا ہے اُس کی اور برہ کی حمد اور عزت اور تجید اور سلطنت ابد الابد رہے، مکاشفہ 13:5۔



دوبارہ آمد

ہمارا نجات دہندہ دوبارہ آرہا ہے۔ آسمان پر جانے سے قبل اُس نے اپنے شاگردوں سے اپنی واپسی کا یہ وعدہ کیا تھا: ”تمہارا دل نہ گھبرائے۔ تم خدا پر ایمان رکھتے ہو مجھ پر بھی ایمان رکھو۔ میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں۔ اگر نہ ہوتے تو میں تم سے کہہ دیتا کیونکہ میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں تو پھر آ کر تمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو۔“

یوحنا 14: 1-3

اُس نے انہیں آمد کے سلسلے میں کسی قسم کے شک میں مبتلا نہ رہنے دیا۔ ”جب ابنِ آدم اپنے جلال میں آئے گا اور سب فرشتے اُس کے ساتھ آئیں گے تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔ اور سب قومیں اُس کے سامنے جمع کی جائیں گی“ متی 25: 31، 32۔

اُس نے انہیں دھوکے بازی سے محفوظ رہنے کو کہا: ”پس اگر وہ تم سے کہیں کہ دیکھو وہ بیابان میں ہے تو باہر نہ جانا دیکھو وہ کوٹھریوں میں ہے تو یقین نہ کرنا۔ کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوند کرچھم تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابنِ آدم کا آنا ہوگا۔“ متی 24: 26، 27۔

یہ تنبیہ ہمارے لئے بھی ہے۔ آج کل جھوٹے اُستادیوں کہہ رہے ہیں: ”دیکھو وہ بیابان میں ہے“، اور مسیح کی تلاش میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ بیابان میں جا چکے ہیں۔

اور ہزاروں کی تعداد میں ایسے لوگ جو مردوں کی رُوحوں سے بات چیت کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ یوں کہتے ہیں ”دیکھو وہ کوٹھریوں میں ہے“۔ روحانیت کے نظریے میں یہی تو دعویٰ کیا جاتا ہے۔

لیکن مسیح یوں فرماتا ہے ”یقین نہ کرنا۔ کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوند کرچھم تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابنِ آدم کا آنا ہوگا۔“

مسیح کے صعود کے وقت فرشتوں نے شاگردوں کو کہا تھا کہ جیسے تم یسوع کو آسمان پر جاتے ہوئے دیکھتے ہوئے یسوع اسی طرح پھر آئے گا۔ وہ جسمانی طور پر آسمان پر چلا گیا اور جب وہ جا رہا تھا تو انہوں نے اُسے جاتے ہوئے دیکھا تھا اور وہ بادلوں میں غائب ہو گیا۔ وہ ایک بڑے سفید بادل کے ساتھ آئے گا اور ہر ایک آنکھ اُسے دیکھے گی، مکاشفہ 1:7۔

اُس کی آمد کا مقررہ دن اور وقت ظاہر نہیں کیا گیا تھا۔ مسیح نے یہ بات اپنے شاگردوں پر واضح کر دی کہ وہ خود بھی اپنی آمدِ ثانی کا دن اور وقت نہیں جانتا۔ مگر اُس نے اپنی آمد سے پہلے ظاہر ہونے والی نشانیوں کو بیان کیا۔

”سورج اور چاند اور ستاروں میں نشان ظاہر ہوں گے“ لوقا 21:25۔ اور وہ اس بات کو کچھ اس انداز سے مزید واضح کرتا ہے: ”سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان سے گریں گے“ متی 24:29۔

اُس نے فرمایا کہ زمین پر ”قوموں کو تکلیف ہوگی کیونکہ وہ سمندر اور اُس کی لہروں کے شور سے گھبرا جائیں گی۔ اور ڈر کے مارے اور زمین پر آنے والی بلاؤں کی راہ دیکھتے دیکھتے لوگوں کی جان میں جان نہ رہے گی“ لوقا 21:25، 26۔

”اور ابنِ آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی۔ اور وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ اُس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اس کنارے سے اُس کنارے تک جمع کریں گے“ متی 24:30، 31۔

نجات دہندہ مزید بیان فرماتا ہے: ”اب انجیر کے درخت سے ایک تمثیل سیکھو۔ جونہی اُس کی ڈالی نرم ہوتی ہے اور پتے نکلتے ہیں اُسے جان لیتے ہو کہ گرمی نزدیک ہے۔ اسی طرح جب اُن سب باتوں کو دیکھو تو جان لو کہ وہ نزدیک بلکہ دروازہ پر ہے“ متی 24:32، 33۔

مسیح نے اپنی آمد کی نشانیاں بتائیں۔ اُس نے ہمیں یہ اس لیے بتائی تاکہ ہم جان جائیں کہ اُس کی آمد نزدیک بلکہ دروازہ پر ہے۔ یہ نشانیاں ظاہر ہو چکی ہوں۔ 19 مئی 1780 کو سورج تاریک ہو گیا۔ تاریخ میں اُس دن کو ”تاریک دن“ کے طور پر جانا جاتا ہے۔ شمالی امریکہ کے مشرقی حصے میں اس قدر تاریکی چھا گئی کہ بہت سی جگہوں پر لوگوں کو اندھیرا ختم کرنے کے لیے دوپہر کے وقت موم بتیاں جلائی پڑیں۔ اور آدھی رات تک پورے چاند نے بھی روشنی نہ دی۔ بہت سے لوگوں کا ماننا تھا کہ روزِ عدالت آپہنچا ہے۔ مسیح کی باتوں کے سوا اس قدر قرتی تاریکی کا کوئی بھی اطمینان بخش جواب نہ ملا۔ سورج اور چاند کا تاریک ہو جانا مسیح کی آمدِ ثانی کی نشانی تھی۔

13 نومبر 1833 کو ستاروں کے گرنے کا ایسا منظر رونما ہوا جو انسان نے اب تک کبھی نہیں دیکھا۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کا یہ ماننا تھا کہ روزِ عدالت آپہنچا ہے۔ تب سے لے کر زلزلے، طوفان، سمندری طغیانی، قحط، افلاس اور آگ اور سیلاب کی بدولت تباہی بڑھ چکی ہے۔ ان سب سے اور ”گھبراہٹ کی وجہ سے قوموں کی تکلیف“ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خداوند کی آمد نزدیک ہے۔ جنہوں نے یہ نشانیاں دیکھی ہیں وہ اُن کے بارے میں فرماتا ہے ”یہ نسل ہرگز تمام نہ ہوگی۔ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی“ متی 24:34، 35۔

”کیونکہ خداوند خود آسمان سے لکارا اور مقرب فرشتہ کی آواز اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ اُتر آئے گا اور پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اُٹھیں گے۔ پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے اُن کے ساتھ بادلوں پر اُٹھائے جائیں گے تاکہ ہو میں خداوند کا استقبال کریں اور اس طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے۔ پس تم ان باتوں سے ایک دوسرے کو تسلی دیا کرو۔“ 1 تسلیونیکیوں 4:16-18

مسیح آ رہا ہے، وہ بادلوں اور بڑے جلال کے ساتھ آ رہا ہے۔ اُس کے ساتھ بے شمار فرشتے ہوں گے۔ وہ مَرْدوں کو زندہ کرنے اور زندہ ایمانداروں کی زندگیاں جلال سے جلالی صورت میں تبدیل

کرنے کو آئے گا۔

وہ انہیں عزت دینے کو آئے گا جنہوں نے اُس سے محبت رکھی اور اُس کے حکموں کو مانا اور وہ انہیں اپنے ساتھ لے جائے گا۔ اُس نے نہ تو انہیں اور نہ ہی اپنا وعدہ بھولا یا ہے۔

خاندانی افراد کا آپس میں میل ملاپ ہوگا۔ جب ہم اپنے مرے ہوئے عزیزوں کے بارے میں سوچتے ہیں تو ہم یہ سوچ سکتے ہیں کہ کسی دن خدا کا نرسنگا پھونکا جائے گا، اُس دن ”مُر دے غیر فانی“ حالت میں اُٹھیں گے اور ہم بدل جائیں گے“ 1 کرنتھیوں 52:15۔

وہ وقت قریب ہے۔ بہت جلد ہم بادشاہ کو اپنے جلال میں دیکھیں گے۔ بہت جلد وہ ہماری آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دے گا۔ بہت جلد وہ ہمیں ”اپنے پُر جلال حضور میں کمال خوشی کے ساتھ بے عیب کر کے کھڑا کر سکتا ہے“ یہوداہ 24:1۔

اسی لئے جب اُس نے اپنی آمد کے نشان دیئے تو اُس نے یوں فرمایا تھا: ”اور جب یہ باتیں ہونے لگیں تو سیدھے ہو کر سراپراٹھانا اس لئے کہ تمہاری مخلصی نزدیک ہوگی“ لوقا 21:28۔



روزِ عدالت

مسیح کی آمد کا دن دُنیا کے لیے روزِ عدالت ہوگا۔ بائبل مقدس میں یوں مرقوم ہے، ”دیکھو خداوند اپنے لاکھوں مقدسوں کے ساتھ آیا“ یہوداہ 14:1۔ ”اور سب قومیں اُس کے سامنے جمع کی جائیں گی اور وہ ایک کو دوسرے سے جُدا کرے گا جیسے چرواہا بھیڑوں کو مکریوں سے جُدا کرتا ہے“ متی 25:32۔

مگر اُس دن سے قبل خدا لوگوں کو تنبیہ کرتا ہے کہ کیا کچھ ہونے والا ہے۔ وہ ہمیشہ سے آنے والی عدالتوں کے بارے میں لوگوں کو متنبہ کرتا رہا۔ کچھ لوگوں نے اس تنبیہ کو سنجیدگی سے لیا اور خدا کے کلام کی پیروی کرنا شروع کر دی۔ جو لوگ ایسی آگاہیوں کو مانتے ہیں وہ نافرمانی اور بے ایمانی سے بچ جاتے ہیں۔

طوفان کے ذریعے دُنیا کو تباہ کرنے سے قبل خدا کے نوح کو یہ حکم دیا ”تُو اپنے پورے خاندان کے ساتھ کشتی میں آ کیونکہ میں نے تجھی کو اپنے سامنے اس زمانہ میں راستباز دیکھا ہے“ پیدائش 1:7۔

نوح نے خدا کا حکم مانا اور بچ گیا۔ سدوم کی تباہی سے قبل فرشتے لوط کے پاس یہ پیغام لے کر آئے ”اس مقام سے نکلو کیونکہ خداوند اس شہر کو نیست کرے گا“ پیدائش 14:19۔ لوط نے اس تنبیہ کو مانا اور وہ بچ گیا۔ لہذا اب ہمیں مسیح کی آمدِ ثانی اور دُنیا پر آنے والی تباہی کے بارے میں متنبہ کیا جا رہا ہے، جو بھی اس تنبیہ پر توجہ دیتا ہے نجات پائے گا۔

راستباز جو نبی یسوع کو آتے ہوئے دیکھیں گے تو یوں چلا اُٹھیں گے ”لو یہ ہمارا خدا ہے۔ ہم اُس کی راہ تکتے تھے اور وہی ہم کو بچائے گا“ یسعیاہ 9:25۔

چونکہ ہمیں اُس کی آمد کے مقررہ وقت کا علم نہیں ہے اس لیے ہمیں محتاط رہنے کا حکم دیا گیا ہے، ”مبارک ہیں وہ نوکر جن کا مالک انہیں جاگتا پائے“ لوقا 12:37۔

جو خداوند کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں انہیں فضول نہیں بیٹھنا چاہیے۔ مسیح کی آمد کا مقصد یہ ہے کہ لوگ خدا کی عدالت کا خوف مانتے ہوئے اپنے گناہوں کو ترک کریں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ خدا کی حکم عدولی جیسے گناہوں سے توبہ کریں۔

خداوند کی آمد کا انتظار کرتے ہوئے ہمیں مستعدی سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ اُس کی آمد بہت قریب ہے، اس لئے ہمیں دوسروں کی نجات کے لیے مستعدی کے ساتھ کام کرنا چاہیے۔ جیسے نوح نے خدا کی طرف سے لوگوں کو تنبیہ دی اسی طرح جو بھی خدا کے کلام کو سمجھتا ہے وہ اپنے زمانے کے لوگوں کو یہ تنبیہ کرے۔

”جیسا کہ نوح کے دنوں میں ہوا ویسا ہی ابنِ آدم کے آنے کے وقت ہوگا۔ کیونکہ جس طرح طوفان سے پہلے کے دنوں میں لوگ کھاتے پیتے اور بیاہ شادی کرتے تھے اُس دن تک کہ نوح کشتی میں داخل ہوا۔ اور جب تک طوفان آکر اُن سب کو بہا نہ لے گیا اُن کو خبر نہ ہوئی اُسی طرح ابنِ آدم کا آنا ہوگا“ متی 24:37-39۔

نوح کے زمانے کے لوگوں نے خدا کی برکات کا ناجائز استعمال کیا۔ اپنے کھانے اور پینے میں وہ بد پرہیزی اور نشہ بازی کرنے پر مائل ہو گئے۔ انہوں نے خدا کو بھلا دیا اور ہر قسم کا غلیظ اور گھنونا کام کرنے لگے۔ ”اور خداوند نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی اور اُس کے دل کے تصور اور خیال سدائے ہی ہوتے ہیں“ پیدائش 6:5۔ اُن کی بدکاری کے سبب سے ہی اُس زمانے کے لوگ تباہ ہو گئے۔ آج بھی لوگ وہی کچھ کر رہے ہیں۔ بد پرہیزی، بے صبری، ناجائز مقاصد، بُرائیاں زمین کو بدی سے بھر رہی ہیں۔

نوح کے زمانے میں دُنیا پانی سے غرق ہو گئی۔ خدا کا کلام فرماتا ہے کہ اب یہ آگ سے غرق ہوگی۔ ”خدا کے کلام کے ذریعہ سے... زمین پانی سے بنی اور پانی میں قائم ہے۔ ان ہی کے ذریعہ سے

اُس زمانہ کی دُنیا ڈوب کر ہلاک ہوئی۔ مگر اس وقت کے آسمان اور زمین اُسی کلام کے ذریعہ سے اس لئے رکھے ہیں کہ جلائیں جائیں اور وہ بے دین آدمیوں کی عدالت اور ہلاکت کے دن تک محفوظ رہیں گے“ 2 پطرس 3:5-7۔

طوفان کی آمد سے قبل لوگ خدا کی تنبیہ کا مذاق اڑاتے تھے۔ وہ نوح کو جنونی اور شور مچانے والا کہتے تھے۔ سمجھدار اور دانشور لوگوں نے یہ کہا کہ پانی کے جس طوفان کو وہ ذکر کر رہا ہے اُس کے بالکل بھی آثار نہیں ہیں اور نہ ہی وہ آئے گا۔

آج بھی خدا کے کلام پر کم ہی توجہ دی جاتی ہے۔ لوگ اِس کی آگاہیوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ لوگ یوں کہتے ہیں ”یہ سب کچھ شروع سے ایسا ہی چلتا آ رہا ہے۔ فکر والی کوئی بات نہیں ہے۔“

اب تباہی کا وقت آ رہا ہے۔ جب کہ لوگ بڑی حقارت سے یوں پوچھتے ہیں کہ یہ نشانیاں تو پوری ہو رہی ہیں تو پھر ”اُس کے آنے کا وعدہ کہاں گیا؟“ ”جس وقت لوگ کہتے ہوں گے کہ سلامتی اور امن ہے اُس وقت اُن پر اس طرح ناگہاں ہلاکت آئے گی اور وہ ہرگز نہ بچیں گے“ 1 تھسلینکیوں 3:5۔

مسیح یوں فرماتا ہے ”اگر تُو جاگتا نہ رہے تو میں چور کی طرح آ جاؤں گا اور تجھے ہرگز معلوم نہ ہوگا کہ کس وقت تجھ پر آپڑوں گا“ مکاشفہ 3:3۔

آج بھی لوگ کھانے پینے، کاشت کاری کرنے اور عمارتیں تعمیر کرنے، شادیاں کرنے اور شادی کی ضیافتوں سے لطف اٹھانے میں مگن ہیں۔ تجارت کرنے والے خرید و فروخت میں لگے ہوئے ہیں۔ لوگ اعلیٰ عہدے حاصل کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ آسائش پسند لوگ تھیٹر جانے، گھڑ سواری کے مقابلوں، جوا کھیلنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ہر طرف کھینچا تانی کا مقام بنا ہوا؛ تاہم یہ مہلت جلد اختتام پذیر ہونے والی ہے اور بہت جلد رحم کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہونے والا ہے۔

ہم سب کے لیے نجات دہندہ کے آگاہی والے الفاظ یہ ہیں: ”پس خبردار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے دل خمار اور نشہ بازی اور اس زندگی کی فکروں سے سُست ہو جائیں اور وہ دن تُم پر پھندے کی طرح ناگہاں آپڑے“ لوقا 34:21۔

”پس ہر وقت جاگتے اور دُعا کرتے رہو تاکہ تُم کو ان سب ہونے والی باتوں سے بچنے اور ابن آدم کے حضور کھڑے ہونے کا مقدور ہو“ لوقا 36:21۔



نجات یافتہ لوگوں کا گھر

مسیح کی آمد والا دن صرف بدکار لوگوں کے لیے تباہی والا دن ہوگا۔ یہ نہ صرف خدا کے لوگوں کیلئے بلکہ زمین کے لیے نجات کا دن ہوگا۔

خدا نے زمین کو انسان کے گھر کے طور پر خلق کیا تھا۔ تب آدم خالق کی طرف سے تخلیق کردہ ایک خوبصورت باغ میں رہا کرتا تھا۔ اگرچہ گناہ نے خدا کے کام کو بگاڑ دیا مگر بنی نوع انسان کو اس کے خالق نے ترک نہ کیا؛ نہ ہی اس زمین کے بارے میں خدا کا مقصد ختم ہوا۔

اس زمین پر فرشتے نجات کا پیغام لے کر آئے اور اس کی چٹانیں اور وادیاں خوشی کے گیت گاتی تھیں۔ اس کی مٹی پر ابن خدا کے پاؤں چلے۔ اور چھ سو سال سے زائد عرصہ پہلے اپنی خوبصورتی اور برکات کی بدولت اسی زمین نے اپنے خالق کی محبت کی گواہی دی۔

گناہ کی لعنت سے پاک ہونے والی یہی زمین انسان کا ابدی گھر ہوگی۔ زمین کے بارے میں خدا کا کلام فرماتا ہے کہ خدا نے ”اُسے عبث پیدا نہیں کیا بلکہ اُس کو آبادی کے لیے آراستہ کیا“۔ یسعیاہ 18:45۔ اور ”سب کچھ جو خدا کرتا ہے ہمیشہ کے لئے ہے“ واعظ 14:3۔

لہذا پہاڑی وعظ میں نجات دہندہ نے یوں اعلان کیا ”مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہوں گے“ متی 5:5۔

زبور نویس اس سے پہلے ہی یہ خواہش رکھتا تھا ”لیکن حلیم ملک کے وارث ہوں گے اور سلامتی کی فراوانی سے شادمان رہیں گے“ زبور 11:37۔ کلام مقدس میں اسی بات کی مزید تائید ملتی ہے، ”دیکھ صادق کو زمین پر بدلہ دیا جائے گا“ ”صادق زمین کے وارث ہوں گے اور اُس میں ہمیشہ بسے رہیں گے“ امثال 31:11؛ زبور 29:37۔

روزِ آخرت کی آگ ”اس وقت کے آسمان اور زمین کو“ جلائے گی مگر ”نئے آسمان اور نئی زمین“ ظاہر ہوگی 2 پطرس 3:7، 13۔ آسمان اور زمین کو نیا بنا دیا جائے گا۔

”جو چیزیں نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سُنیں نہ آدمی کے دل میں آئیں۔ وہ سب خدا نے اپنے محبت کرنے والوں کے لئے تیار کر دیں“ 1 کرنتھیوں 2:9۔

راستباز لوگوں کا اجر ناقابلِ بیاں ہے۔ یہ صرف اسے حاصل کرنے والوں پر ہی ظاہر ہوگا۔ خدا کی فردوس کا جلال ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔

تاہم اس زمین کی ہم یہاں کچھ جھلکیاں دیکھ سکتے ہیں؛ کیوں کہ ”خدا نے اُن کو روح کے وسیلہ سے ظاہر کیا“ ہے 1 کرنتھیوں 2:10۔ بائبل مقدس میں ہمیں اُس ملک کی شاندار تصاویر دکھائی جاتی ہیں۔

وہاں پر آسمانی چرواہا اپنے گلے کو زندگی کے چشمے کی جانب لے کر جاتا ہے۔ زندگی کا درخت ہر ماہ پھل دیتا ہے اور اس درخت کے پتوں سے قوموں کو شفا ملتی ہے۔

وہاں ہمیشہ جاری رہنے والے، صاف شفاف چشمے ہیں اور اُن کے ساتھ خداوند کی راہ پر لہراتے ہوئے درخت اپنا سایہ ڈالتے ہیں۔ وہاں پر خوبصورت وادیاں ہیں اور خداوند کی بلند و بالا پہاڑی چوٹیاں ہیں۔ اُن خوبصورت وادیوں پر زندگی کے چشموں کے علاوہ خدا کے اُن لوگوں کو گھر نصیب ہوگا جو مدتوں سے مسافر اور پردیسی تھے۔

”اور میرے لوگ سلامتی کے مکانوں میں اور بے خطر گھروں میں آسودگی اور آسائش کے کاشانوں میں رہیں گے“ پھر کبھی تیرے ملک میں ظلم کا ذکر نہ ہوگا اور نہ تیری حدود کے اندر خرابی یا بربادی کا بلکہ تُو اپنی وادیوں کا نام نجات اور اپنے پھانگوں کا حمد رکھے گی“ یسعیاہ 32:18؛ 60:18۔

”وہ گھر بنائیں گے اور اُن میں بسیں گے۔ وہ تانستان لگائیں گے اور اُن کے میوے کھائیں

گے۔ نہ کہ وہ بنائیں اور دوسرا بسے۔ وہ لگائیں اور دوسرا کھائے... میرے برگزیدے اپنے ہاتھوں کے کام سے مدتوں تک فائدہ اٹھائیں گے“ یسعیاہ 65:21، 22۔

وہاں ”بیابان اور ویرانہ شادمان ہوں گے اور دشت خوشی کرے گا اور زرگس کی مانند شگفتہ ہوگا“
 ”کانٹوں کی جگہ صنوبر نکلے گا اور جھاڑی کے بدلے آس کا درخت ہوگا“ یسعیاہ 1:35، 13:55۔

”پس بھیڑیا رہے گا اور چیتا بکری کے بچے کے ساتھ بیٹھے گا... اور ننھا بچہ اُن کی پیش روی کرے گا۔“ ”وہ تمام میرے کوہ مقدس پر نہ ضرر پہنچائیں گے نہ ہلاک کریں گے“ خداوند فرماتا ہے۔ یسعیاہ 6:11، 9۔

رونا، موت اور دکھ بالکل نہ ہوگا۔ ”اس کے بعد نہ موت رہے گی اور نہ ماتم رہے گا۔ نہ آہ و نالہ نہ درد۔ پہلی چیزیں جاتی رہیں“۔ ”وہاں کے باشندوں میں کوئی نہ کہے گا کہ میں بیمار ہوں اور اُن کے گناہ بخشے جائیں گے“ مکاشفہ 4:21، یسعیاہ 24:33۔

نئی جلالی زمین کا در الخلافہ نیا یروشلیم ہوگا ”اور تُو خداوند کے ہاتھ میں جلالی تاج اور اپنے خدا کی تھیلی میں شاہانہ افسر ہوگی۔“ اُس کی روشنی ”نہایت قیمتی پتھر یعنی اُس یشب کی سی تھی جو بلور کی طرح شفاف ہو“۔ ”اور قومیں اُس کی روشنی میں چلیں پھریں گی اور زمین کے بادشاہ اپنی شان و شوکت کا سامان اُس میں لائیں گے۔“ یسعیاہ 3:62، مکاشفہ 11:21، 24۔

خداوند فرماتا ہے ”میں یروشلیم سے خوش اور اپنے لوگوں سے مسرور ہوں گا“۔ ”دیکھ خدا کا خیمہ آدمیوں کے درمیان ہے اور وہ اُن کے ساتھ سکونت کرے گا اور وہ اُس کے لوگ ہوں گے اور خدا آپ اُن کے ساتھ رہے گا اور اُن کا خدا ہوگا“ یسعیاہ 19:65، مکاشفہ 3:21۔

نئی زمین پر صرف راستباز بسیں گے۔ ”اور اُس میں کوئی ناپاک چیز یا کوئی شخص جو گھنوںے کام کرتا یا جھوٹی باتیں گھڑتا ہے ہرگز داخل نہ ہوگا“ مکاشفہ 21:27۔

تمام لوگ خدا کی پاک شریعت کی قدر کریں گے۔ جنہوں نے خدا کے احکام مانتے ہوئے خود کو خدا کا وفادار ثابت کر لیا ہوگا وہی اُس کے ساتھ سکونت کریں گے۔

”اُن کے منہ سے کبھی جھوٹ نہ نکلا تھا۔“ ”یہ وہی ہیں جو اُس بڑی مصیبت میں سے نکل کر آئے ہیں۔“

اُنہوں نے اپنے جامے بڑھ کے خون سے دھو کر سفید کئے ہیں۔ اسی سبب سے یہ خدا کے تخت کے سامنے ہیں اور اُس کے مقدس میں رات دن اُس کی عبادت کرتے ہیں“ مکاشفہ 5:14، 7:14، 15۔





INTERNET:

ONLINE-BIBLE:

wordproject.org

RADIO:

awr.org (Urdu, Hindi)

ELLEN G. WHITE BOOKS:

egwwritings.org (Urdu, Hindi)

ONLINE-TV & VIDEOS:

GOD IS LIFE: god-is-life.org

Amazing Facts India: aftv.in (Hindi)

YouTube channel: [Hope TV India \(Hindi\)](#)



A photograph of a clear glass jar lying on its side on a wooden surface. Numerous coins, including copper and silver ones, are spilling out of the jar's opening. A red, textured wallet or folder is partially visible in the upper right corner. The background is softly blurred.

YOU CAN SUPPORT US:

ADVEDIA VISION e. V.

REASON FOR TRANSFER: Nahost Projekt

BANK: Postbank

IBAN: DE48600100700838068701

BIC: PBNKDEFF

PayPal ACCOUNT: advedia-vision@gmx.net

REASON FOR TRANSFER: Nahost Projekt

E-MAIL CONTACT: advedia-vision@gmx.net

ایلن جی وائٹ

یسوع المسیح کی کہانی

تو بھی اُس نے ہماری مشقّتیں اُٹھالیں اور ہمارے غموں کو برداشت کیا۔ پر ہم نے اسے خدا کا مارا کوٹا اور ستایا ہوا سمجھا۔ حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا۔ اور ہماری بدکرداری کے باعث کچلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لئے اُس پر سیاست ہوئی۔ تاکہ اُس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں۔ ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے۔ ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھرا پر خداوند نے ہم سب کی بدکرداری اُس پر لادی۔

ایسعیہ 53: 4 - 6



GOD
is life

www.god-is-life.org